بسمہ سبحانہ

مجموعۂ

احادیث قدسیہ

تالیف و ترجمہ

علامہ السید ذیشان حیدر جوادی

برائے ایصال ثواب

سید نورالحسن جعفری مرحوم

ابنِ سید محمد حسن جعفری مرحوم

بسمہٖ سبحانہٗ

فہرست مضامین

عرض تنظیم	۵	پانچویں سورت	۵۰
حرف مؤلف	۷	چھٹی سورت	۵۲
الٰہیات	۱۳	ساتویں سورت	۵۴
سیاسیات	۲۹	آٹھویں سورت	۵۴
سماجیات	۳۰	نویں سورت	۵۶
اخلاقیات	۳۳	دسویں سورت	۵۸
عبادات	۳۶	گیارہویں سورت	۶۰
مساجد	۳۷	بارہویں سورت	۶۲
دُعا	۳۸	تیرہویں سورت	۶۴
معاملاتِ زندگی	۴۰	چودہویں سورت	۶۶
پہلی سورت	۴۲	پندرہویں سورت	۶۸
دوسری سورت	۴۴	سولہویں سورت	۷۰
تیسری سورت	۴۶	سترہویں سورت	۷۲
چوتھی سورت	۴۸	اٹھارہویں سورت	۷۴

انیسویں سورت	۷۶	تیسویں سورت	۱۰۰
بیسویں سورت	۷۸	اکتیسویں سورت	۱۰۲
اکیسویں سورت	۸۰	بتیسویں سورت	۱۰۴
بائیسویں سورت	۸۲	تینتیسویں سورت	۱۰۶
تیئیسویں سورت	۸۴	چونتیسویں سورت	۱۰۸
چوبیسویں سورت	۸۶	پینتیسویں سورت	۱۱۰
پچیسویں سورت	۸۸	چھتیسویں سورت	۱۱۲
چھبیسویں سورت	۹۰	سینتیسویں سورت	۱۱۶
ستائیسویں سورت	۹۲	اڑتیسویں سورت	۱۱۸
اٹھائیسویں سورت	۹۶	انتالیسویں سورت	۱۲۰
انتیسویں سورت	۹۸	چالیسویں سورت	۱۲۴

بسمہٖ سبحانہٗ

عرض تنظیم

مرد مسلمان اگر اس حقیقت سے باخبر نہیں ہے تو اسے باخبر ہونا چاہیئے کہ پروردگار عالم کے ارشادات کی دو قسمیں ہیں :

ایک قسم وہ ہے جس کا مخاطب سرکار دوعالمؐ کو بنایا گیا ہے اور اسے آپ کے قلب اقدس پر آپ کی رسالت کا معجزہ بنا کر نازل کیا گیا ہے۔

اور دوسری قسم وہ ہے جس کا مخاطب دوسرے انبیاء و مرسلین یا اولیاء و صالحین کو قرار دیا گیا ہے یا خود سرکار دوعالمؐ ہی سے خطاب کیا گیا ہے لیکن اسے اعجازی حیثیت نہیں دی گئی ہے۔

پہلی قسم کو قرآن مجید کے نام سے یاد کیا جاتا ہے، اور دوسری قسم کا نام "حدیث قدسی" ہے۔ جس کا صدور "ساحت قدس پروردگار" ہی سے ہوا ہے لیکن اس کی حیثیت قرآن مجید جیسی نہیں ہے۔ اگرچہ اس کے استناد کے ثابت ہو جانے کے بعد مرد مسلمان پر اس کا اتباع اسی طرح واجب ہے جس طرح قرآن مجید کے احکام پر عمل کرنا ایک اسلامی فریضہ ہے۔

ادارۂ تنظیم المکاتب نے گذشتہ تقریباً بیس سال سے علامہ جوادی دام ظلّہ کے قلم کی برکت سے صالح ترین مواد فراہم کرنے کا تہیہ کر رکھا ہے اور مسلسل ایسا صحتمند مواد پیش کر رہا ہے جس کی نظیر گذشتہ پچاس سال کے اندر نظر نہیں آتی ہے۔ بلکہ شائد ادارہ یہ کہنے میں حق بجانب ہو کہ بیسویں صدی کے دوسرے حصہ میں کوئی اشاعتی ادارہ بھی ایسا نہیں ہے جس نے

اسقدر مذہبی لٹریچر فراہم کیا ہو جس قدر تنظیم المکاتب نے فراہم کیا ہے۔ اگرچہ تنظیم کا اصل موضوع مکاتب کا قیام اور اس کا انتظام ہے اور کتابوں کی اشاعت اس کا ایک ضمنی شعبہ ہے۔

اسی لئے ادارہ ان حضرات کا خصوصیت کے ساتھ شکر گذار رہتا ہے جو اشاعت کتب کی مکمّل ذمہ داری لے کر ادارہ کو زیر بار ہونے سے بچا لیتے ہیں۔

"حدیث قدسی" کے اس مجموعہ کو پیش کرتے ہوئے بھی ایک طرف ادارہ رب العالمین کا شکر گذار ہے کہ اس نے قرآن مجید کے ترجمہ و تفسیر کے بعد اپنے اس مقدس کلام کی اشاعت کا شرف بھی ادارہ کو عنایت فرما دیا۔

دوسری طرف محمد عجور (ڈیٹرائٹ) کا ممنون کرم ہے کہ انھوں نے اشاعت کے سارے مصارف برداشت کر کے ادارہ کو ناشر بننے کا شرف عنایت فرما دیا۔

ہم محترم ڈاکٹر عباس جعفری (ڈیٹرائٹ) کے بھی شکر گذار ہیں کہ موصوف برابر ایسے افراد فراہم کرتے رہتے ہیں جن کے ذریعہ ادارہ بہترین لٹریچر پیش کرنے کے قابل بن جاتا ہے اور اس کے خدمات میں اضافہ ہو جاتا ہے۔

رب کریم ہمارے جملہ معاونین کو سلامت رکھے اور ان کے توفیقات میں اضافہ فرمائے اور مومنین کرام کو بھی اس صالح لٹریچر سے استفادہ کرنے کی توفیق کرامت فرمائے۔

والسّلام علیٰ من اتبّع الھدیٰ

سیّد صفی حیدر

(سیکریٹری تنظیم المکاتب لکھنؤ)

بسمہ سبحانہ

حرفِ مؤلف

"ساحتِ قُدس" پروردگارِ عالم کی بارگاہ کا نام ہے جو اپنے ذات وصفات کے اعتبار سے کمل طور پر پاک و پاکیزہ اور ہر نقص و عیب سے منزّہ اور مبرّا ہے۔ اس کی پاکیزگی کا اعتراف زمین پر بشر کی خلقت سے پہلے آسمان کے ملائکہ نے کیا ہے اور اسی اعتراف کو اپنا طرّۂ امتیاز قرار دیا ہے "وَنَحْنُ نُسَبِّحُ وَنُقَدِّسُ لَكَ" (ہم تیرے حمد کی تسبیح کرتے ہیں اور تیری ذاتِ اقدس کی پاکیزگی کا اقرار رکھتے ہیں)۔

مالکِ کائنات کی اسی تسبیح و تقدیس کا کام ملائکہ کی تخلیق سے پہلے عالمِ انوار میں نورِ سرورِ عالمؐ نے انجام دیا ہے اور اس طرح اس کی تقدیس ایک جانی پہچانی حقیقت ہے اور اس کی پاکیزگی کا اقرار عالمِ فہم و ادراک کے لئے عظیم ترین نعمت و کرامت ہے۔

اس کی بارگاہ سے نکلے ہوئے ہر کلمہ کو حدیث قدسی کہا جاتا ہے کہ اس کا صدور عالمِ قُدس سے ہوا ہے چاہے اس کا ذکر آیاتِ قرآنی میں ہو یا نہ ہو۔

قرآن مجید اور حدیث قدسی کا بنیادی فرق یہ ہے کہ قرآن مجید کے آیات کو بطور تحدّی پیش کیا گیا ہے اور ان کا جواب لانے کے لئے چیلنج کر کے اس کی اعجازی حیثیت کا اعلان کیا گیا ہے۔

لیکن حدیث قدسی کی یہ حیثیت نہیں ہے۔

حدیث قدسی نہ آسمانی دستورِ حیات ہے اور نہ اس کے ذریعہ کسی قوم کو چیلنج کیا گیا ہے، بلکہ اس کے کلمات کا صدور عام طور سے آفاقی حقائق کے اظہار کے لئے ہوا ہے، جیسا کہ حدیث کساء میں دیکھنے میں آیا ہے کہ پروردگار نے کل کائنات کو اہلبیتؑ طیّبین وطاہرین کے طفیل میں خلق کرنے کا اعلان کیا ہے۔ یا ان کلمات کا تعلق اس کے نیک بندوں سے ہے کہ جنھیں کوئی خاص ہدایت دی گئی ہے یا کسی خاص نکتہ کی طرف متوجہ کیا گیا ہے۔

"احادیث قدسیہ" کی تعداد بیشمار ہے اور اس کا احصار بشر کے امکان سے باہر ہے کہ مالک کی بارگاہ سے نکلنے والی ہر بات حدیث قدسی کا درجہ رکھتی ہے اور اس نے کم سے کم ایک لاکھ ۲۴ ہزار انبیاء کرام سے گفتگو کی ہے۔ اس کے کلمات کا شمار کرنا ناممکن ہے کہ جب انبیاء کرام کے نام تک کا علم نہیں ہے تو ان کی گفتگو کس کے حوالہ سے نقل کی جائے گی اور کس ماخذ و مدرک سے اسے حاصل کیا جائے گا۔؟

علماء اعلام نے کافی تحقیق اور تفتیش کے بعد ایک مختصر ذخیرہ فراہم کیا

ہے۔ لیکن عام طور سے یہ ذخیرہ عربی زبان میں نہیں تھا اور نہ جملہ انبیاء کرام کی زبان عربی تھی اور زبانوں کے اختلاف کی بنا پر یہ خود ایک مسئلہ تھا کہ ان احادیث کا ترجمہ کون کرے گا اور وہ ترجمہ کون سا ہوگا جو صرف افہام و تفہیم کا ذریعہ نہ ہو بلکہ واقعاً رب العالمین کے مفاہیم اور مقاصد کی ترجمانی کر سکے۔

یہ امت اسلامیہ کی خوش قسمتی تھی کہ اس ذخیرہ کے ایک حصّہ کا ترجمہ امیر المومنین علیؑ بن ابی طالب نے اپنی زبان حقیقت بیان سے کر دیا جسے بقول پیغمبر اسلامؐ "لسان اللہ" قرار دیا گیا تھا اور کھلی ہوئی بات ہے کہ اللہ کے بیانات کی ترجمانی لسان اللہ سے بہتر کوئی نہیں کر سکتا ہے اور ان حقائق کا اظہار جس طرح "ترجمان حقائق" صاحب منبر سلونی کر سکتا ہے کوئی دوسرا نہیں کر سکتا ہے۔

سر دست آپ کے سامنے جن سوروں کا ترجمہ پیش کیا جا رہا ہے ـــ یہ قرآن مجید کے سورے نہیں ہیں اور نہ قرآن مجید کی طرف ۱۱۴ سوروں کے علاوہ کسی ایک آیت کو منسوب کیا جا سکتا ہے۔

یہ توریت کے سورے ہیں جن کا خطاب جناب موسیٰؑ سے کیا گیا ہے اور ان کی ترجمانی کا فرض امیر المومنینؑ نے انجام دیا ہے۔ اور کھلی ہوئی بات ہے کہ جس طرح توریت کی ترجمانی لسان اللہ نے کی ہے، اس طرح لسان اللہ سے نکلے ہوئے کلمات کا ترجمہ کوئی دوسرا شخص نہیں کر سکتا ہے چاہے وہ "برائے بیت" "کلیم" ہی کیوں نہ کہا جاتا ہو۔

ان سوروں کا ایک ترجمہ مولانا سید شاہ نواز صاحب مرحوم ممتاز الافاضل کے قلم سے شائع ہوا تھا۔ لیکن زبان و بیان کے روز افزوں تحول اور تطور کے پیش نظر دوسرا ترجمہ عصری زبان میں اب پیش کیا جارہا ہے تاکہ آئندہ نسلوں کے لئے بھی دروازہ کھل جائے اور مفاہیم الٰہیہ کی ترجمانی کا کام ہر دور میں انجام پاتا رہے۔

اس کے علاوہ میرے پیش نظر تین مجموعے اور ہیں:

ایک مجموعہ محدث حر عاملیؒ کا تیار کیا ہوا ہے جن کے علمی تبحر اور احادیث پر ان کی وسیع نظر کے بارے میں کوئی بیان دینا سورج کو چراغ دکھانے کے مرادف ہے۔

دوسرا مختصر مجموعہ احادیث قدسیہ کی فارسی شرح کے طور پر شائع ہوا ہے، جس میں توریت کے سوروں کی شرح کے علاوہ بعض دوسرے کلمات کی بھی نشاندہی کی گئی ہے۔

تیسرا مجموعہ علامہ السید حسن الشیرازی طاب ثراہ کا ہے جو "کلمۃ اللہ" کے نام سے شائع ہوا ہے اور یہ اس سلسلہ کا سب سے مفصّل مجموعہ ہے جو تہذیب و ترتیب کے اعتبار سے بھی انتہائی حسین اور دل کش ہے۔

حقیر نے ان تینوں مجموعوں کو نگاہ میں رکھ کر اردو کے قدیم مجموعہ پر خاطر خواہ حصہ کا اضافہ کر دیا ہے ــــ اور الٰہیات سے لے کر سماجیات تک ہر موضوع سے متعلق احادیث قدسی کا تذکرہ کر دیا ہے جس کے بعد یہ اردو زبان

کا غالباً سب سے پہلا مجموعہ ہے جو اس انداز سے آپ کے سامنے آرہا ہے۔

رب کریم سے التماس ہے کہ وہ اس حقیر خدمت کو قبول فرمائے اور مومنین کرام کو اس سے استفادہ کی توفیق کرامت فرمائے۔

وآخر دعوانا ان الحمد للّٰہ رب العٰلمین

جوادی

۶ صفر ۱۴۲۰ھ

بسمہ سبحانہ

الٰہیات

محبّتِ اولاد

جناب موسیٰؑ نے سوال کیا کہ پروردگار سب سے بہتر عمل کونسا ہے؟ — فرمایا:

حُبُّ الْاَطْفَالِ، فَاِنِّیْ فَطَرْتُهُمْ عَلٰی تَوْحِیْدِیْ فَاِنْ اَمَتُّهُمْ اَدْخَلْتُهُمْ بِرَحْمَتِیْ جَنَّتِیْ۔

بچوں کی محبّت — کہ میں نے انھیں فطرت توحید پر پیدا کیا ہے اور انھیں موت بھی دے دیتا ہوں تو اپنی رحمت سے جنت میں داخل کر دیتا ہوں۔ (محاسن برقیؒ)

ریاکاری

پروردگار روز قیامت ریاکاری کرنے والوں کو حکم دے گا،

اِذْهَبُوْا اِلَی الَّذِیْنَ کُنْتُمْ تُرَاؤُوْنَ فِی الدُّنْیَا هَلْ تَجِدُوْنَ عِنْدَهُمْ ثَوَابَ اَعْمَالِکُمْ۔

ان لوگوں کے پاس جاؤ جن کو دکھانے کیلئے عمل کررہے تھے۔ دیکھو وہاں اعمال کا ثواب ملتا ہے یا نہیں؟ (عُدَّۃُ الدَّاعی)

تربیت اولاد

جناب موسیٰ ایک قبر کے پاس سے گذر رہے تھے، دیکھا کہ صاحب قبر پر عذاب

ہو رہا ہے۔ ایک سال کے بعد واپس ہوئے تو دیکھا کہ عذاب ختم ہو گیا ہے۔ عرض کی خدایا! یہ انقلاب کیسے آگیا ہے؟ ــ ارشاد ہوا:

يَارُوحَ اللهِ اِنَّهُ اَدْرَكَ لَهُ وَلَدٌ فَاَصْلَحَ طَرِيْقًا وَّاٰوٰى يَتِيْمًا فَغَفَرْتُ لَهُ بِمَا عَمِلَ اِبْنُهُ۔

اے روح اللہ! اس کے فرزند نے بڑے ہو کر ایک راستہ کی اصلاح کر دی ہے اور ایک یتیم کو پناہ دیدی ہے تو میں نے بھی اس کے گناہ بخش دیے ہیں۔ (کافی)

اندازِ دعا

جناب داؤد عرفات کے میدان میں مجمع دیکھ کر پہاڑ پر چڑھ گئے تو جبرئیل یہ پیغام الٰہی لے کر وارد ہوئے:

لِمَا صَعِدْتَ الْجَبَلَ ظَنَنْتَ اَنَّهُ يَخْفٰى عَلَىَّ صَوْتُ مَنْ صَوْتٍ۔

تم پہاڑ پر کیوں چڑھ گئے۔ کیا تمھارا خیال یہ ہے کہ مجمع میں تمھاری آواز دب جائے گی اور میں نہ سن سکوں گا۔ (کافی)

حصول رضائے الٰہی

بنی اسرائیل نے جناب موسیٰؑ سے کہا کہ پروردگار سے کوئی ایسا عمل دریافت کرو جس سے وہ راضی ہو جائے؟ ــ ارشاد ہوا:

قُلْ لَهُمْ۔ يَرْضَوْنَ

موسیٰ! ان سے کہہ دو کہ یہ مجھ سے راضی

عَنّی حَتّٰی اَرْضیٰ عَنْھُمْ۔
ہوجائیں تاکہ میں ان سے راضی ہوجاؤں۔
(مُسَکِّنُ الفُؤاد)

رزقِ خدا

پیغمبر اکرمؐ نے شب معراج سدرۃ المنتہیٰ سے مختلف قسم کی نعمتوں کو برستے دیکھ کر دریافت کیا کہ یہ ماجرا کیا ہے۔ تو ارشاد ہوا:

یَا مُحَمَّدُ! ھٰذِہٖ اَنْبَتُّھَا فِی ھٰذَا الْمَکَانِ الْاَرْفَعِ لِاَغْذُوَ بِھَا بَنَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اُمَّتِکَ وَبَنِیْھِمْ فَقُلْ لِاٰبَاءِ الْبَنَاتِ لَا تَضِیْقُ صُدُوْرُکُمْ عَلٰی بَنَاتِکُمْ فَاِنِّیْ کَمَا خَلَقْتُھُنَّ اَرْزُقُھُنَّ۔

اے محمدؐ! میں نے اس درخت کو اتنی بلندی پر اس لئے اُگایا ہے تاکہ مومنین کی لڑکیوں اور لڑکوں کی غذا برسا سکوں لہٰذا لڑکی والوں سے کہہ دو کہ دل تنگ نہ ہوں، جس طرح میں نے انھیں پیدا کیا ہے اسی طرح رزق بھی دوں گا۔
(عیون اخبار الرضاؑ)

توریت میں ارشاد الٰہی ہے:

یَا ابْنَ اٰدَمَ۔ خَلَقْتُکَ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُطْفَۃٍ وَلَمْ اَعْیَ بِخَلْقِکَ اَیُعْیِیْنِیْ رَغِیْفٌ اَسُوْقُہٗ اِلَیْکَ فِیْ حِیْنِہٖ۔

اے فرزند آدمؑ! جب میں نے تجھے مٹی اور نطفہ سے بنایا تھا تو اس وقت عاجز نہیں تھا، تو کیا اب ایک روٹی پہونچانے سے عاجز ہوجاؤں گا۔
(عُدَّۃُ الدَّاعی)

توبہ

يَا دَاوٗدُ اِنَّ عَبْدِيَ الْمُؤْمِنَ اِذَا اَذْنَبَ ذَنْبًا ثُمَّ تَابَ مِنْ ذٰلِكَ الذَّنْبِ وَاسْتَحْيٰ مِنِّيْ عِنْدَ ذِكْرِهٖ غَفَرْتُ لَهٗ وَاَنْسَيْتُهُ الْحَفَظَةَ وَاَبْدَلْتُهٗ حَسَنَةً وَلَا اُبَالِيْ وَاَنَا اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ۔

اے داؤد! جب بندہ مومن گناہ کرنے کے بعد توبہ کر لیتا ہے اور اسے یاد کر کے شرماتا ہے تو میں اسے معاف کر دیتا ہوں اور فرشتوں کو بھلا کر اسے نیکی میں تبدیل کر دیتا ہوں اور مجھے کوئی پرواہ بھی نہیں ہے کہ میں سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہوں۔ (ثواب الاعمال)

حسابِ قیامت

پیغمبر اسلامؐ نے دعا کی کہ خدایا! میری امت کا حساب روز قیامت ملائکہ اور مرسلین کے سامنے نہ کرنا تاکہ ان کا عیب ظاہر نہ ہونے پائے۔ تو ارشاد ہوا:

يَا حَبِيْبِيْ اَنَا اَرْاَفُ بِعِبَادِيْ مِنْكَ فَاِذَا كَرِهْتَ كَشْفَ عُيُوْبِهِمْ عِنْدَ غَيْرِكَ فَاَنَا اَكْرَهُ كَشْفَهَا عِنْدَكَ اَيْضًا فَاُحَاسِبُهُمْ وَحْدِيْ

اے میرے حبیب! میں اپنے بندوں پر تم سے زیادہ مہربان ہوں۔ اگر تمہیں پسند نہیں کہ ان کا حساب دوسروں کے سامنے ہو تو میں تمہارے سامنے بھی نہ کروں گا، تاکہ میرے بندگانِ مومنین

بِحَیْثُ لَا یَطَّلِعُ عَلٰی عَثَرَاتِھِمْ غَیْرِیْ۔

کا معاملہ صرف مجھ تک محدود ہے۔ (جامع السعادات)

معیار محبت خدا

یَا دَاوٗدُ مَنْ اَحَبَّ حَبِیْبًا صَدَّقَ قَوْلَهٗ وَ مَنْ رَضِیَ بِحَبِیْبٍ رَضِیَ بِفِعْلِهٖ وَمَنْ وَثِقَ بِحَبِیْبٍ اِعْتَمَدَ عَلَیْهِ وَ مَنِ اشْتَاقَ اِلٰی حَبِیْبٍ جَدَّ فِی السَّیْرِ اِلَیْهِ۔

اے داؤد! جو کسی دوست سے محبت کرتا ہے اس کی بات کی تصدیق بھی کرتا ہے اور جو کسی دوست سے راضی ہوتا ہے وہ اس کے فعل سے بھی راضی ہوتا ہے اور جو کسی دوست پر اعتماد کرتا ہے اُس کا اعتبار بھی کرتا ہے اور جو کسی دوست کا مشتاق ہوتا ہے اس کی طرف تیز قدم آگے بھی بڑھتا ہے۔ (عُدَّۃُ الدَّاعی)

ہلاکت فرعون

جناب امام رضاؑ سے سوال ہوا کہ فرعون کو ایمان کا اظہار کرنے کے بعد کیوں غرق کردیا گیا؟ ــ فرمایا کہ اس نے موسیٰ سے فریاد کی تو ارشاد الٰہی ہوا:

یَا مُوسٰی اِنَّكَ مَا اَغَثْتَ فِرْعَوْنَ لِاَنَّكَ لَمْ تَخْلُقْهُ وَلَوِاسْتَغَاثَ بِیْ لَاَغَثْتُهٗ۔

موسیٰ! تم نے فرعون کی فریاد رسی نہیں کی کہ تم اس کے خالق نہیں تھے۔ اگر وہ مجھ سے فریاد کرتا تو میں ضرور سُن لیتا۔ (عیون اخبار الرضاؑ)

موت خلیل اللہ

ملک الموت جناب ابراہیمؑ کے پاس آئے تو خلیل اللہ نے کہا کہ کیا دوست اپنے دوست کو موت بھی دیتا ہے؟ — ارشاد احدیت ہوا:

يَا مَلَكَ الْمَوْتِ اِذْهَبْ اِلَيْهِ وَقُلْ لَهُ هَلْ رَأَيْتَ حَبِيْبًا يَكْرَهُ لِقَاءَ حَبِيْبِهِ اِنَّ الْحَبِيْبَ يُحِبُّ لِقَاءَ حَبِيْبِهِ ۔

ملک الموت! جا کر ابراہیمؑ سے کہہ دو کہ کیا کوئی دوست، دوست کی ملاقات سے بھی گھبراتا ہے، دوست تو دوست کی ملاقات کا مشتاق رہتا ہے۔

(امالی صدوقؒ)

ابتلاء مومن

اِذَا اَكْمَلْتُ لَهُ الْاِيْمَانَ اِبْتَلَيْتُهُ بِضُعْفٍ فِيْ قُوَّتِهٖ وَقِلَّةٍ فِيْ رِزْقِهٖ فَاِنْ هُوَ حَرَجَ اَعَدْتُ عَلَيْهِ وَاِنْ صَبَرَ بَاهَيْتُ بِهٖ مَلَائِكَتِيْ ۔

جب میں مومن کے ایمان کو کامل بنا دیتا ہوں تو بدن کی کمزوری اور رزق کی قلت سے امتحان کرتا ہوں۔ اگر دل تنگ ہوتا ہے تو دوبارہ دیدیتا ہوں اور صبر کر لیتا ہے تو ملائکہ پر فخر کرتا ہوں۔

(مجالس طوسیؒ)

موت مومن و کافر

وَعِزَّتِيْ وَجَلَالِيْ لَا اُخْرِجُ

میری عزت و جلال کی قسم۔ میں جب کسی

عَبۡدًا مِنۡ عِبَادِیۡ مِنَ الدُّنۡیَا وَاَنَا اُرِیۡدُ اَنۡ اَرۡحَمَهٗ حَتّٰی اَسۡتَوۡفِیۡ مِنۡهُ کُلَّ خَطِیۡئَةٍ عَمِلَهَا اِمَّا بِسُقۡمٍ فِیۡ جَسَدِهٖ وَاِمَّا بِخَوۡفٍ فِیۡ دُنۡیَاهُ فَاِنۡ بَقِیَتۡ عَلَیۡهِ بَقِیَّةٌ شَدَّدۡتُ عَلَیۡهِ الۡمَوۡتَ ۔ وَعِزَّتِیۡ وَجَلَالِیۡ لَا اُخۡرِجُ عَبۡدًا مِنَ الدُّنۡیَا وَاَنَا اُرِیۡدُ اَنۡ اُعَذِّبَهٗ حَتّٰی اُوَفِّیَهٗ کُلَّ حَسَنَةٍ عَمِلَهَا اِمَّا بِسَعَةٍ فِیۡ رِزۡقِهٖ وَاِمَّا بِصِحَّةٍ فِیۡ جِسۡمِهٖ وَاِمَّا بِاَمۡنٍ فِیۡ دُنۡیَاهُ فَاِنۡ بَقِیَتۡ عَلَیۡهِ هَوَّنۡتُ عَلَیۡهِ بِهَا الۡمَوۡتَ ۔

بندہ پر رحم کرنا چاہتا ہوں تو اس کے گناہوں کا حساب یہیں کر دیتا ہوں کبھی بیماری کے ذریعہ اور کبھی دہشت کے ذریعہ ۔ اور اگر کچھ باقی رہ جاتا ہے تو موت میں سختی کر دیتا ہوں ۔ اور میری عزت و جلال کی قسم ۔ جب کسی بندہ پر قیامت میں عذاب کرنا چاہتا ہوں تو دنیا میں ساری نیکیوں کا حساب کر دیتا ہوں کبھی رزق میں وسعت دے کر، کبھی جسم میں صحت اور دنیا میں امن دیکر، اور اگر کچھ باقی رہ جاتا ہے تو موت کو آسان بنا دیتا ہوں ۔

(کافی)

فضیلت قرائت قرآن

مَنۡ شَغَلَهٗ قِرَاءَةُ الۡقُرۡاٰنِ عَنۡ مَسۡئَلَتِیۡ اَعۡطَیۡتُهٗ اَفۡضَلَ ثَوَابِ

جو شخص دعا کے بجائے تلاوت قرآن کرتا ہے میں اسے شکر گذاروں کا بہترین ثواب عنایت کر دیتا ہوں کہ وہ مزید مانگنے

اَلشّٰاکِرِیْنَ ۔ کے بجائے موجود ہی پر اکتفا کر کے ذکر خدا میں مشغول ہو گیا ہے ۔ (عدۃ الداعی)

قبولیتِ اعمال

بنی اسرائیل میں ایک شخص نے اسقدر عبادت کی کہ تنکے کے مانند ہو گیا ۔ تو اس دور کے نبی کے پاس وحی آئی کہ اس سے کہہ دو،

وَعِزَّتِیْ وَجَلَالِیْ وَجَبَرُوْتِیْ لَوْ اَنَّكَ عَبَدْتَنِیْ حَتّٰی تَذُوْبَ كَمَا تَذُوْبُ الْاَلْیَۃُ فِی الْقِدْرِ مَا قَبِلْتُہٗ مِنْكَ حَتّٰی تَاْتِیَنِیْ مِنَ الْبَابِ الَّذِیْ اَمَرْتُكَ ۔

میرے عزت وجلال و جبروت کی قسم ۔ اگر تو اسقدر عبادت کرے کہ پتیلی میں چربی کی طرح پگھل جائے تو بھی میں تیری عبادت کو قبول نہیں کروں گا جبتک اس دروازہ سے نہ آئے جس سے میں نے حکم دیا ہے ۔

(عقاب الاعمال صدوقؒ ۔ محاسن برقیؒ)

منتخب بندے

رسول اکرمؐ نے فرمایا کہ میں نے بابِ جنّت پر اس طرح لکھا دیکھا ہے :

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰہِ ۔ عَلِیٌّ حَبِیْبُ اللّٰہِ ۔ اَلْحَسَنُ

اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے ۔ محمدؐ اللہ کے رسول ہیں ۔ علیؑ اللہ کے حبیب ہیں ۔ حسنؑ و حسینؑ اللہ کے منتخب ہیں ۔

وَالْحُسَیْنُ صِفْوَۃُ اللّٰہِ۔ فَاطِمَۃُ اَمَۃُ اللّٰہِ۔ عَلٰی بَاغِضِھِمْ لَعْنَۃُ اللّٰہِ۔

فاطمہؑ اللہ کی کنیز ہیں اور ان سب کے دشمنوں پر اللہ کی لعنت ہے۔

(مناقب خوارزمی)

افتخار قریش

جبرئیل امین پیغمبر اسلامؐ کے پاس یہ پیغام لے کر آئے کہ مالک نے بعد سلام فرمایا ہے کہ:

اِنِّیْ قَدْ حَرَّمْتُ النَّارَ عَلٰی صُلْبٍ اَنْزَلَکَ وَ بَطْنٍ حَمَلَکَ وَ حِجْرٍ کَفَلَکَ۔

میں نے جہنم کو حرام کر دیا ہے اس صلب پر جس سے تم کو نازل کیا ہے اور اس شکم پر جس نے تم کو اٹھایا ہے اور اس آغوش پر جس نے تمہاری پرورش کی ہے۔

رسول اکرمؐ نے دریافت کیا کہ ان صفات سے مراد کون سے افراد ہیں تو جبرئیل نے کہا کہ صلب سے مراد عبداللہؑ بن عبدالمطلبؑ۔ بطن سے مراد آمنہؑ بنت وہب اور آغوش سے مراد ابو طالبؑ بن عبدالمطلب اور فاطمہؑ بنت اسد ہیں۔

(معانی الاخبار۔ امالی صدوقؒ)

مومن قریش

اِنَّ اَھْلَ الْکَھْفِ اَسَرُّوْا

اصحاب کہف نے اپنے ایمان کو چھپا کر

الْاِیْمَانَ وَاَظْهَرُوا الشِّرْكَ	شرک کا اظہار کیا تو خدا نے انھیں دُہرا
فَآتَاهُمُ اللّٰهُ اَجْرَهُمْ	اجر عطا فرمایا اور ابو طالب نے اپنے
مَرَّتَيْنِ وَاِنَّ اَبَا طَالِبٍ	ایمان کو چھپا کر مشرکین کے ساتھ زندگی
اَسَرَّ الْاِیْمَانَ وَ اَظْهَرَ	گذاری تو خدا نے انھیں بھی دُہرا اجر
الشِّرْكَ فَآتَاهُ اللّٰهُ	عنایت فرمایا۔
اَجْرَهُ مَرَّتَيْنِ ۔	(الرد علی الذاہب الی تکفیر ابی طالبؑ)

نام علیؑ

جناب فاطمہؑ بنت اسد اپنے فرزند کو لے کر خانۂ کعبہ سے نکلنے لگیں تو آواز آئی کہ مالک نے اس کا نام علیؑ رکھا ہے اور اس کا ارشاد ہے :

شَقَقْتُ اِسْمَهُ مِنْ اِسْمِي	میں نے اس کے نام کو اپنے نام سے نکالا
وَ اَدَّبْتُهُ بِاَدَبِيْ وَاَوْقَفْتُهُ	ہے اور اسے اپنا ادب سکھایا ہے اور
عَلٰى غَامِضِ عِلْمِيْ وَهُوَ	اپنے علم کی باریکیوں سے آگاہ کیا ہے۔
الَّذِيْ يُكَسِّرُ الْاَصْنَامَ فِيْ	یہ میرے گھر میں بُتوں کو توڑے گا اور
بَيْتِيْ وَهُوَ الَّذِيْ يُؤَذِّنُ	میرے گھر کی چھت پر اذان کہے گا میری
ظَهْرَ بَيْتِيْ وَيُقَدِّسُنِيْ	تقدیس اور تمجید کرے گا۔ خوشا بحال اسکے
وَيُمَجِّدُنِيْ فَطُوْبٰى لِمَنْ	چاہنے والوں اور اطاعت کرنے والوں
اَحَبَّهُ وَ اَطَاعَهُ وَ	کے لئے اور جہنم اس کے دشمن اور نافرمان

وَیلٌ لِمَنْ اَبْغَضَہٗ وَعَصَاہُ۔ — افراد کے لئے ہے۔

(معانی الاخبار۔ امالی صدوقؒ)

شبِ ہجرت

حضرت علیؑ بن ابی طالب ہجرت کی رات بسترِ پیغمبرؐ پر لیٹ گئے تو پروردگار نے جبریل و میکائیل سے خطاب کیا:

اِنِّیْ قَدْ آخَیْتُ بَیْنَکُمَا وَجَعَلْتُ عُمْرَ اَحَدِ کُمَا اَطْوَلَ مِنْ عُمْرِ الْآخَرِ فَاَیُّکُمَا یُؤْثِرُ صَاحِبَہٗ بِالْحَیٰوۃِ۔ — میں نے تم دونوں میں ایک کی عمر کو دوسرے سے بڑھا دیا ہے۔ تو کون ہے جو اضافی زندگی کو دوسرے پر قربان کر دے۔

یہ سُن کر دونوں فرشتوں نے زندگی کو پسند کیا تو ارشاد ہوا:

اَلَّا کُنْتُمَا مِثْلَ عَبْدِیْ عَلِیٍّ آخَیْتُ بَیْنَہٗ وَبَیْنَ نَبِیِّیْ مُحَمَّدٍ فَبَاتَ عَلٰی فِرَاشِہٖ یُفْدِیْہِ بِنَفْسِہٖ وَیُؤْثِرُہٗ بِالْحَیٰوۃِ۔ اِھْبِطَا اِلَیْہِ فَاحْفَظَاہُ مِنْ عَدُوِّہٖ۔ — تم دونوں میرے بندہ علیؑ جیسے کیوں نہ ہو گئے کہ میں نے اس کے اور اپنے پیغمبرؐ کے درمیان برادری قائم کر دی تو اس نے اس کے بستر پر لیٹ کر اپنے کو قربان کر دیا۔ اب تم دونوں جا کر اسے دشمن کے شر سے بچاؤ۔

(احیاء علوم الدین غزالی)

عقد فاطمہؑ و علیؑ

قَدْ زَوَّجْتُ فَاطِمَةَ مِنْ عَلِيٍّ	میں نے فاطمہؑ کا رشتہ علیؑ سے کر دیا ہے
فَزَوِّجْهَا مِنْهُ وَقَدْ اَمَرْتُ	لہٰذا آپ بھی انھیں سے عقد کر دیں اور
شَجَرَةَ طُوْبٰى اَنْ تَحْمِلَ الدُّرَّ وَ	میں نے درخت طوبیٰ کو موتی، مونگے
الْيَاقُوْتَ وَالْمُرْجَانَ وَاِنَّ	اور یاقوت نچھاور کرنے کا حکم دے دیا
اَهْلَ السَّمَآءِ قَدْ فَرِحُوْا بِذٰلِكَ	ہے اور اہل آسمان اس رشتہ سے
وَسَيُوْلَدُ مِنْهُمَا وَلَدَانِ	بیحد مسرور ہیں اور عنقریب اس سے
سَيِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَ	دو سرداران جنت پیدا ہوں گے جو
بِهِمَا تَزَيَّنُ اَهْلُ الْجَنَّةِ۔	اہل جنت کی زینت بنیں گے۔
فَاَبْشِرْ يَا مُحَمَّدُ	اے محمدؐ! تمھارے لئے یہ بشارت
فَاِنَّكَ خَيْرُ الْاَوَّلِيْنَ	ہے کہ تم (اس اعتبار سے بھی) اولین و
وَالْاٰخِرِيْنَ۔	آخرین سے بہتر ہو۔

(عیون اخبار الرضاؑ۔ مناقب خوارزمی)

سدّ باب مسجد پیغمبرؐ

اَنْ طَهِّرْ مَسْجِدَكَ وَاَخْرِجْ	اے محمدؐ! میری مسجد کو پاکیزہ رکھو، اور
مَنْ كَانَ بِالْمَسْجِدِ مِمَّنْ يَرْقُدُ	اس میں رات کو سونے والوں کو نکال باہر
فِيْهِ بِاللَّيْلِ وَمُرْ بِسَدِّ الْاَبْوَابِ	کرو، اور علیؑ و فاطمہؑ کے علاوہ جس کا بھی

مَنْ كَانَ لَهُ فِيْ مَسْجِدِكَ بَابٌ اِلَّا بَابَ عَلِيٍّ وَمَسْكَنَ فَاطِمَةَ وَلَا يَمُرَّنَّ فِيْهِ جُنُبٌ وَلَا يَرْقُدُ فِيْهِ غَرِيْبٌ ۔

دروازہ مسجد میں کھلتا ہو اسے بند کردو۔ اور خبردار۔ نہ کوئی مجنب مسجد سے گذرنے پائے اور نہ کوئی مسافر یہاں سونے پائے۔

(اصول کافی)۔

حیا و غیرت

مَا اَنْصَفَنِيْ عَبْدِيْ يَدْعُوْنِيْ فَاَسْتَحْيِيْ اَنْ اَرُدَّهُ وَيَعْصِيْنِيْ وَلَا يَسْتَحْيِيْ مِنِّيْ ۔

میرے بندہ نے مجھ سے انصاف نہیں کیا۔ وہ مجھ سے دعا کرتا ہے تو مجھے رد کرتے ہوئے شرم آتی ہے اور وہ گناہ کرتا ہے تو اسے مجھ سے شرم نہیں آتی ہے۔

(ارشاد القلوب دیلمیؒ)

خُلّت ابراہیمؑ

اِنَّكَ لَمَّا سَلَّمْتَ مَالَكَ لِلضِّيْفَانِ وَوَلَدَكَ لِلْقُرْبَانِ وَنَفْسَكَ لِلنِّيْرَانِ وَقَلْبَكَ لِلرَّحْمٰنِ اِتَّخَذْنَاكَ خَلِيْلًا ۔

ابراہیمؑ جب تم نے اپنا مال مہمانوں کو دے دیا، اپنے فرزند کو قربان کردیا، اپنے لئے آگ میں جانا گوارا کرلیا اور اپنے دل کو رحمان کے حوالہ کردیا، تو میں نے بھی تمھیں اپنا خلیل بنالیا۔

(اخبار الزمان مسعودی)

نتیجہ اطاعت

عَبْدِیْ اَطِعْنِیْ اَجْعَلْکَ مَثَلِیْ۔ اَنَا حَیٌّ لَا اَمُوْتُ اَجْعَلُکَ حَیًّا لَا تَمُوْتُ اَنَا غَنِیٌّ لَا اَفْتَقِرُ اَجْعَلُکَ غَنِیًّا لَا تَفْتَقِرُ اَنَا مَہْمَا اَشَاءُ اَکُوْنُ اَجْعَلُکَ مَہْمَا تَشَاءُ تَکُوْنُ۔

میرے بندے! میری اطاعت کر، تاکہ میں تجھے اپنی مثال بنا دوں۔ میں زندہ ہوں جسے موت نہیں آتی ہے۔ تجھے وہ زندہ بنا دونگا جسے موت نہ ہو۔ میں وہ غنی ہوں جو فقیر نہیں، تجھے بھی ایسا ہی غنی بنا دوں گا جو فقیر نہ ہو۔ میں جہاں چاہوں وہاں رہ سکتا ہوں تجھے بھی ایسا ہی بنا دوں گا کہ جہاں چاہے وہاں رہے۔

(عدۃ الداعی۔ مشارق انوار الیقین۔ ارشاد القلوب دیلمیؒ)

شکر نعمت

اُشْکُرْ مَنْ اَنْعَمَ عَلَیْکَ وَ اَنْعِمْ عَلٰی مَنْ شَکَرَکَ فَاِنَّہٗ لَا زَوَالَ لِلنَّعْمَاءِ اِذَا شُکِرَتْ وَلَا بَقَاءَ لَہَا اِذَا کُفِرَتْ۔

جو تمہیں نعمت دے اس کا شکریہ ادا کرو اور جو شکریہ ادا کرے اسے نعمت دو کہ شکریہ کے بعد نعمت کو زوال نہیں، اور کفران نعمت کے بعد اسے بقاء نہیں ہے۔

اَلشُّکْرُ زِیَادَۃٌ فِی النِّعَمِ وَاَمَانٌ مِنَ الْغِیَرِ۔

شکر نعمت کی زیادتی اور تغیرات زمانہ سے امان کی ضمانت ہے۔ (کافی)

ذکرِ خدا

اُذْکُرُوْنِیْ اَذْکُرْکُمْ بِنِعْمَتِیْ اُذْکُرُوْنِیْ بِالطَّاعَةِ وَالْعِبَادَةِ اَذْکُرْکُمْ بِالنِّعَمِ وَالْاِحْسَانِ وَالرَّحْمَةِ وَالرِّضْوَانِ۔

میرے بندو! مجھے یاد کرو میں تمہیں نعمتوں کیساتھ یاد کروں گا۔ تم مجھے اطاعت و عبادت کے ذریعہ یاد کرو میں تمہیں نعمت و احسان اور رحمت و رضا کے ذریعہ یاد کروں گا۔ (عدۃ الداعی)

مَنْ ذَکَرَنِیْ فِیْ مَلَأٍ مِنَ النَّاسِ ذَکَرْتُهُ فِیْ مَلَأٍ مِنَ الْمَلَائِکَةِ۔

جو مجھے لوگوں کے مجمع میں یاد کرے گا میں اسے ملائکہ کے مجمع میں یاد کروں گا۔ (کافی)

تعلیم و تعلم

تَعَلَّمِ الْخَیْرَ وَعَلِّمْهُ مَنْ لَا یَعْلَمُهُ فَاِنِّیْ مُنَوِّرٌ لِمُعَلِّمِی الْخَیْرِ وَمُتَعَلِّمِیْهِ قُبُوْرَهُمْ حَتّٰی لَا یَسْتَوْحِشُوْا بِمَکَانِهِمْ۔

خیر سیکھو، اور نہ جاننے والوں کو سکھاؤ کہ میں خیر کے سیکھنے اور سکھانے والوں کی قبروں کو روشن بنا دیتا ہوں تاکہ اس جگہ سے وحشت نہ ہو۔ (ارشاد القلوب دیلمیؒ)

دنیا دار عالم

لَا تَجْعَلْ بَیْنِیْ وَبَیْنَکَ عَالِمًا

خبردار! اپنے اور میرے درمیان کسی

مَفْتُوْنًا بِالدُّنْيَا فَيَصُدَّكَ عَنْ طَرِيْقِ مَحَبَّتِيْ فَاِنَّ اُولٰٓئِكَ قُطَّاعُ طَرِيْقِ عِبَادِيَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِنَّ اَدْنٰى مَا اَنَا صَانِعٌ بِهِمْ اَنْ اَنْزِعَ حَلَاوَةَ مُنَاجَاتِيْ مِنْ قُلُوْبِهِمْ۔

فریفتۂ دنیا عالم کو نہ قرار دینا کہ تمھیں محبت کے راستہ سے الگ کر دے کہ ایسا عالم میرے بندگانِ مومنین کا رہزن ہے، اور میں اسے کم سے کم یہ سزا دوں گا کہ اس کے دل سے اپنی مناجات کی شیرینی اور لذت کو نکال لوں گا۔ (علل الشرائع۔ کافی)

دنیا طلب فقہاء

قُلْ لِلَّذِيْنَ يَتَفَقَّهُوْنَ لِغَيْرِ الدِّيْنِ وَيَتَعَلَّمُوْنَ لِغَيْرِ الْعَمَلِ وَيَطْلُبُوْنَ الدُّنْيَا لِغَيْرِ الْاٰخِرَةِ يَلْبَسُوْنَ لِبَاسَ مُسُوْكِ الْكِبَاشِ وَقُلُوْبُهُمْ كَقُلُوْبِ الذِّئَابِ اَلْسِنَتُهُمْ اَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ وَاَعْمَالُهُمْ اَمَرُّ مِنَ الصَّبِرِ اِيَّايَ تُخَادِعُوْنَ وَبِيْ تَسْتَهْزِءُوْنَ لَاُتِيْحَنَّ لَكُمْ فِتْنَةً تَذَرُ الْحَلِيْمَ حَيْرَانًا۔

ان لوگوں سے کہہ دو جو دین کسی اور مقصد کے لئے سیکھتے ہیں اور عمل کے علاوہ کسی اور مقصد کے لئے علم حاصل کرتے ہیں۔ لوگوں کے سامنے سادہ لباس پہنتے ہیں اور دل بھیڑیوں کے جیسے رکھتے ہیں، زبانیں شہد سے زیادہ شیریں ہوتی ہیں اور اعمال صبر سے زیادہ تلخ ہوتے ہیں۔ کہدو کہ تم مجھے دھوکہ دے رہے ہو اور میرا مذاق اڑا رہے ہو۔ میں تمھیں ایسے امتحان میں مبتلا کروں گا جو عقلمند کو حیرت میں ڈال دے گا۔ (عدۃ الداعی)

تخلیق انسان

عَبۡدِیۡ اِخَلَقۡتُ الۡاَشۡیَاءَ لِاَجۡلِكَ وَخَلَقۡتُكَ لِاَجۡلِیۡ وَهَبۡتُكَ الدُّنۡیَا بِالۡاِحۡسَانِ وَالۡاٰخِرَةَ بِالۡاِیۡمَانِ۔	میرے بندے! میں نے تمام چیزوں کو تیرے لئے پیدا کیا ہے اور تجھے اپنے لئے بنایا ہے۔ میں نے تجھے دنیا اپنے احسان سے دی ہے، لیکن آخرت تیرے ایمان سے دونگا (مشارق انوار الیقین برسی)

سیاسیات

اِذَا عَصَانِیۡ مِنۡ خَلۡقِیۡ مَنۡ یَّعۡرِفُنِیۡ سَلَّطۡتُ عَلَیۡهِ مَنۡ لَّا یَعۡرِفُنِیۡ۔	اگر میرے بندوں میں سے وہ میری نافرمانی کرتا ہے جو مجھے پہچانتا ہے تو میں اس پر اسے مسلّط کر دیتا ہوں جو مجھے نہیں پہچانتا ہے۔ (کافی)
اَلظَّالِمُ سَیۡفِیۡ اَنۡتَقِمُ بِهٖ وَاَنۡتَقِمُ مِنۡهُ۔	ظالم میری تلوار ہے جس کے ذریعہ میں دوسروں سے بھی انتقام لیتا ہوں اور اس سے بھی انتقام لیتا ہوں۔

دشمنوں سے مشابہت

قُلۡ لِلۡمُؤۡمِنِیۡنَ لَا یَلۡبَسُوۡا لِبَاسَ اَعۡدَائِیۡ وَلَا یَطۡعَمُوۡا	میرے مومن بندوں سے کہہ دو کہ میرے دشمنوں جیسا لباس نہ پہنیں اور ان کے بھی

مَطَاعِمَ اَعْدَاءِیْ وَلَا یَسْلُكُوْا مَسَالِكَ اَعْدَاءِیْ وَلَا یُشَاكِلُوْا بِمَا شَاكَلَ اَعْدَاءِیْ فَیَكُوْنُوْا اَعْدَاءِیْ كَمَا هُمْ اَعْدَاءِیْ۔

جیسا کھانا نہ کھائیں اور ان کے راستہ پر نہ چلیں اور ان کی شکل اختیار نہ کریں کہ ان کا بھی شمار انھیں دشمنوں کی طرح دشمنوں میں ہو جائے۔

(علل الشرائع من لایحضرہ الفقیہ۔ تہذیب)

گناہگاروں سے تعلقات

اِنِّیْ مُعَذِّبٌ مِنْ قَوْمِكَ مِأَةَ اَلْفٍ، اَرْبَعِیْنَ اَلْفًا مِنْ شِرَارِهِمْ وَسِتِّیْنَ اَلْفًا مِنْ خِیَارِهِمْ۔

شعیبؑ! میں تمھاری قوم میں سے ایک لاکھ افراد پر عذاب کروں گا، جن میں سے ۴۰ ہزار اشرار ہوں گے اور ۶۰ ہزار نیک کردار۔

جناب شعیبؑ نے عرض کی خدایا! یہ نیک کرداروں پر کیوں عذاب ہوگا؟۔ فرمایا:

اِنَّهُمْ دَاهَنُوْا اَهْلَ الْمَعَاصِیْ وَلَمْ یَغْضِبُوْا بِغَضَبِیْ۔

ان لوگوں نے بدکرداروں کیساتھ نرمی کا برتاؤ کیا ہے اور میری ناراضگی سے ناراض نہیں ہوئے ہیں۔ (کافی)

سماجیات

اِنَّمَا مَثَلُ الْمَرْأَةِ مَثَلُ الضِّلْعِ الْمُعْوَجِ اِنْ اَقَمْتَهُ

عورت کی مثال ایک ٹیڑھی پسلی کی ہے کہ اگر اسے سیدھا کروگے تو توڑ دوگے، اور

كَسَرْتَهُ وَاِنْ تَرَكْتَهُ اِسْتَمْتَعْتَ بِهٖ، اِصْبِرْ عَلَيْهَا۔

یونہی چھوڑ دو گے تو فائدہ اٹھاؤ گے، لہٰذا صبر کرو۔ (کافی)

بیٹیاں

اِنَّ الْاَبْكَارَ بِمَنْزِلَةِ الثَّمَرِ عَلَى الشَّجَرِ اِذَا اَدْرَكَ ثِمَارُهَا فَلَمْ تُجْتَنَ اَفْسَدَتْهُ الشَّمْسُ وَنَثَرَتْهُ الرِّيَاحُ فَكَذٰلِكَ الْاَبْكَارُ اِذَا اَدْرَكْنَ مَا يُدْرِكُ النِّسَاءُ فَلَيْسَ لَهُنَّ اِلَّا الْبُعُوْلَةُ وَاِلَّا لَمْ يُؤْمَنْ عَلَيْهِنَّ الْفَسَادُ لِاَنَّهُنَّ بَشَرٌ۔

کنواری لڑکیاں درختوں پر میوے جیسی ہوتی ہیں کہ اگر وقت آجانے پر اسے توڑ نہ لیا جائے تو سورج کی گرمی اسے برباد کرے گی اور ہوا اُڑا لیجائے گی۔ اسی طرح جب لڑکیاں عورتوں کی منزل میں آجائیں تو ان کا کوئی علاج شوہر کے علاوہ نہیں ہے ورنہ فساد سے محفوظ نہیں رہا جا سکتا ہے کر بالآخر وہ بھی بشر ہیں۔ (کافی)

زوجۂ صالحہ

اِذَا اَرَدْتُ اَنْ اَجْمَعَ لِلْمُسْلِمِ خَيْرَ الدُّنْيَا وَخَيْرَ الْاٰخِرَةِ جَعَلْتُ لَهُ قَلْبًا خَاشِعًا وَلِسَانًا ذَاكِرًا وَجَسَدًا عَلَى الْبَلَاءِ صَابِرًا وَزَوْجَةً مُؤْمِنَةً

جب میں کسی بندۂ مسلم کو دنیا و آخرت کی نیکی دینا چاہتا ہوں تو اسے خشوع والا دل، یادِ خدا والی زبان، بلاؤں پر صبر کرنے والا جسم اور وہ مومن زوجہ دے دیتا ہوں جو شوہر کو ایک نظر میں خوش کر دے اور

تَسُرُّہٗ اِذَا نَظَرَ اِلَیْھَا وَتَحْفَظُہٗ اِذَا غَابَ عَنْھَا فِیْ نَفْسِھَا وَمَالِہٖ ۔

اس کی غیبت میں اپنے نفس اور اس کے مال کا تحفظ کر سکے۔ (کافی)

پاکدامنی

یَا مُوْسٰی مَنْ زَنٰی زُنِیَ بِہٖ وَلَوْ فِی الْعَقِبِ مِنْ بَعْدِہٖ ۔

اے موسیٰ! جو زنا کرے گا اس کے ساتھ زنا کیا جائے گا چاہے اس کی اگلی نسلوں میں کیوں نہ ہو۔

یَا مُوْسٰی عُفَّ یَعُفَّ اَھْلُکَ ۔

موسیٰ! پاکدامن بنو، تاکہ تمہارے اہلبیت بھی پاکدامن بنیں۔

یَا مُوْسٰی اِنْ اَرَدْتَ اَنْ یَکْثُرَ خَیْرُ اَھْلِ بَیْتِکَ فَاِیَّاکَ وَالزِّنَا۔

موسیٰ! اگر چاہتے ہو کہ تمہارے گھر والوں کا خیر زیادہ ہو تو خبردار زنا نہ کرنا۔

یَا بْنَ عِمْرَانَ کَمَا تَدِیْنُ تُدَانُ۔

فرزند عمران! جو جیسا کرے گا ویسا ہی برداشت کرنا پڑے گا۔ (من لایحضرہ الفقیہ)

بدکاری

وَعِزَّتِیْ وَجَلَالِیْ لَا یَقْعُدُ عَلٰی اِسْتَبْرَقِھَا وَحَرِیْرِھَا مَنْ یُؤْتٰی فِیْ دُبُرِہٖ ۔

میرے عزت و جلال کی قسم! جنت کے فرش پر وہ شخص نہیں بیٹھ سکتا ہے جس کے ساتھ اغلام بازی کی جائے۔

(محاسن برقیؒ۔ عقاب الاعمال۔ کافی)

حق ہمسایہ

مَا آمَنَ بِیْ مَنْ بَاتَ شَبْعَانًا وَاَخُوْهُ الْمُسْلِمُ طَاوٍ۔

وہ شخص مجھ پر ایمان نہیں لایا جو سیر ہو کر سو جائے اور اس کا برادر مسلم بھوکا ہو۔ (عقاب الاعمال)

حرام خوری

اَلْعَمَلُ مَعَ اَکْلِ الْحَرَامِ کَنَاقِلِ الْمَاءِ فِی الْمُنْخُلِ۔

حرام خوری کیساتھ عمل خیر کرنے والا چھلنی میں پانی لیجانیوالے کے مانند ہے۔ (عدۃ الداعی)

اخلاقیات

صبر

مَا مِنْ عَبْدٍ اِبْتَلَیْتُهٗ بِبَلَاءٍ فَلَمْ یَشْکُ ذٰلِکَ اِلٰی عُوَّادِهٖ ثَلَاثًا اِلَّا اَبْدَلْتُهٗ لَحْمًا خَیْرًا مِنْ لَحْمِهٖ وَدَمًا خَیْرًا مِنْ دَمِهٖ وَبَشَرًا خَیْرًا مِنْ بَشَرِهٖ فَاِنْ قَبَضْتُهٗ قَبَضْتُهٗ اِلٰی رَحْمَتِیْ وَاِنْ عَاشَ عَاشَ وَلَیْسَ لَهٗ ذَنْبٌ۔

جب میں کسی بندہ کو بلا میں مبتلا کر دیتا ہوں اور وہ تین دن تک عیادت کرنے والوں سے فریاد نہیں کرتا ہے تو اس کے گوشت سے بہتر گوشت اور خون سے بہتر خون اور جلد سے بہتر جلد عطا کر دیتا ہوں، اور اگر اٹھا لیتا ہوں تو اپنی رحمت میں لیجاتا ہوں، اور اگر زندہ رہتا ہے تو اس کے ذمہ کوئی گناہ نہیں رہتا ہے۔ (کافی)

تواضع

يَا مُوسىٰ أَتَدْرِيْ لِمَا اصْطَفَيْتُكَ لِوَحْيِيْ وَكَلَامِيْ دُوْنَ خَلْقِيْ۔

موسیٰ! تمھیں معلوم ہے کہ میں نے اپنی وحی اور کلام کے لئے تمہارا انتخاب کیوں کیا ہے؟

عرض کی پروردگار تو بہتر جانتا ہے۔ ارشاد ہوا:

يَا مُوسىٰ إِنِّيْ قَلَّبْتُ عِبَادِيْ ظَهْرًا لِبَطْنٍ فَلَمْ أَجِدْ فِيْهِمْ أَحَدًا أَذَلَّ نَفْسًا لِيْ مِنْكَ فَمِنْ ثَمَّ خَصَصْتُكَ بِوَحْيِيْ وَكَلَامِيْ دُوْنَ خَلْقِيْ۔

موسیٰ! ہم نے تمام بندوں کے ظاہر و باطن کو دیکھ لیا مگر تم سے زیادہ خاکسار کوئی نظر نہیں آیا تو ہم نے تمہیں کو وحی دے کر کلیم بنا دیا۔

يَا مُوسىٰ إِنَّكَ إِذَا صَلَّيْتَ وَضَعْتَ خَدَّكَ عَلَى التُّرَابِ۔

موسیٰ! یہ تمہارا کردار ہے کہ تم نماز پڑھتے ہو تو اپنے رخساروں کو خاک پر رکھ دیتے ہو۔

(کافی۔ علل الشرائع۔ من لایحضرہ الفقیہ۔ مجالس طوسیؒ)

شان عمل صالح

عَمَلُكَ الصَّالِحُ عَلَيْكَ إِخْفَاؤُهُ وَعَلَيَّ إِظْهَارُهُ۔

یہ تمہارا عمل صالح ہے۔ اسکے بارے میں تمہارا فرض یہ ہے کہ اسے چھپا کر رکھو اور میری ذمہ داری ہے کہ میں اس کا اعلان کروں۔ (عدۃ الداعی)

کمزور پر ظلم

اِشْتَدَّ غَضَبِيْ عَلَىٰ مَنْ

میرا غضب اس پر شدید ہوگا جو اس پر ظلم

ظَلَمَ مَنْ لَا یَجِدُ نَاصِرًا غَیْرِیْ۔

کرے جس کا میرے علاوہ کوئی مددگار نہ ہو۔ (مجالس طوسیؒ)

حرمت جنت

حُرِّمَتِ الْجَنَّۃُ عَلَی الْمَنَّانِ وَالْبَخِیْلِ وَالْقَتَّاتِ۔

جنت کو ان لوگوں پر حرام کردیا گیا ہے جو احسان جتلانے والے، بخیل اور چغلخوری کرنے والے ہیں۔ (من لایحضرہ الفقیہ)

غیبت

اَلْمُغْتَابُ اِذَا تَابَ فَھُوَ اٰخِرُ مَنْ یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ وَاِنْ لَمْ یَتُبْ فَھُوَ اَوَّلُ مَنْ یَدْخُلُ النَّارَ۔

غیبت کرنے والا اگر توبہ کرلے تو سب سے آخر میں جنت میں داخل ہوگا۔ اور اگر توبہ نہ کرے تو سب سے پہلے جہنم میں داخل ہوگا۔ (الغیبہ شہید ثانیؒ۔ ارشاد القلوب دیلمیؒ)

استعمال منشیات

مَنْ شَرِبَ مُسْکِرًا اَوْ سَقَاہُ صَبِیًّا لَا یَعْقِلُ سَقَیْتُہُ مِنْ مَاءِ الْحَمِیْمِ مَغْفُوْرًا لَہُ اَوْ مُعَذَّبًا وَمَنْ تَرَکَ الْمُسْکِرَ اِبْتِغَاءَ مَرْضَاتِیْ اَدْخَلْتُہُ الْجَنَّۃَ

جو شخص نشہ آور چیز کو استعمال کرے گا، یا نافہم بچہ کو پلائے گا، پس اسے جہنم کا گرم پانی پلاؤں گا، چاہے اس کے گناہ معاف ہوں یا عذاب میں رہے۔ اور جو میری رضا کے لئے نشہ آور چیزوں کو چھوڑ دے گا اسے جنت

وَسَقَيْتُهُ مِنَ الرَّحِيْقِ الْمَخْتُوْمِ وَفَعَلْتُ بِهٖ مَا فَعَلْتُ بِاَوْلِيَائِیْ۔	میں داخل کردوں گا اور شراب جنّت سے سیراب کروں گا اور وہ برتاؤ کروں گا جو میں اپنے دوستوں کیساتھ کرتا ہوں۔ (کافی)

عبادات

اَلْمُصَلِّیْ یُنَاجِیْنِیْ وَالْمُنْفِقُ یُقْرِضُنِیْ فِی الْغِنٰی وَالصَّائِمُ یَتَقَرَّبُ اِلَیَّ۔	نمازی ہم سے راز کی گفتگو کرتا ہے اور انفاق کرنے والا ہمیں قرض دیتا ہے اور روزہ دار ہماری قربت چاہتا ہے۔(ارشاد القلوب دیلمیؒ)

نماز پنجگانہ

هٰذِهِ الصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ مَنْ صَلَّاهُنَّ لِوَقْتِهِنَّ وَحَافَظَ عَلَيْهِنَّ لَقِيَنِیْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَهٗ عِنْدِیْ عَهْدٌ اُدْخِلُهٗ بِهِ الْجَنَّةَ۔	یہ پانچ نمازیں ہیں، جو انھیں وقت پر ادا کرے گا اور ان کی پابندی کرے گا وہ ہم سے روز قیامت یوں ملاقات کرے گا کہ ہمارا اس کا عہد ہوگا کہ ہم اسے داخلِ جنّت کریں گے۔
وَمَنْ لَّمْ يُصَلِّهِنَّ لِوَقْتِهِنَّ وَلَمْ يُحَافِظْ عَلَيْهِنَّ فَذٰلِكَ اِلَیَّ اِنْ شِئْتُ عَذَّبْتُهٗ وَاِنْ شِئْتُ غَفَرْتُ لَهٗ۔	اور جو وقت سے ادا نہ کرے گا اور ان کی پابندی نہ کرے گا اس کا اختیار میرے ہاتھ میں ہے، چاہے عذاب کروں یا معاف کردوں۔ (من لا یحضرہ الفقیہ)

نماز شب

يَا بْنَ عِمْرَانَ كَذِبَ مَنْ زَعَمَ اَنَّهُ يُحِبُّنِيْ فَاِذَا جَنَّهُ اللَّيْلُ نَامَ عَنِّيْ أَلَيْسَ كُلُّ مُحِبٍّ يُحِبُّ خَلْوَةَ حَبِيْبِهٖ۔

موسیٰ! وہ شخص جھوٹا ہے جس کا خیال ہے کہ ہم سے محبت رکھتا ہے اور رات کو نماز سے غافل ہو کر سو جائے۔ کیا دوست تنہائی میں اپنے دوست سے ملاقات نہیں کرنا چاہتا ہے۔ (ارشاد القلوب دیلمیؒ)

مساجد

اَلَا اِنَّ بُيُوْتِيْ فِي الْاَرْضِ الْمَسَاجِدُ تُضِيْءُ لِاَهْلِ السَّمٰوٰتِ كَمَا تُضِيْءُ الْكَوَاكِبُ لِاَهْلِ الْاَرْضِ۔

آگاہ ہو جاؤ کہ روئے زمین پر ہمارے گھر یہ مسجدیں ہیں جو آسمان والوں کے لئے اسی طرح چمکتی ہیں جس طرح زمین والوں کے لئے ستارے چمکتے ہیں۔

اَلَا طُوْبٰى لِمَنْ كَانَتِ الْمَسَاجِدُ بُيُوْتَهُ۔

خوشا بحال ان لوگوں کا جن کا گھر مسجد ہو۔

اَلَا طُوْبٰى لِمَنْ تَطَهَّرَ فِيْ بَيْتِهٖ ثُمَّ زَارَنِيْ فِيْ بَيْتِيْ۔

طوبیٰ ان کے لئے ہے جو اپنے گھر میں وضو کریں اور ہم سے ہمارے گھر میں ملاقات کریں۔

اَلَا اِنَّ عَلَى الْمَزُوْرِ كَرَامَةَ الزَّائِرِ۔

آگاہ ہو جاؤ کہ جس کی زیارت کی جاتی ہے اس پر اس کے زائر کا احترام فرض ہو جاتا ہے۔

اَلَا بَشِّرِ الْمَشَّائِيْنَ فِيْ

لہٰذا میری طرف سے رات میں مسجد کی طرف

الظُّلُمَاتِ اِلیٰ المَسَاجِدِ بِالنُّوْرِ السَّاطِعِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ ۔

آنے والوں کو قیامت کے چمکتے نور کی بشارت دے دو ۔ (محاسن برقیؒ ۔ ثواب الاعمال)

روزہ

اَلصَّوْمُ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِہٖ ۔

روزہ صرف میرے لئے ہوتا ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا ۔ (کافی ۔ تہذیب)

دُعا

ترک دعا

مَنْ اَحْدَثَ وَلَمْ یَتَوَضَّأْ فَقَدْ جَفَانِیْ وَمَنْ اَحْدَثَ وَتَوَضَّأَ وَلَمْ یُصَلِّ رَکْعَتَیْنِ وَلَمْ یَدْعُنِیْ فَقَدْ جَفَانِیْ وَمَنْ اَحْدَثَ وَ تَوَضَّأَ وَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ وَدَعَانِیْ فَلَمْ اُجِبْہُ فِیْمَا یَسْئَلُ عَنْ اَمْرِ دِیْنِہٖ وَدُنْیَاہُ فَقَدْ جَفَوْتُہٗ وَلَسْتُ بِرَبٍّ جَافٍ ۔

جو حدث کے بعد وضو نہ کرے اس نے مجھ پر ظلم کیا اور جو وضو کر کے دو رکعت نماز نہ پڑھے اور دعا نہ کرے اس نے بھی مجھ پر ظلم کیا ۔ اور جو وضو کر کے دو رکعت نماز ادا کر کے دعا کرے اور میں اس کی دعا قبول نہ کروں تو گویا میں نے اس پر ظلم کیا ہے، اور میں ظلم کرنے والا خدا نہیں ہوں ۔

(ارشاد دیلمیؒ)

لَا تَمَلَّ مِنَ الدُّعَاءِ فَاِنِّیْ لَا اَمَلُّ مِنَ الْاِجَابَةِ۔

خبردار دعا کرنے سے نہ تھکنا کہ میں قبول کرنے سے نہیں تھکتا ہوں۔ (عدۃ الداعی)

ناانصافی

عَبْدِیْ مَا اَنْصَفْتَنِیْ اُذْکُرُکَ وَتَنْسٰی ذِکْرِیْ وَاَدْعُوْکَ اِلٰی عِبَادَتِیْ وَتَذْهَبُ اِلٰی غَیْرِیْ وَاَرْزُقُکَ مِنْ خَزَائِنِیْ وَاٰمُرُکَ لِتَتَصَدَّقَ لِوَجْهِیْ فَلَا تُطِیْعُنِیْ وَاَفْتَحُ عَلَیْکَ اَبْوَابَ الرِّزْقِ وَاَسْتَقْرِضُکَ مِنْ مَالِیْ فَتَجْبَهُنِیْ وَاُذْهِبُ عَنْکَ الْبَلَاءَ وَاَنْتَ مُعْتَکِفٌ عَلٰی فِعْلِ الْخَطَایَا۔

میرے بندے! تو نے میرے ساتھ انصاف نہیں کیا ہے۔ میں تجھے یاد رکھتا ہوں اور تو مجھے بھول جاتا ہے۔ میں اپنی عبادت کے لئے بلاتا ہوں اور تو غیر کی طرف جاتا ہے اور میں تجھے اپنے خزانوں سے روزی دے کر صدقہ کا حکم دیتا ہوں لیکن تو اطاعت نہیں کرتا ہے۔ اور میں تجھ پر رزق کے دروازے کھول کر قرض مانگتا ہوں تو تو ٹھکرا دیتا ہے اور تجھ سے بلاء کو دور کر دیتا ہوں، تو مسلسل گناہوں پر اڑا رہتا ہے۔

یَابْنَ اٰدَمَ مَا یَکُوْنُ جَوَابُکَ لِیْ غَدًا اِذَا اَجَبْتَنِیْ۔

فرزند آدمؑ! اگر تو کل آنیوالے دن میں جواب دینا بھی چاہے تو تیرا جواب کیا ہوگا؟۔ (ارشاد دیلمیؒ)

تین احسانات

یَابْنَ اٰدَمَ! تَطَوَّلْتُ عَلَیْکَ بِثَلَاثٍ

فرزند آدمؑ! میں نے تجھ پر تین احسانات کئے

سَتَرْتُ عَلَيْكَ مَا لَوْ يَعْلَمُ بِهٖ اَهْلُكَ مَا وَارُوْكَ وَاَوْسَعْتُ عَلَيْكَ فَاسْتَقْرَضْتُ مِنْكَ فَلَمْ تُقَدِّمْ خَيْرًا وَجَعَلْتُ لَكَ نَظْرَةً عِنْدَ مَوْتِكَ فِيْ ثُلُثِكَ فَلَمْ تُقَدِّمْ خَيْرًا۔

ہیں، تیرے ان عیوب کو چھپا دیا ہے جو گھر والوں کو معلوم ہو جاتے تو ہرگز نہ چھپاتے اور تجھ کو رزق وسیع دے کر تجھ سے قرض مانگا ہے لیکن تو نے کوئی خیر نہیں کیا ہے، اور موت کے وقت بھی ⅓ مال کا اختیار دے دیا ہے لیکن تو نے کار خیر نہیں انجام دیا ہے۔

معاملاتِ زندگی

سلام

اَلْبَخِيْلُ مَنْ بَخِلَ بِالسَّلَامِ۔

اصلی بخیل وہ ہے جو سلام کرنے میں بھی کنجوسی کرے۔ (کافی)

تہمت سے بچاؤ

جناب موسیٰؑ نے گذارش کی کہ خدایا مجھے لوگوں کے الزامات سے محفوظ بنا دے۔ تو ارشاد ہوا:

يَا مُوْسٰى مَا فَعَلْتُ هٰذَا لِنَفْسِيْ فَكَيْفَ لِنَفْسِكَ؟

یہ میں نے اپنے لئے نہیں کیا ہے تو تمہارے لئے کس طرح ہوگا؟

(ارشاد دیلمیؒ)

آداب طعام

اِبْدَءْ بِالْمِلْحِ وَاخْتِمْ بِالْمِلْحِ فَاِنَّ فِي الْمِلْحِ دَوَاءٌ مِنْ سَبْعِيْنَ دَاءً ۔

کھانے کی ابتدا بھی نمک سے کرو اور انتہا بھی نمک پر کرو کہ نمک میں ستّر امراض کی دوا ہے ۔ (محاسن برقیؒ)

انگوٹھی

اِنِّي لَاَسْتَحْيِيْ مِنْ عَبْدٍ يَرْفَعُ يَدَهُ وَفِيْهَا خَاتَمُ فَيْرُوْزَجٍ فَاَرُدُّهَا خَائِبَةً ۔

مجھے شرم آتی ہے کہ بندہ فیروزہ کی انگوٹھی پہن کر دعا کرے اور میں خالی ہاتھ واپس کردوں ۔ (عدۃ الداعی)

یادِ خدا

اُذْكُرْنِيْ فِيْ اَيَّامِ سَرَّائِكَ حَتّٰى اَسْتَجِيْبَ لَكَ فِيْ اَيَّامِ ضَرَّائِكَ ۔

مجھے راحت کے دنوں میں یاد کرو، تاکہ میں پریشانی کے دنوں میں تمہارے کام آؤں ۔ (بحار ۱۷/۲۶)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلسُّوْرَۃُ الْاُوْلٰى

پہلی سورت

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَجِبْتُ لِمَنْ اَيْقَنَ بِالْمَوْتِ كَيْفَ يَفْرَحُ وَعَجِبْتُ لِمَنْ اَيْقَنَ بِالْحِسَابِ كَيْفَ يَجْمَعُ الْمَالَ وَعَجِبْتُ لِمَنْ اَيْقَنَ بِالْقَبْرِ كَيْفَ يَضْحَكُ وَعَجِبْتُ لِمَنْ اَيْقَنَ بِزَوَالِ الدُّنْيَا كَيْفَ يَطْمَئِنُّ اِلَيْهَا وَعَجِبْتُ لِمَنْ اَيْقَنَ بِبَقَاءِ الْاٰخِرَةِ وَنَعِيْمِهَا كَيْفَ يَسْتَرِيْحُ۔

وَعَجِبْتُ لِمَنْ هُوَ عَالِمٌ بِاللِّسَانِ وَجَاهِلٌ بِالْقَلْبِ وَعَجِبْتُ لِمَنْ هُوَ مُطَهَّرٌ بِالْمَاءِ وَغَيْرُ طَاهِرٍ بِالْقَلْبِ وَعَجِبْتُ لِمَنِ اشْتَغَلَ بِعُيُوْبِ النَّاسِ وَهُوَ غَافِلٌ عَنْ عُيُوْبِ نَفْسِهٖ۔

وَعَجِبْتُ لِمَنْ يَعْلَمُ اَنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی مُطَّلِعٌ عَلَيْهِ كَيْفَ يَعْصِيْهِ۔ وَعَجِبْتُ لِمَنْ يَعْلَمُ اَنَّهٗ يَمُوْتُ وَحْدَهٗ وَيَدْخُلُ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(سورہائے توریت)

پہلی سُورت

ارشادِ الٰہی ہوتا ہے کہ مجھے اس شخص پر تعجّب ہوتا ہے جو موت کا یقین رکھتا ہے کہ وہ خوش کس طرح ہوتا ہے، اور جو حساب کا یقین رکھتا ہے وہ مال کیوں جمع کرتا ہے ــــ اور جو قبر کا یقین رکھتا ہے وہ ہنستا کس طرح ہے اور جو دنیا کے زوال کا یقین رکھتا ہے وہ اس سے مطمئن کس طرح ہوتا ہے اور جو آخرت کی بقا اور نعمتوں کا یقین رکھتا ہے وہ آرام کس طرح کرتا ہے۔

مجھے اس شخص سے بھی تعجّب ہوتا ہے جو زبان کا عالم ہوتا ہے اور دل کا جاہل ہوتا ہے یا بدن کو پانی سے پاک کرلیتا ہے اور دل کو اخلاص کے ذریعہ پاک نہیں کرتا ہے ــ یا لوگوں کے عیب تلاش کرنے میں مصروف رہتا ہے اور اپنے عیوب کی طرف سے غافل ہوجاتا ہے۔

یا یہ جانتا ہے کہ خدا اسے دیکھ رہا ہے اور پھر بھی گناہ کر رہا ہے۔

یا اسے معلوم ہے کہ تنہا مرنا ہے، تنہا قبر میں رہنا ہے اور تنہا منزلِ حساب

الْقَبْرِ وَحْدَہٗ وَيُحَاسَبُ وَحْدَہٗ كَيْفَ يَسْتَانِسُ بِالنَّاسِ
يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ حَقًّا حَقًّا مُحَمَّدٌ عَبْدِىْ
وَرَسُوْلِىْ۔

اَلسُّوْرَةُ الثَّانِيَةُ (دوسری سورت)

شَهِدْتُّ نَفْسِىْ لِنَفْسِىْ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا وَحْدِىْ لَا شَرِيْكَ
لِىْ وَمُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ عَبْدِىْ وَرَسُوْلِىْ۔

مَنْ لَّمْ يَرْضَ بِقَضَاۗئِىْ وَلَمْ يَصْبِرْ عَلٰى
بَلَاۗئِىْ وَلَمْ يَشْكُرْ عَلٰى نَعْمَاۗئِىْ وَلَمْ يَقْنَعْ
بِعَطَاۗئِىْ فَلْيَطْلُبْ رَبًّا سِوَاۗئِىْ وَلْيَخْرُجْ مِنْ تَحْتِ
سَمَاۗئِىْ۔

وَمَنْ اَصْبَحَ حَزِيْنًا عَلَى الدُّنْيَا فَكَاَنَّمَا اَصْبَحَ سَاخِطًا
عَلَىَّ وَمَنِ اشْتَكٰى مُصِيْبَةً نَزَلَتْ بِهٖ اِلٰى غَيْرِىْ فَقَدْ شَكَانِىْ
وَمَنْ دَخَلَ عَلٰى غَنِيٍّ فَتَوَاضَعَ لَهٗ مِنْ اَجْلِ غِنَائِهٖ ذَهَبَ
ثُلُثَا دِيْنِهٖ وَمَنْ لَطَمَ وَجْهَهٗ عَلٰى مَيِّتٍ فَكَاَنَّمَا اَخَذَ رُمْحًا
يُقَاتِلُنِىْ بِهٖ وَمَنْ كَسَرَ عُوْدًا عَلٰى قَبْرِ مَيِّتٍ فَكَاَنَّمَا هَدَمَ
كَعْبَتِىْ بِيَدِهٖ۔

میں کھڑا ہونا ہے۔ وہ لوگوں سے دل کس طرح لگاتا ہے۔ نیز ارشاد احدیت ہے۔ حرف حق یہ ہے کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے اور محمدؐ میرے بندہ اور رسول ہیں۔

دوسری سورت

میں خود اپنے بارے میں گواہی دیتا ہوں کہ میرے علاوہ نہ کوئی معبود ہے اور نہ میرا کوئی شریک ہے۔ محمدؐ میرے بندہ اور رسول ہیں۔

اور یاد رکھو۔ جو میرے فیصلہ سے راضی نہ ہو اور میرے امتحان پر صبر نہ کر سکے اور میری نعمتوں کا شکریہ ادا نہ کرے اور میری عطا پر قناعت نہ کرے اسے میرے علاوہ دوسرا خدا ڈھونڈھ لینا چاہیئے اور میرے آسمان کے سایہ سے نکل جانا چاہیئے۔

اور جو دنیا کے بارے میں محزون ہو، وہ گویا مجھ سے ناراض ہے اور جو کسی مصیبت کی فریاد میرے غیر سے کرے اس نے میری شکایت کی ہے۔ اور جو کسی مالدار کا دولت کی بنا پر احترام کرے اس کا ایک تہائی دین برباد ہے۔ اور جو کسی کی موت پر منہ پر طمانچے مارے اس نے گویا مجھ سے جنگ کرنے کے لیئے نیزہ اٹھا لیا ہے اور جو کسی قبر کی تختی کو توڑ دے اس نے میرے کعبہ کو ڈھا دیا ہے۔

وَمَنْ لَمْ يُبَالِ مِنْ اَيْنَ يَاكُلُ لَمْ اُبَالِ بِهٖ
مِنْ اَيِّ بَابٍ اُدْخِلُهٗ فِيْ جَهَنَّمَ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ
لَهٗ فِي الزِّيَادَةِ فِيْ دِيْنِهٖ فَهُوَ فِي النُّقْصَانِ وَمَنْ
كَانَ فِي النُّقْصَانِ فَالْمَوْتُ خَيْرٌ لَهٗ۔
وَمَنْ عَمِلَ بِمَا عَلِمَ زِدْتُهٗ عِلْمًا اِلٰى
عِلْمِهٖ۔

اَلسُّوْرَةُ الثَّالِثَةُ (تیسری سورت)

يَابْنَ اٰدَمَ مَنْ قَنِعَ اِسْتَغْنٰى وَمَنْ رَضِيَ بِالْقَلِيْلِ مِنَ
الدُّنْيَا فَقَدْ وَثِقَ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ۔
يَابْنَ اٰدَمَ مَنْ تَرَكَ الْحَسَدَ اِسْتَرَاحَ وَمَنِ
اجْتَنَبَ الْحَرَامَ خَلَّصَ دِيْنَهٗ۔
مَنْ تَرَكَ الْغِيْبَةَ ظَهَرَتْ مَحَبَّتُهٗ فِي الْقُلُوْبِ۔ وَ
مَنِ اعْتَزَلَ عَنِ النَّاسِ سَلِمَ مِنْهُمْ۔
وَمَنْ قَلَّ كَلَامُهٗ كَمُلَ عَقْلُهٗ۔ وَمَنْ رَضِيَ مِنَ اللّٰهِ
بِالْقَلِيْلِ مِنَ الرِّزْقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِالْقَلِيْلِ مِنَ الْعَمَلِ۔
يَابْنَ اٰدَمَ اَنْتَ بِمَا تَعْلَمُ لَا تَعْمَلُ كَيْفَ تَطْلُبُ

اور جسے اس کی پرواہ نہ ہو کہ کہاں سے کھا رہا ہے مجھے بھی اُس کی پرواہ نہیں ہے کہ کس دروازہ سے جہنم میں داخل ہوجائے گا۔ اور جو اپنے دین میں ترقی نہ کرے وہ نقصان میں ہے۔ اور جو نقصان میں رہے اس کے لئے موت ہی بہتر ہے۔

(یاد رکھو) جو اپنے علم پر عمل کرے گا میں مسلسل اس کے علم میں اضافہ کرتا رہوں گا۔

تیسری سورت

فرزند آدمؑ! جس نے قناعت اختیار کی وہ سب سے بے نیاز ہوگیا۔ اور جو تھوڑی سی دنیا پر راضی ہوگیا اس نے خدا پر بھروسہ کرلیا۔

فرزند آدمؑ! جس نے حسد کو چھوڑ دیا وہ مطمئن ہوگیا، اور جس نے حرام سے پرہیز کرلیا اس نے اپنے دین کو خالص بنالیا۔

جس نے غیبت کرنا چھوڑ دی اس کی محبت لوگوں کے دلوں میں ظاہر ہوگئی اور جو لوگوں سے الگ ہوگیا اس نے اپنے کو لوگوں سے محفوظ بنالیا۔

جس کا کلام مختصر ہوگیا اس کی عقل کامل ہوگئی، اور جو تھوڑے سے رزق پر راضی ہوجائے گا خدا اس کے مختصر عمل سے بھی راضی ہوجائے گا۔

فرزند آدمؑ! تو جس قدر جانتا ہے اس پر بھی عمل نہیں کرتا ہے تو اب

مَا لَا تَعْلَمُ۔

يَا ابْنَ اٰدَمَ اَفْنَيْتَ عُمُرَكَ فِیْ طَلَبِ الدُّنْيَا فَمَتٰى تَطْلُبُ الْاٰخِرَةَ۔

اَلسُّوْرَةُ الرَّابِعَةُ (چوتھی سورت)

يَا ابْنَ اٰدَمَ مَنْ اَصْبَحَ حَرِيْصًا عَلَى الدُّنْيَا لَمْ يَزْدَدْ مِنَ اللّٰهِ اِلَّا بُعْدًا وَفِی الدُّنْيَا اِلَّا كَدًّا وَفِی الْاٰخِرَةِ اِلَّا جُهْدًا وَاَلْزَمَ اللّٰهُ تَعَالٰى قَلْبَهٗ هَمًّا لَا يَنْقَطِعُ عَنْهُ اَبَدًا وَفَقْرًا لَا يَنَالُ غِنَاهُ اَبَدًا وَاَمَلًا لَا يَنَالُ مُنَاهُ اَبَدًا۔

يَا ابْنَ اٰدَمَ كُلَّ يَوْمٍ يَنْقُصُ مِنْ عُمُرِكَ وَاَنْتَ لَا تَدْرِیْ وَيَاْتِیْ كُلَّ يَوْمٍ رِزْقُكَ مِنْ عِنْدِیْ وَاَنْتَ لَا تَحْمَدُ۔ فَلَا بِالْقَلِيْلِ تَقْنَعُ وَلَا بِالْكَثِيْرِ تَشْبَعُ۔

يَا ابْنَ اٰدَمَ مَا مِنْ يَوْمٍ جَدِيْدٍ اِلَّا وَيَاْتِيْكَ مِنْ عِنْدِیْ رِزْقٌ جَدِيْدٌ وَمَا مِنْ لَيْلَةٍ اِلَّا وَيَاْتِيْنِیْ مَلٰٓئِكَتِیْ مِنْ عِنْدِكَ بِعَمَلٍ قَبِيْحٍ۔ تَاْكُلُ رِزْقِیْ وَتَعْصِيْنِیْ وَاَنْتَ تَدْعُوْنِیْ فَاَسْتَجِيْبُ لَكَ۔

علم کے لئے کیوں پریشان ہے۔

فرزند آدمؑ! تو نے ساری زندگی تو دنیا طلب کرنے میں گذار دی تو اب آخرت طلب کرنے کا کام کب انجام دے گا۔

چوتھی سورت

فرزند آدمؑ! جو دنیا کا حریص ہو جائے گا وہ خدا سے دور تر ہو جائے گا اور دنیا میں پریشانی اور آخرت میں مشقت کے علاوہ کچھ نہ پا سکے گا اور پروردگار بھی اس کے دل پر ایسا رنج مسلّط کر دے گا جو کبھی ختم نہ ہوگا اور ایسی فقیری دیدے گا کہ کبھی بے نیازی حاصل نہ کر سکے، اور ایسی امید میں مبتلا ہو جائے گا جس کا مدعا کبھی حاصل نہ ہو سکے۔

فرزند آدمؑ! تیری عمر روزانہ کم ہوتی جا رہی ہے اور تجھے خبر بھی نہیں ہو رہی ہے اور تیرا رزق روزانہ آ رہا ہے اور تو شکر خدا بھی نہیں کر رہا ہے۔ نہ تو قلیل پر قناعت کرتا ہے اور نہ کثیر سے شکم سیر ہوتا ہے۔

فرزند آدمؑ! جب کوئی نیا دن آتا ہے تو تیرے پاس میری طرف سے نیا رزق بھی آجاتا ہے۔ مگر جب کوئی رات آتی ہے تو فرشتے تیری طرف تیری بُرائیوں کا دفتر لے کر آجاتے ہیں۔ تو میرا ہی رزق کھاتا ہے اور میری ہی نافرمانی کرتا ہے۔ مگر اس کے بعد بھی جب تو دعا کرتا ہے تو میں قبول کر لیتا ہوں۔

خَيْرِىْ اِلَيْكَ نَازِلٌ وَشَرُّكَ اِلَىَّ صَاعِدٌ۔ فَنِعْمَ الْمَوْلٰى اَنَا وَبِئْسَ الْعَبْدُ اَنْتَ تَسْئَلُنِىْ فَاُعْطِيْكَ وَاَسْتُرُ اِلَيْكَ سُوْءَ بَعْدَ قَبِيْحٍ۔

اَنَا اَسْتَحْيِ مِنْكَ وَاَنْتَ لَا تَسْتَحْيِ مِنِّىْ وَ وَتَنْسَانِىْ وَتَذْكُرُ غَيْرِىْ وَ تَخَافُ النَّاسَ وَتَامَنُ غَضَبِىْ۔

اَلسُّوْرَةُ الْخَامِسَةُ (پانچویں سورت)

يَابْنَ اٰدَمَ لَا تَكُنْ مِمَّنْ يَطْلُبُ التَّوْبَةَ بِطُوْلِ الْاَمَلِ وَيَرْجُوْ الْاٰخِرَةَ بِغَيْرِ عَمَلٍ۔ يَقُوْلُ قَوْلَ الزَّاهِدِيْنَ وَيَعْمَلُ عَمَلَ الْمُنَافِقِيْنَ۔ اِنْ اُعْطِىَ لَا يَقْنَعُ وَاِنْ مُنِعَ لَا يَصْبِرُ۔ يَاْمُرُ بِالْخَيْرِ وَلَا يَفْعَلُهُ وَيَنْهٰى عَنِ الشَّرِّ وَلَا يَنْتَهِىْ عَنْهُ۔ وَيُحِبُّ الصَّالِحِيْنَ وَلَيْسَ مِنْهُمْ۔ وَيُبْغِضُ الْمُنَافِقِيْنَ وَهُوَ مِنْهُمْ۔ يَابْنَ اٰدَمَ مَا مِنْ يَوْمٍ جَدِيْدٍ اِلَّا وَالْاَرْضُ تُخَاطِبُكَ وَتَقُوْلُ يَابْنَ اٰدَمَ تَمْشِىْ عَلٰى ظَهْرِىْ وَمَصِيْرُكَ فِىْ بَطْنِىْ وَتُذْنِبُ عَلٰى ظَهْرِىْ وَتُعَذَّبُ فِىْ بَطْنِىْ۔

میرا خیر تیری طرف آرہا ہے اور تیرا شر میری طرف آرہا ہے۔ دیکھ میں کیا بہترین مولا ہوں اور تو کتنا بدترین بندہ ہے۔ تو مجھ سے مانگتا ہے تو عطا کر دیتا ہوں اور پھر تیری بُرائیوں کو چھپاتا بھی رہتا ہوں۔

میں تیرے حالات سے شرماتا ہوں اور تو اپنے گناہوں سے نہیں شرماتا ہے۔ مجھے بھول جاتا ہے اور غیروں کو یاد رکھتا ہے۔ بندوں کے عتاب سے خوفزدہ رہتا ہے اور میرے غضب کی طرف سے اپنے کو بالکل مطمئن بنا لیا ہے۔

پانچویںؐ سورت

فرزند آدمؑ! ان لوگوں میں نہ ہو جا جو لمبی لمبی امیدوں کے ساتھ توبہ کے طلبگار ہیں اور بغیر عمل کے آخرت حاصل کر لینا چاہتے ہیں۔ دنیا میں باتیں زاہدوں جیسی کرتے ہیں اور کام منافقوں جیسا انجام دیتے ہیں۔ کچھ دے دیا جاتا ہے تو قناعت نہیں کرتے ہیں اور روک لیا جاتا ہے تو صبر نہیں کرتے ہیں۔ دوسروں کو نیکیوں کا حکم دیتے ہیں اور خود عمل نہیں کرتے ہیں اور بُرائیوں سے منع کرتے ہیں اور خود چھوڑتے نہیں ہیں۔ نیک بندوں سے محبت کرتے ہیں مگر خود نیک نہیں بنتے ہیں اور منافقین سے نفرت کا اظہار کرتے ہیں مگر خود بھی ویسے ہی ہیں۔

فرزند آدمؑ! جب کوئی نیا دن آتا ہے تو زمین تجھے آواز دیتی ہے کہ تو آج میری پشت پر چل رہا ہے، لیکن کل تجھے میرے شکم میں آنا ہے۔

يَا بْنَ اٰدَمَ اَنَا بَيْتُ الْوَحْدَةِ وَاَنَا بَيْتُ الْوَحْشَةِ وَاَنَا بَيْتُ الظُّلْمَةِ وَاَنَا بَيْتُ الْعَقَارِبِ وَالْحَيَّاتِ وَاَنَا بَيْتُ الْهَوَانِ فَاَعْمُرْنِیْ وَلَا تُخَرِّبْنِیْ۔

اَلسُّوْرَةُ السَّادِسَةُ (چھٹی سورت)

يَا بْنَ اٰدَمَ مَا خَلَقْتُكُمْ لِاَسْتَكْثِرَ بِكُمْ مِنْ قِلَّةٍ وَلَا لِاَسْتَاْنِسَ بِكُمْ مِنْ وَحْشَةٍ وَلَا لِاَسْتَعِيْنَ بِكُمْ عَلٰى اَمْرٍ عَجَزْتُ عَنْهُ وَلَا لِاَجْلِ مَنْفَعَةٍ وَلَا لِدَفْعِ مَضَرَّةٍ بَلْ خَلَقْتُكُمْ لِتَعْبُدُوْنِیْ طَوِيْلًا وَتَشْكُرُوْنِیْ كَثِيْرًا وَتُسَبِّحُوْنِیْ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا۔

وَلَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَاٰخِرَكُمْ وَحَيَّكُمْ وَمَيِّتَكُمْ وَصَغِيْرَكُمْ وَكَبِيْرَكُمْ وَحُرَّكُمْ وَعَبْدَكُمْ وَاِنْسَاكُمْ وَجِنَّكُمْ اِجْتَمَعْتُمْ عَلٰى طَاعَتِیْ لَمَا زَادَ ذَالِكَ فِیْ مُلْكِیْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ۔ وَلَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَاٰخِرَكُمْ وَحَيَّكُمْ وَمَيِّتَكُمْ وَصَغِيْرَكُمْ وَكَبِيْرَكُمْ وَحُرَّكُمْ وَعَبْدَكُمْ وَاِنْسَاكُمْ وَجِنَّكُمْ اِجْتَمَعْتُمْ عَلٰى مَعْصِيَتِیْ مَا نَقَصَ ذَالِكَ مِنْ مُلْكِیْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ۔

وَمَنْ جَاهَدَ فَاِنَّمَا يُجَاهِدُ لِنَفْسِهٖ اِنَّ اللّٰهَ غَنِیٌّ عَنِ الْعَالَمِيْنَ۔

فرزند آدمؑ ! یاد رکھنا، میں تنہائی کا گھر ہوں، میں وحشت کا گھر ہوں، میں تاریکیوں کا گھر ہوں، میں سانپوں اور بچھوؤں کا گھر ہوں، میں بڑی ذلّت کا گھر ہوں۔ لہٰذا مناسب ہے کہ مجھے آباد کر لے اور برباد نہ کر۔

چھٹی سورت

فرزند آدمؑ ! میں نے تجھے اس لئے نہیں بنایا ہے کہ اپنی قلّت کو کثرت میں تبدیل کر دوں یا اپنی وحشت کے لئے انس کا سامان فراہم کر لوں، یا کسی کام کے انجام دینے میں کمزور ہوں تو طاقت کا انتظام کر لوں، یا تجھ سے کوئی فائدہ حاصل کر لوں یا کسی خطرہ کا دفاع کر لوں۔ میں نے تجھے اس لئے پیدا کیا ہے کہ ہمیشہ میری عبادت کرتے رہنا اور صبح و شام میری پاکیزگی کی تسبیح پڑھتے رہنا۔

یاد رکھو! اگر تمھارے اول و آخر، زندہ و مُردہ، چھوٹے اور بڑے، آزاد اور غلام سب مل کر میری اطاعت کرنے لگیں تو میرے ملک میں ذرّہ برابر اضافہ نہیں ہوگا۔ اور اگر اول و آخر، زندہ و مُردہ، صغیر و کبیر، غلام و آزاد سب نافرمانی پر اُتر آئیں تو میری سلطنت میں ذرّہ برابر کمی نہیں ہوگی۔

جو شخص بھی کوشش کرتا ہے وہ اپنے ہی لئے کرتا ہے۔ خدا تمام عالمین سے مستغنی اور بے نیاز ہے۔

اَلسُّوْرَةُ السَّابِعَةُ (ساتویں سورت)

يَا عَبِيْدَ الدَّنَانِيْرِ وَالدَّرَاهِمِ اِنِّيْ مَا خَلَقْتُ لَكُمُ الدَّرَاهِمَ وَالدَّنَانِيْرَ اِلَّا لِتَاْكُلُوْا بِهَا رِزْقِيْ وَتَلْبِسُوْا بِهَا ثِيَابِيْ وَتُنْفِقُوْا بِهَا فِيْ سَبِيْلِيْ فَاَخَذْتُمْ كِتَابِيْ فَجَعَلْتُمُوْهُ تَحْتَ اَقْدَامِكُمْ وَاَخَذْتُمُ الدُّنْيَا فَجَعَلْتُمُوْهُ فَوْقَ رُؤُسِكُمْ وَرَفَعْتُمْ بُيُوْتَكُمْ وَخَفَضْتُمْ بُيُوْتِيْ وَاٰنَسْتُمْ بُيُوْتَكُمْ وَاَوْحَشْتُمْ بُيُوْتِيْ فَلَا اَنْتُمْ عَبِيْدُ اَحْرَارٌ اَبْرَارٌ۔

يَا عَبِيْدَ الدُّنْيَا اِنَّمَا مَثَلُكُمْ كَالْقُبُوْرِ الْمُجَصَّصَةِ يُرٰى ظَاهِرُهَا مَلِيْحًا وَبَاطِنُهَا قَبِيْحًا۔

يَا ابْنَ اٰدَمَ كَمَا لَا يُغْنِي الْمِصْبَاحُ فَوْقَ الْبَيْتِ عَنِ الظُّلْمَةِ الدَّاخِلَةِ عَلَيْهَا كَذَالِكَ لَا يُغْنِيْ كَلَامُكُمُ الطَّيِّبُ مَعَ اَفْعَالِكُمُ الرَّدِيَّةِ۔

يَا ابْنَ اٰدَمَ اَخْلِصْ عَمَلَكَ وَلَا تَسْئَلْنِيْ فَاِنِّيْ اُعْطِيْكَ اَكْثَرَ مِمَّا يَطْلُبُ السَّائِلُوْنَ۔

اَلسُّوْرَةُ الثَّامِنَةُ (آٹھویں سورت)

يَا ابْنَ اٰدَمَ اِنِّيْ لَمْ اَخْلُقْكُمْ عَبَثًا وَلَا جَعَلْتُكُمْ سُدًى

ساتویں سورت

اے درہم و دینار کے بندو! میں نے درہم و دینار کو صرف اس لئے پیدا کیا تھا کہ اس کے ذریعہ میرا رزق کھا سکو۔ میرے لباس پہن سکو، اور میری راہ میں خرچ کر سکو۔ مگر تم نے میری کتاب کو اپنے قدموں کے نیچے ڈال دیا اور دنیا کو اپنے سروں پر اٹھا لیا۔ اپنے واسطے اونچے اونچے گھر بنائے اور میرے گھر کو پست بنا دیا۔ اپنے گھروں سے مانوس ہو، اور میرے گھروں سے گھبراتے ہو۔ تم واقعًا نیک کردار اور آزاد بندے نہیں ہو۔

اے دنیا کے بندو! تمھاری مثال ان پختہ قبروں جیسی ہے جو باہر سے خوبصورت دکھائی دیتی ہے، لیکن اندر کا معاملہ بہت بُرا ہے۔

فرزند آدمؑ! جس طرح گھر کے اوپر جلنے والا چراغ اندر کو روشن نہیں کر سکتا ہے اسی طرح تمھاری بہترین گفتگو بُرے کردار کیساتھ تمھارے کام نہیں آسکتی ہے۔

فرزند آدمؑ! اپنے عمل کو خالص بنا لے اور پھر مجھ سے سوال بھی نہ کر۔ میں تجھے سوال کرنے والوں سے زیادہ ہی عطا کر دوں گا۔

آٹھویں سورت

فرزند آدمؑ! میں نے تجھے بیکار نہیں پیدا کیا ہے اور نہ مہمل چھوڑ دیا ہے،

وَلَا اَنَا بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ وَاِنَّكُمْ لَنْ تَنَالُوْا مَا عِنْدِیْ اِلَّا بِالصَّبْرِ عَلٰی مَا تَکْرَھُوْنَ فِیْ طَلَبِ رِضَائِیْ۔ وَالصَّبْرُ عَلٰی طَاعَتِیْ اَیْسَرُ عَلَیْکُمْ مِنَ الصَّبْرِ عَلٰی حَرِّ النَّارِ۔ وَعَذَابُ الدُّنْیَا اَیْسَرُ عَلَیْکُمْ مِنْ عَذَابِ الْاٰخِرَۃِ۔

یَابْنَ اٰدَمَ کُلُّکُمْ ضَالٌّ اِلَّا مَنْ ھَدَیْتُہٗ وَکُلُّکُمْ مَرِیْضٌ اِلَّا مَنْ شَفَیْتُہٗ وَکُلُّکُمْ فَقِیْرٌ اِلَّا مَنْ اَغْنَیْتُہٗ وَکُلُّکُمْ ھَالِکٌ اِلَّا مَنْ اَنْجَیْتُہٗ وَکُلُّکُمْ مُسِیْئٌ اِلَّا مَنْ عَصَمْتُہٗ فَتُوْبُوْا اِلَیَّ اَرْحَمْکُمْ وَلَا تَھْتِکُوْا اَسْتَارَکُمْ عِنْدَ مَنْ لَا یَخْفٰی عَلَیْہِ اَسْرَارُکُمْ۔

اَلسُّوْرَۃُ التَّاسِعَۃُ (نویں سورت)

یَابْنَ اٰدَمَ لَا تَلْعَنُوا الْمَخْلُوْقِیْنَ فَتَرْجِعُ اللَّعْنَۃُ عَلَیْکُمْ۔

یَابْنَ اٰدَمَ اسْتَقَامَتْ سَمٰوَاتِیْ فِی الْھَوَاءِ بِلَا عَمَدٍ بِاسْمٍ

اور نہ تیرے عمل سے غافل ہوں۔ تو میرے اجر و ثواب کو اس وقت تک حاصل نہیں کر سکتا ہے، جب تک میری رضا کی تلاش میں ناخوشگوار حالات پر صبر نہ کر لے۔ کہ میری اطاعت کی راہ میں زحمتیں برداشت کر لینا جہنم کی آگ کو برداشت کرنے سے آسان تر ہے اور دنیا کا عذاب آخرت کے عذاب سے بہت کمتر ہے۔

فرزند آدمؑ! تم سب بھٹکے ہوئے ہو جب تک میں ہدایت نہ دیدوں۔ اور سب مریض ہو جب تک میں شفا نہ دیدوں۔ اور سب فقیر ہو جب تک میں غنی نہ بنا دوں۔ اور سب ہلاک ہونے والے ہو، جب تک میں نجات نہ دیدوں۔ اور سب بُرائیوں کی زد پر ہو جب تک میں محفوظ نہ بنا دوں۔ لہٰذا موقع غنیمت ہے میری بارگاہ میں توبہ کرو تاکہ میں مہربانی کروں اور کم سے اس کے سامنے تو اپنے پردۂ شرم و حیا کو چاک نہ کرو جس پر کوئی راز پوشیدہ نہیں ہے۔!

نویں سورت

فرزند آدمؑ! لوگوں کو بُرا بھلا نہ کہو کہ یہ لعنت پلٹ کر تمھاری طرف آجائے۔

فرزند آدمؑ! میرے ایک نام کے سہارے فضاؤں میں آسمان ٹھہر گئے

مِنْ اَسْمَآئِیْ وَلَا تَسْتَقِیْمُ قُلُوْبُکُمْ بِاَلْفِ مَوْعِظَةٍ مِنْ کِتَابِیْ ۔
یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ کَمَا لَا یَلِیْنُ الْحَجَرُ فِی الْمَآءِ کَذٰلِكَ لَا تُفِیْدُ الْمَوْعِظَةُ فِی الْقُلُوْبِ الْقَاسِیَةِ ۔
یَا ابْنَ اٰدَمَ کَیْفَ لَا تَجْتَنِبُوْنَ الْحَرَامَ وَلَا اکْتِسَابَ الْاٰثَامِ وَلَا تَخَافُوْنَ النِّیْرَانَ وَلَا تَتَّقُوْنَ غَضَبَ الرَّحْمٰنِ ۔
فَلَوْلَا مَشَائِخُ رُکَّعٌ وَاَطْفَالٌ رُضَّعٌ وَبَهَائِمُ رُتَّعٌ وَشَبَابٌ خُشَّعٌ لَجَعَلْتُ السَّمَآءَ فَوْقَکُمْ وَالْاَرْضَ صُفْرًا وَالتُّرَابَ جَمَادًا وَلَا اَنْزَلْتُ عَلَیْکُمْ مِنَ السَّمَآءِ قَطْرَةً وَلَا اَنْبَتُّ لَکُمْ مِنَ الْاَرْضِ حَبَّةً وَاَصْبَبْتُ عَلَیْکُمُ الْعَذَابَ صَبًّا ۔

اَلسُّوْرَةُ الْعَاشِرَةُ (دسویں سورت)

یَا ابْنَ اٰدَمَ قَدْ جَآءَکُمُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّکُمْ فَمَنْ شَآءَ فَلْیُؤْمِنْ وَمَنْ شَآءَ فَلْیَکْفُرْ وَاَنْتُمْ لَا تُحْسِنُوْنَ اِلَّا بِمَنْ اَحْسَنَ اِلَیْکُمْ وَلَا تَصِلُوْنَ اِلَّا لِمَنْ وَصَلَکُمْ وَلَا تُکَلِّمُوْنَ اِلَّا لِمَنْ کَلَّمَکُمْ وَلَا تُطْعِمُوْنَ اِلَّا لِمَنْ اَطْعَمَکُمْ وَلَا تُنْصِفُوْنَ اِلَّا لِمَنْ اَنْصَفَکُمْ

مگر میرے کتاب کے ہزار مو عظوں کے بعد بھی تمھارے دل سیدھے نہ ہو سکے۔

ایہا الناس! جس طرح پتھر پانی میں رہ کر نرم نہیں ہو جاتا ہے اسی طرح وعظ و نصیحت بھی سنگدل انسانوں پر اثر انداز نہیں ہوتا ہے۔

فرزند آدمؑ! آخر تم حرام اور گناہ سے پرہیز کیوں نہیں کرتے ہو؟ تمھیں جہنم کی آگ اور خدائے رحمٰن کے غضب کا خوف کیوں نہیں ہے۔؟

یاد رکھو! اگر رکوع کرنے والے بوڑھے، دودھ پیتے بچے، صحراؤں میں چرنے والے جانور اور خوفِ خدا رکھنے والے نوجوان نہ ہوتے تو میں تمھارے سروں پر آسمان کو لوہا اور تمھارے نیچے زمین کو پیتل اور خاک کو پتھر بنا دیتا کہ نہ آسمان سے ایک قطرہ پانی برستا اور نہ زمین سے ایک دانہ پیدا ہوتا اور میں تمھارے سروں پر عذاب کو انڈیل دیتا۔

دسویں سورت

فرزند آدمؑ! تمھارے پاس پروردگار کی طرف سے حق آچکا ہے۔

اب جس کا جی چاہے ایمان لے آئے اور جس کا جی چاہے کافر ہو جائے۔

جب تم اس کے ساتھ نیکی کرتے ہو جو تمھارے ساتھ نیکی کرتا ہے اور اسی سے تعلقات رکھتے ہو جو تمھارے ساتھ تعلقات رکھتا ہے، اور اسی سے بات چیت کرتے ہو جو تم سے ہمکلام ہوتا ہے اور اسی کو کھلاتے ہو جو تم کو کھلاتا ہے،

وَلَا تُكْرِمُوْنَ اِلَّا لِمَنْ اَكْرَمَكُمْ فَلَيْسَ لِاَحَدٍ عَلٰى اَحَدٍ فَضْلٌ۔

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ الَّذِيْنَ يُحْسِنُوْنَ اِلٰى مَنْ اَسَآءَ اِلَيْهِمْ وَيَصِلُوْنَ اِلٰى مَنْ قَطَعَهُمْ وَيُعْطُوْنَ اِلٰى مَنْ حَرَمَهُمْ وَيُنْصِفُوْنَ مَنْ خَانَهُمْ وَيُكَلِّمُوْنَ اِلٰى مَنْ هَاجَرَ مِنْهُمْ وَيُكْرِمُوْنَ مَنْ اَهَانَهُمْ۔

اَلسُّوْرَةُ الْحَادِيَةُ عَشَرَ (گیارہویں سورت)

يَآ اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَا الدُّنْيَا دَارُ مَنْ لَا دَارَ لَهٗ وَ مَالُ مَنْ لَا مَالَ لَهٗ وَبِهَا يَجْمَعُ مَنْ لَا عَقْلَ لَهٗ وَبِهَا يَفْرَحُ مَنْ لَا يَقِيْنَ لَهٗ وَ عَلَيْهَا يَحْرِصُ مَنْ لَا تَوَكُّلَ لَهٗ وَيَطْلُبُ شَهَوَاتِهَا مَنْ لَا مَعْرِفَةَ لَهٗ۔

فَمَنْ اَخَذَ نِعْمَةً زَائِلَةً وَحَيٰوةً مُنْقَطِعَةً وَشَهْوَةً فَانِيَةً ظَلَمَ نَفْسَهٗ وَعَصٰى رَبَّهٗ وَ نَسِىَ

اور اسی کے ساتھ انصاف کرتے ہو جو تمھارے ساتھ انصاف کرتا ہے، اور اسی کا احترام کرتے ہو جو تمھارا احترام کرتا ہے۔ تو ایک دوسرے کا فضل ہی کیا ہے۔؟

واقعی خدا اور رسولؐ پر ایمان رکھنے والے تو وہ ہیں جو برائی کرنے والوں کے ساتھ احسان کرتے ہیں اور قطع تعلق کر لینے والوں کے ساتھ بھی تعلقات برقرار رکھتے ہیں اور محروم کر دینے والوں کو بھی عطا کرتے ہیں اور خیانت کرنے والوں کے ساتھ بھی انصاف کرتے ہیں اور بول چال بند کر دینے والوں کے ساتھ بھی بات چیت جاری رکھتے ہیں اور توہین کرنے والوں کا بھی احترام کرتے ہیں۔

گیارہویں سورت

لوگو! یہ دنیا ان کا گھر ہے جن کا کوئی گھر نہیں ہے اور ان کا مال ہے جن کا کوئی مال نہیں ہے۔ یہاں وہ شخص مال جمع کرتا ہے جس کے پاس عقل نہیں ہے۔ اور وہ شخص اکڑتا ہے جسے آخرت کا یقین نہیں ہے، اور وہ شخص لالچ کرتا ہے جسے خدا پر بھروسہ نہیں ہے، اور اس کے خواہشات کو وہ شخص طلب کرتا ہے جس کے پاس معرفت نہیں ہے۔

(یاد رکھو!) جس شخص نے اس زوال پذیر نعمت، اس چند روزہ زندگی اور اس دار فانی کی خواہش کو اپنا لیا اس نے اپنے نفس پر ظلم کیا، اپنے پروردگار

اٰخِرَتَهٗ وَغَرَّتَهٗ حَيَاتُهٗ ۔

اَلسُّوْرَةُ الثَّانِيَةُ عَشَرَ (بارہویں سورت)

يَا بْنَ اٰدَمَ اُذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمُ الخ كَمَا لَا تَهْتَدُوْنَ السَّبِيْلَ اِلَّا بِالدَّلِيْلِ فَكَذَالِكَ لَا تَهْتَدُوْنَ طَرِيْقَ الْجَنَّةِ اِلَّا بِالْعِلْمِ وَكَمَا لَا تَجْتَمِعُوْنَ الْمَالَ اِلَّا بِالتَّعَبِ فَكَذَالِكَ لَا تَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ اِلَّا بِالصَّبْرِ عَلَى الْعِبَادَةِ فَتَقَرَّبُوْا بِالنَّوَافِلِ وَاطْلُبُوْا رِضَآئِيْ بِرِضَاءِ الْمَسَاكِيْنِ فَاِنَّ رِضَآئِيْ لَا يُفَارِقُهُمْ طَرْفَةَ عَيْنٍ اَبَدًا ۔

وَارْغَبُوْا فِيْ مُجَالَسَتِكُمُ الْعُلَمَاءَ فَاِنَّ رَحْمَتِيْ لَا تُفَارِقُهُمْ طَرْفَةَ عَيْنٍ اَبَدًا ۔

يَا مُوْسٰى اِسْمَعْ مَا اَقُوْلُ وَالْحَقُّ مَا اَقُوْلُ اِنَّهٗ مَنْ تَكَبَّرَ عَلٰى مِسْكِيْنٍ حَشَرْتُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى صُوْرَةِ ذَرَّةٍ تَحْتَ اَقْدَامِ النَّاسِ وَمَنْ تَعَرَّضَ بِهَتْكِ سِتْرِ مُسْلِمٍ اَهْتِكُ سِتْرَهٗ سَبْعِيْنَ مَرَّةٍ وَمَنْ تَوَاضَعَ لِعَالِمٍ اَوْ وَالِدَيْهِ رَفَعْتُهٗ فِي الدَّارَيْنِ وَمَنْ

کی نافرمانی کی، اپنی آخرت کو بھول گیا اور اسے دنیا کی زندگی نے دھوکہ دیدیا۔

بارہویں سورت

فرزند آدمؑ! ہماری نعمتوں کو یاد کرو، جو ہم نے تمھیں عنایت کی ہیں۔ اور یاد رکھو کہ جس طرح بغیر رہنما کے راستہ نہیں پا سکتے ہو، اسی طرح بغیر علم کے جنّت کا راستہ نہیں مل سکتا ہے۔ اور جس طرح بغیر زحمت کے مال جمع نہیں کر سکتے ہو، اُسی طرح عبادت کی مشقت برداشت کئے بغیر جنّت میں داخل نہیں ہو سکتے ہو۔ لہٰذا مستحب نمازوں کے ذریعہ قرب خدا حاصل کرو اور غریب بندوں کو خوش کر کے میری رضا تلاش کرو کہ میری رضا میرے مسکین بندوں کی رضا سے ایک لمحہ کے لئے جُدا نہیں ہو سکتی ہے۔

علماء کی محفل میں حاضری کی رغبت پیدا کرو کہ میری رحمت ایک لمحہ کو بھی ان سے جُدا نہیں ہوتی ہے۔

موسیٰ! میری بات کو غور سے سنو کہ میری بات ہمیشہ حرف حق ہوتی ہے۔ یاد رکھو جو شخص بھی کسی مسکین کے سامنے غرور کا مظاہرہ کرے گا میں اسے روز قیامت ایک ذرّہ کی شکل میں محشور کروں گا جو ہر ایک کے قدموں کے نیچے ہوگا۔ اور جو کوئی بندۂ مسلم کی ایک مرتبہ ہتک حرمت کرے گا، میں ۷۰ مرتبہ اسے ذلیل کروں گا۔ اور جو کسی عالم یا اپنے والدین کے سامنے تواضع سے پیش آئے گا اسے دنیا و آخرت

اَهَانَ مُوْمِنًا مُسْلِمًا لِفَقْرِهٖ فَقَدْ بَارَزَنِیْ فِی الْمُحَارَبَةِ وَمَنْ اَحَبَّ مُوْمِنًا مِنْ اَجْلِیْ صَافَحَتْهُ الْمَلَائِکَةُ فِی الدَّارَیْنِ فِی الدُّنْیَا سِرًّا وَفِی الْاٰخِرَةِ جَهْرًا۔

اَلسُّوْرَةُ الثَّالِثَةُ عَشَرَ (تیرہویں سورت)

یَابْنَ اٰدَمَ اَطِیْعُوْنِیْ بِقَدْرِ حَوَائِجِکُمُ اِلَیَّ وَاعْصَوْنِیْ بِقَدْرِ صَبْرِکُمْ عَلَی النَّارِ وَتَزَوَّدُوْا مِنَ الدُّنْیَا بِقَدْرِ مَسْکَنِکُمْ فِیْهَا وَلَاتَنْظُرُوْا اِلٰی اٰجَالِکُمُ الْمُتَأَخِّرَةِ وَاَرْزَاقِکُمُ الْحَاضِرَةِ وَذُنُوْبِکُمُ الْمَسْتُوْرَةِ۔

وَکُلُّ شَیْئٍ هَالِکٌ اِلَّا وَجْهِیْ وَلَوْخِفْتُمْ مِنَ النَّارِ کَمَا خِفْتُمْ مِنَ الْفَقْرِ لَاَغْنَیْتُکُمْ مِنْ حَیْثُ لَاتَحْتَسِبُوْنَ وَلَوْرَغِبْتُمْ فِی الْجَنَّةِ کَمَا رَغِبْتُمْ فِی الدُّنْیَا لَاَسْعَدْتُکُمْ فِی الدَّارَیْنِ۔

وَلَاتُمِیْتُوْا قُلُوْبَکُمْ بِحُبِّ الدُّنْیَا فَزَوَالُهَا قَرِیْبٌ۔

میں سربلند کر دوں گا۔ اور جو کسی مومنِ مسلم کی غربت کی بنا پر توہین کرے گا وہ گویا مجھ سے اعلانِ جنگ کرے گا۔ اور جو کسی مومن سے میری خاطر محبّت کرے گا، اس سے دنیا میں باطنی طور پر اور آخرت میں علی الاعلان میرے ملائکہ مصافحہ کریں گے۔

تیرہویں^١٣ صورت

فرزندِ آدمؑ! جس قدر مجھ سے حاجتیں رکھتے ہو، اسی قدر میری اطاعت کرو، اور جس قدر جہنم کی آگ برداشت کر سکتے ہو اسی قدر میری نافرمانی کرو۔ اور جس قدر آخرت میں رہنا ہے اسی قدر سامان اس دنیا سے لے کر چلو۔ اپنی اس موت پر نظر نہ کرو جو دیر میں آنے والی ہے، نہ اس رزق کو دیکھو جو سامنے موجود ہے، اور نہ ان گناہوں کو دیکھو جو لوگوں کی نگاہوں سے مخفی ہیں۔

میرے علاوہ ہر شئے فنا ہونے والی ہے۔ اگر تم جہنم سے اتنا ہی ڈرتے جتنا فقیری سے ڈرتے ہو، تو میں تمھیں اس طرح غنی بنا دیتا جس کا تمھیں خیال بھی نہ ہوتا اور اگر تمھارے اندر جنّت کی اتنی ہی رغبت ہوتی جتنی دنیا کی ہے، تو میں تمھیں دنیا و آخرت دونوں میں نیک بخت بنا دیتا۔

دیکھو دنیا کی محبت پیدا کر کے اپنے دلوں کو مُردہ نہ بناؤ کہ یہ عنقریب فنا ہو جانے والی ہے۔!

اَلسُّوْرَةُ الرَّابِعَةُ عَشَرَ (چودہویں سورت)

يَا ابْنَ اٰدَمَ كَمْ مِنْ سِرَاجٍ اَطْفَأَتْهُ الرِّيْحُ وَكَمْ مِنْ عَابِدٍ اَفْسَدَهُ الْعُجْبُ وَكَمْ مِنْ فَقِيْرٍ اَفْسَدَهُ الْفَقْرُ وَكَمْ مِنْ غَنِيٍّ اَفْسَدَهُ الْغِنٰى وَكَمْ مِنْ صَحِيْحٍ اَفْسَدَهُ الْعَافِيَةُ وَكَمْ مِنْ عَالِمٍ اَفْسَدَهُ الْعِلْمُ۔

يَا ابْنَ اٰدَمَ زَارِعُوْنِيْ وَرَابِحُوْنِيْ وَاسْئَلُوْنِيْ وَعَامِلُوْنِيْ فَاِنَّ رِبْحَكُمْ عِنْدِيْ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ۔

وَلَا تَنْفَدُ خَزَآئِنِيْ وَلَا يَنْقُصُ مُلْكِيْ وَاَنَا الْوَهَّابُ۔

يَا ابْنَ اٰدَمَ دِيْنُكَ لَحْمُكَ وَدَمُكَ فَاِنْ صَلَحَ دِيْنُكَ صَلَحَ لَحْمُكَ وَدَمُكَ وَاِنْ فَسَدَ دِيْنُكَ فَسَدَ لَحْمُكَ وَدَمُكَ۔

فَلَا تَكُنْ كَالْمِصْبَاحِ يُضِيْءُ لِلنَّاسِ وَيُحْرِقُ نَفْسَهٗ بِالنَّارِ وَاَخْرِجْ حُبَّ الدُّنْيَا عَنْ قَلْبِكَ فَاِنِّيْ لَا اَجْمَعُ حُبِّيْ وَحُبَّ الدُّنْيَا فِيْ قَلْبٍ وَاحِدٍ اَبَدًا كَمَا

چودہویں سورت

فرزند آدمؑ! کتنے ہی چراغ ایسے ہیں جنہیں ہواؤں نے بجھادیا، اور کتنے ہی عبادت گذار ایسے ہیں جن کی عبادتوں کو خود پسندی نے برباد کردیا، اور کتنے ہی فقیر ایسے ہیں جنہیں فقیری نے تباہ کردیا، اور کتنے ہی غنی ایسے ہیں جنہیں مالداری نے برباد کردیا، کتنے ہی صحتمند ہیں جنہیں صحت وعافیت نے فاسد بنادیا، اور کتنے ہی عالم ہیں جنہیں علم نے تباہ کردیا۔

لہذا ہمارے ساتھ زراعت کرو اور فائدہ حاصل کرو۔ ہم سے سوال کرو اور ہمیں سے معاملہ کرو۔ تمھارے لئے ہمارے پاس وہ فائدہ ہے جو نہ کسی آنکھ نے دیکھا ہے، نہ کسی کان نے سُنا ہے، اور نہ کسی کے خیال میں گذرا ہے۔

میرے خزانے ختم ہونے والے نہیں ہیں اور میرا ملک کم ہونے والا نہیں ہے۔ میں ہی سب کو عطا کرنے والا ہوں۔

فرزند آدمؑ! تمھارا دین ہی تمھارا گوشت اور خون ہے۔ لہٰذا اگر دین صحیح ہے تو گوشت اور خون بھی صالح ہے، اور اگر دین فاسد ہے تو گوشت اور خون بھی فاسد ہے۔

خبردار! اس چراغ کے مانند نہ ہوجاؤ جو دوسروں کو روشنی دیتا ہے اور خود اپنے کو جلالیتا ہے۔ اپنے دلوں سے دنیا کی محبت کو نکال دو کہ میری اور اسکی محبت ایک دل میں جمع نہیں ہوسکتی ہے جس طرح پانی اور آگ کا ایک برتن میں اجتماع

لَا يَجْتَمِعُ الْمَاءُ وَالنَّارُ فِيْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ۔

وَارْفَقْ بِنَفْسِكَ فِيْ جَمْعِ الرِّزْقِ فَإِنَّ الرِّزْقَ مَقْسُوْمٌ وَالْحَرِيْصَ مَحْرُوْمٌ وَالْبَخِيْلَ مَذْمُوْمٌ وَالنِّعْمَةَ لَا تَدُوْمُ وَالْاَجَلَ مَعْلُوْمٌ۔

وَخَيْرُ الْحِكْمَةِ خَشْيَةُ اللّٰهِ تَعَالٰى وَخَيْرُ الْغِنٰى الْقَنَاعَةُ وَخَيْرُ الزَّادِ التَّقْوٰى وَشَرُّ صَلَاحِكُمُ الْكِذْبُ وَشَرُّ نَصِيْحَتِكُمُ النَّمِيْمَةُ وَمَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ۔

اَلسُّوْرَةُ الْخَامِسَةَ عَشَرَ (پندرہویں سورت)

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ وَلِمَ تَنْهَوْنَ عَمَّا لَا تَنْتَهُوْنَ وَلِمَ تَاْمُرُوْنَ بِمَا لَا تَعْمَلُوْنَ وَلِمَ تَجْمَعُوْنَ مَا لَا تَاْكُلُوْنَ وَلِمَ التَّوْبَةَ يَوْمًا بَعْدَ يَوْمٍ تُؤَخِّرُوْنَ وَبِعَامٍ بَعْدَ عَامٍ تَنْتَظِرُوْنَ۔

أَلَكُمْ مِنَ الْمَوْتِ اَمَانٌ اَمْ بِاَيْدِيْكُمْ بَرَاءَةٌ مِّنَ النِّيْرَانِ اَمْ تَحَقَّقْتُمُ الْفَوْزَ بِالْجِنَانِ ءَاَنْظَرَتْكُمُ النِّعْمَةُ وَغَرَّكُمْ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى طُوْلُ الْاٰمَالِ۔

محال ہے۔

روزی جمع کرنے میں اپنے حال پر رحم کرو کہ روزی پہلے سے معین ہے، اور لالچی آدمی ہمیشہ محروم رہتا ہے۔ بخیل قابل مذمت ہوتا ہے، اور نعمت بہرحال رہنے والی نہیں ہے اور پھر مدت حیات بھی معین ہے۔

بہترین حکمت خوفِ خدا ہے، اور بہترین مالداری قناعت ہے۔ بہترین زادِ راہ تقویٰ ہے اور بدترین سامان جھوٹ ہے اور بدترین اخلاص چغلخوری ہے۔ اور اللہ اپنے بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں ہے۔

۱۵ پندرہویں سورت

ایمان والو! وہ کیوں کہتے ہو جو کرتے نہیں ہو، اور اس سے لوگوں کو کیوں روکتے ہو جس سے خود پرہیز نہیں کرتے ہو، اور اس بات کا کیوں حکم دیتے ہو جس پر خود عمل نہیں کرتے ہو۔ اس مال کو کیوں جمع کر رہے ہو جس کو کھانے والے نہیں ہو، اور توبہ کو روزانہ کیوں ٹال رہے ہو، اور ہر سال کے بعد ایک نئے سال کا انتظار کیوں کر رہے ہو۔؟

کیا تمھیں موت سے امان مل گئی ہے، یا تمھارے ہاتھ میں جہنم سے برائت کا پروانہ آگیا ہے، یا تمھارا جنّت میں داخلہ یقینی ہو گیا ہے، یا تمھیں نعمتوں نے مہلت دے دی ہے اور لمبی لمبی امیدوں نے دھوکہ میں ڈال دیا ہے۔

فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الصِّحَّةُ وَالسَّلَامَةُ فَإِنَّ اَيَّامَكُمْ مَعْلُوْمَةٌ وَاَنْفَاسَكُمْ مَعْدُوْدَةٌ وَسَرَائِرَكُمْ مَكْشُوْفَةٌ وَاَسْتَارَكُمْ مَهْتُوْكَةٌ۔

فَاتَّقُوا اللّٰهَ يَآ اُولِى الْاَلْبَابِ وَقَدِّمُوْا مَا فِىْ اَيْدِيْكُمْ لِمَا بَيْنَ اَيْدِيْكُمْ يَابْنَ اٰدَمَ تَقَدَّمْ عَلٰى عَمَلِكَ فَاِنَّكَ فِىْ هَدْمِ عُمْرِكَ وَمِنْ يَوْمٍ خَرَجْتَ مِنْ بَطْنِ اُمِّكَ تَدْنُوْ فِىْ كُلِّ يَوْمٍ قَبْرَكَ۔

فَلَا تَكُنْ كَالْخَشَبِ الَّذِىْ يُحْرِقُ نَفْسَهٗ بِالنَّارِ لِغَيْرِهٖ۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ حَقًّا حَقًّا مُحَمَّدٌ عَبْدِىْ وَرَسُوْلِىْ۔

اَلسُّوْرَةُ السَّادِسَةُ عَشَرَ (سولہویں سورت)

يَا ابْنَ اٰدَمَ اَنَا حَيٌّ لَا اَمُوْتُ اِعْمَلْ بِمَا اَمَرْتُكَ وَانْتَهِ عَمَّا نَهَيْتُكَ حَتّٰى اَجْعَلَكَ حَيًّا لَا تَمُوْتُ۔

يَابْنَ اٰدَمَ اَنَا مَلِكٌ لَا اَزُوْلُ اِذَا قُلْتُ لِشَيْءٍ كُنْ فَيَكُوْنُ اَطِعْنِىْ فِيْمَا اَمَرْتُكَ وَانْتَهِ عَمَّا نَهَيْتُكَ حَتّٰى تَقُوْلَ لِشَيْءٍ كُنْ فَيَكُوْنُ۔

يَابْنَ اٰدَمَ اِذَا كَانَ قَوْلُكَ مَلِيْحًا وَعَمَلُكَ قَبِيْحًا فَاَنْتَ

خبردار! تمھیں صحت اور سلامتی دھوکہ میں نہ رکھے کہ تمھاری مدتِ حیات معلوم ہے، اور تمھاری سانسیں گنی ہوئی ہیں اور تمھارے راز مالک پر کھُلے ہوئے ہیں اور تمھارے پردے اس کے سامنے اُٹھے ہوئے ہیں۔

عقل والو! اللہ سے ڈرو، اور اپنے ہاتھ کی کمائی کو اپنے مستقبل کے لئے آگے بڑھادو کہ تمھاری عمر کی عمارت گرتی جارہی ہے اور پیدائش کے وقت سے آجتک کا ہر دن تمھیں موت سے قریب تر بنارہا ہے۔

اس لکڑی جیسے نہ ہوجاؤ جو دوسروں کی خاطر اپنے کو جلالیتی ہے۔

میرے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں ہے اور محمدؐ میرے بندہ اور رسول ہیں۔

سولہویں سورت

فرزند آدمؑ! میں وہ زندہ ہوں جسے موت نہیں ہے۔ تم میرے احکام پر عمل کروگے اور جس چیز سے منع کردوں گا اس سے پرہیز کروگے تو تمھیں بھی وہ زندہ بنادوں گا جسے موت نہ ہوگی۔

فرزند آدمؑ! میں وہ سلطان ہوں جس کے ملک کو زوال نہیں ہے، اور جس چیز کو کہہ دیتا ہوں وہ ہوجاتی ہے۔ تم بھی میرے امر و نہی کی پابندی کرو تاکہ جس چیز سے کہہ دو کہ ہوجائے وہ ہوجائے۔

فرزند آدمؑ! اگر تمھاری باتیں چاشنی والی اور تمھارا عمل قبیح ہے تو تم منافقین

رَاسُ الْمُنَافِقِيْنَ وَاِنْ كَانَ ظَاهِرُكَ مَلِيْحًا وَبَاطِنُكَ قَبِيْحًا فَاَنْتَ اَهْلَكُ الْهَالِكِيْنَ۔

يَا ابْنَ اٰدَمَ لَا يَدْخُلُ جَنَّتِيْ اِلَّا مَنْ تَوَاضَعَ لِعَظَمَتِيْ وَقَطَعَ نَهَارَهُ بِذِكْرِيْ وَكَفَّ نَفْسَهُ عَنِ الشَّهَوَاتِ مِنْ اَجْلِيْ وَيُوَاخِي الْغَرِيْبَ وَيُوَاسِي الْفَقِيْرَ وَيَرْحَمُ الْمُصَابَ وَيُكْرِمُ الْيَتِيْمَ وَيَكُوْنُ لَهُ كَالْاَبِ الرَّحِيْمِ وَلِلْاَرَامِلِ كَالزَّوْجِ الشَّفِيْقِ۔

فَمَنْ كَانَ هٰذِهٖ صِفَتُهُ يَكُوْنُ اِنْ دَعَانِيْ لَبَّيْتُهُ وَاِنْ سَئَلَنِيْ اَعْطَيْتُهُ۔

اَلسُّوْرَةُ السَّابِعَةَ عَشَرَ (سترہویں سورت)

يَا ابْنَ اٰدَمَ اِلٰى كَمْ تَشْكُوْنَنِيْ وَاِلٰى كَمْ تَنْسُوْنَنِيْ وَاِلٰى كَمْ تَكْفُرُوْنَنِيْ وَ لَسْتُ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ وَاِلٰى مَتٰى تَجْحَدُوْنَ بِنِعْمَتِيْ وَرِزْقُكُمْ يَاتِيْكُمْ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ مِنْ عِنْدِيْ۔

وَاِلٰى مَتٰى تَجْحَدُوْنَ بِرُبُوْبِيَّتِيْ وَلَيْسَ لَكُمْ رَبٌّ غَيْرِيْ۔

کے سردار ہو، اور تمھارا ظاہر بہترین اور باطن بدترین ہے تو تم ہلاکت کے سب سے زیادہ سزاوار ہو۔

فرزند آدمؑ! کوئی شخص جنت میں قدم نہیں رکھ سکتا ہے جب تک میری عظمت کے سامنے سر نہ جھکائے اور اپنے دن کو میری یاد میں نہ گذارے، اپنے نفس کو خواہشات سے روک کر نہ رکھے اور غریبوں کو اپنا بھائی نہ سمجھے، اور مسکینوں سے ہمدردی نہ کرے اور یتیموں کا احترام نہ کرے اور ان کی خاطر مہربان باپ جیسا اور بیواؤں کے لئے ہمدرد شوہر جیسا نہ ہو جائے۔

جو بھی دنیا میں ایسا کردار پیدا کرلے گا میں اس کی آواز پر لبیک کہوں گا اور اس کے مطالبات کو عطا کر دوں گا۔

سترہویں سورت

فرزند آدمؑ! کب تک تم میری شکایت کروگے اور مجھے بھولے رہوگے، اور کب تک میرا انکار کرتے رہوگے، جب کہ میں بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں ہوں۔ تم کب تک میری نعمتوں کا انکار کرتے رہوگے، جب کہ روزانہ تمھارا رزق میری ہی طرف سے آرہا ہے۔

اور کب تک میری پرورش کا انکار کرتے رہوگے جب کہ میرے علاوہ کوئی دوسرا پروردگار نہیں ہے۔

وَاِلیٰ مَتیٰ تُجْفُوْنَنِیْ وَلَمْ اَجْفِکُمْ۔

وَاِذَا طَلَبْتُمُ الطَّبِیْبَ لِاَبَدَانِکُمْ فَمَنْ یَشْفِیْکُمْ عَنْ ذُنُوْبِکُمْ۔

فَقَدْ شَکَوْتُمْ وَسَخِطْتُمْ قَضَآئِیْ وَاِذَا لَمْ یَجِدْ اَحَدُکُمْ قُوْتَ ثَلٰثَةِ اَیَّامٍ فَقَالَ اَنَا بِشَرٍّ وَلَسْتُ بِخَیْرٍ فَقَدْ جَحَدَ بِنِعْمَتِیْ۔

وَمَنْ مَنَعَ الزَّکٰوةَ مِنْ مَالِهٖ فَقَدِ اسْتَخَفَّ بِکِتَابِیْ وَاِذَا عَلِمَ بِوَقْتِ الصَّلٰوةِ وَلَمْ یَفْرُغْ لَهَا فَقَدْ غَفَلَ عَنِّیْ۔

وَاِذَا قَالَ اِنَّ الْخَیْرَ مِنْ عِنْدِیْ وَالشَّرَّ مِنْ عِنْدِ اِبْلِیْسَ فَقَدْ جَحَدَ رُبُوْبِیَّتِیْ وَجَعَلَ اِبْلِیْسَ شَرِیْکًا لِّیْ۔

اَلسُّوْرَةُ الثَّامِنَةُ عَشَرَ (اٹھارویں[۱۸] سورت)

یَا ابْنَ اٰدَمَ اِصْبِرْ وَتَوَاضَعْ اَرْفَعْكَ وَاشْکُرْ لِیْ اَزِدْكَ وَاسْتَغْفِرْ لِیْ اَغْفِرْ لَكَ وَادْعُنِیْ اَسْتَجِبْ لَكَ وَاسْئَلْنِیْ اُعْطِكَ

کب تک مجھ پر ظلم کرتے رہو گے جب کہ میں نے تم پر کوئی ظلم نہیں کیا ہے۔
اگر تم بدن کے لئے طبیب تلاش بھی کر لو گے تو گناہوں سے شفا دینے والا
کون ہے۔؟
تم مجھ سے شکوہ کرتے ہو اور میرے فیصلوں سے ناراض ہوتے ہو۔یاد رکھو
اگر کسی کو تین دن روزی نہ ملے اور یہ کہہ دے کہ مجھ میں کوئی خیر نہیں ہے تو اس نے
بھی میری نعمت کا انکار کیا ہے۔
اور جس نے زکوٰۃ ادا نہیں کی ہے اس نے میری کتاب کو معمولی تصور کر لیا
ہے اور جس نے وقت نماز جاننے کے بعد بھی اس کے لئے وقت نہیں نکالا ہے وہ
مجھ سے غافل ہو گیا ہے۔
اور اگر کسی کا خیال ہے کہ نعمتیں میرے اختیار میں ہیں اور مصیبتیں ابلیس کے
بس میں ہیں تو اس نے میری ربوبیت کا انکار کر دیا ہے اور ابلیس کو میرا شریک خدائی
بنا دیا ہے۔

اٹھارہویں سورت

فرزند آدمؑ! صبر اور خاکساری اختیار کرو تاکہ میں تمہیں سربلند بنا دوں اور میرا
شکریہ ادا کرو تاکہ نعمتوں میں اضافہ کر دوں۔ مجھ سے معافی طلب کرو تاکہ میں گناہوں
کو معاف کر دوں، اور مجھ سے دعا کرو تاکہ میں قبول کروں اور مجھ سے سوال کرو تاکہ

وَتَصَدَّقْ لِیْ اُبَارِكْ لَكَ فِیْ رِزْقِكَ وَصِلْ رَحِمَكَ
اَزِدْ فِیْ عُمْرِكَ وَاَنْسِیْ اَجَلَكَ ۔
وَاطْلُبْ مِنِّی الْعَافِیَةَ بِطُوْلِ الصِّحَّةِ وَاطْلُبِ
السَّلَامَةَ فِی الْوَحْدَةِ وَالْاِخْلَاصَ فِی الْوَرَعِ وَالزُّهْدَ فِی
التَّوْبَةِ وَالْعِبَادَةَ فِی الْعِلْمِ وَالْغِنٰی فِی الْقَنَاعَةِ ۔
یَابْنَ اٰدَمَ کَیْفَ تَطْمَعُ فِی الْعِبَادَةِ مَعَ الشِّبَعِ وَکَیْفَ تَطْلُبُ
جَلَاءَ الْقَلْبِ مَعَ کَثْرَةِ النَّوْمِ وَکَیْفَ تَطْمَعُ فِی الْخَوْفِ مِنَ
اللّٰهِ تَعَالٰی مَعَ خَوْفِ الْفَقْرِ وَکَیْفَ تَطْمَعُ فِیْ مَرْضَاتِ اللّٰهِ
تَعَالٰی مَعَ اِحْتِقَارِ الْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاکِیْنَ ۔

اَلسُّوْرَةُ التَّاسِعَةُ عَشَرَ (انیسویں ۱۹ سورت)

یَا اَیُّهَا النَّاسُ لَا عَقْلَ کَالتَّدْبِیْرِ وَلَا وَرَعَ کَالْکَفِّ
عَنِ الْاَذٰی وَلَا حَسَبَ اَرْفَعُ مِنَ الْاَدَبِ وَلَا شَفِیْعَ کَالتَّوْبَةِ
وَلَا عِبَادَةَ کَالْعِلْمِ وَلَا صَلٰوةَ اِلَّا مَعَ الْخَشْیَةِ وَلَا فَقْرَ اِلَّا
مَعَ الصَّبْرِ وَلَا عِبَادَةَ کَالتَّوْفِیْقِ وَلَا قَرِیْنَ اَزْیَنُ مِنَ الْعَقْلِ
وَلَا رَفِیْقَ اَشْیَنُ مِنَ الْجَهْلِ ۔
یَا بْنَ اٰدَمَ تَفَرَّغْ لِعِبَادَتِیْ اَمْلَأْ قَلْبَكَ

میں عطا کروں ۔ میری راہ میں صدقہ دو تاکہ میں تمھیں برکت دوں، اور اپنے قرابتداروں سے اچھا برتاؤ کرو تاکہ تمہاری زندگی بڑھا دوں اور موت کو ٹال دوں ۔

مجھ سے طولِ صحت کے ساتھ عافیت طلب کرو اور تنہائی میں سلامتی کے طلبگار بنو ۔ تقویٰ میں اخلاص، توبہ میں زہد اور قناعت میں مالداری تلاش کرو ۔

فرزند آدمؑ! بھرے پیٹ میں عبادت کی طمع کیوں رکھتے ہو، اور زیند کی زیادتی کے ساتھ روشنیٔ قلب کی توقع کیوں کرتے ہو ۔ فقیری کے خوف کیساتھ خوفِ خدا کی امید کیوں رکھتے ہو، اور فقرار و مساکین کو حقیر بنا کر مرضیٔ الٰہی کی توقع کیوں رکھتے ہو ۔؟

انیسویں سورت

انسانو! عقل جیسی کوئی تدبیر نہیں ہے اور اذیت و آزار سے ہاتھ روک لینے جیسا کوئی تقویٰ نہیں ہے ۔ ادب سے بلند کوئی حسب نہیں ہے، اور توبہ جیسا کوئی سفارش کرنے والا نہیں ہے ۔ علم جیسی کوئی عبادت نہیں ہے اور خوفِ خدا کے بغیر کوئی نماز نہیں ہے ۔ صبر کے بغیر فقیری میں کوئی حسن نہیں اور توفیق کے بغیر عبادت کا کوئی امکان نہیں ہے ۔ عقل سے زیادہ خوبصورت کوئی ہمنشین نہیں ہے اور جہالت سے بدتر کوئی ساتھی نہیں ہے ۔

فرزند آدمؑ! میری عبادت کے لئے وقت خالی کرو تاکہ میں تمھارے دل کو

غِنیً وَیَدَیْکَ رِزْقًا وَجِسْمَکَ رَاحَۃً وَلَا تَغْفُلُ عَنْ ذِکْرِیْ فَاَمْلَاءَ قَلْبَکَ فَقْرًا وَبَدَنَکَ تَعَبًا وَصَدْرَکَ غَمًّا وَهَمًّا وَجِسْمَکَ سُقْمًا وَدُنْیَاکَ عُسْرَۃً۔

اَلسُّوْرَۃُ الْعِشْرُوْنَ (بیسویں سورت)

یَابْنَ اٰدَمَ اَلْمَوْتُ یَکْشِفُ اَسْرَارَکَ وَالْقِیَامَۃُ تَبْلُوْا اَخْبَارَکَ وَالْکِتَابُ یَهْتِکُ اَسْتَارَکَ فَاِذَا اَذْنَبْتَ ذَنْبًا صَغِیْرًا فَلَاتَنْظُرْ اِلٰی صِغَرِهٖ وَلٰکِنِ انْظُرْ اِلٰی مَنْ عَصَیْتَهٗ وَاِذَا رُزِقْتَ رِزْقًا قَلِیْلًا فَلَاتَنْظُرْ اِلٰی قِلَّتِهٖ وَلٰکِنِ انْظُرْ اِلٰی مَنْ رَزَقَکَ۔

یَابْنَ اٰدَمَ لَاتَاْمَنْ مِنْ مَکْرِیْ فَاِنَّ مَکْرِیْ اَخْفٰی اِلَیْکُمْ مِنْ دَبِیْبِ النَّمْلِ عَلَی الصَّفَآءِ فِی اللَّیْلَۃِ الظَّلْمَاءِ۔

یَابْنَ اٰدَمَ هَلْ اَدَّیْتُمْ فَرَائِضِیْ کَمَا اَمَرْتُکُمْ وَهَلْ وَاسَیْتُمُ الْمَسَاکِیْنَ بِاَمْوَالِکُمْ وَاَنْفُسِکُمْ وَهَلْ اَحْسَنْتُمْ اِلٰی مَنْ اَسَاءَ اِلَیْکُمْ وَهَلْ عَفَوْتُمْ عَمَّنْ ظَلَمَکُمْ وَهَلْ وَصَلْتُمْ مَنْ قَطَعَکُمْ وَهَلْ اَنْصَفْتُمْ

بے نیازی سے اور تمہارے ہاتھ کو رزق سے بھر کر تمہارے جسم کو راحت دیدوں اور خبردار میری یاد سے غافل نہ ہونا کہ میں تمہارے دل کو فقیری سے اور بدن کو رنج و تعب سے اور سینہ کو ہم و غم سے بھر کر جسم کو کمزوری اور دنیا کو تنگدستی میں مبتلا کر دوں۔

بیسویں سورت

فرزند آدمؑ! موت تمھارے راز کھول دے گی اور قیامت تمہاری خبروں کو آشکار کر دے گی اور نامۂ عمل تمہارے پردوں کو چاک کر دے گا۔ لہذا اگر کوئی گناہ صغیرہ بھی کرو تو اس کے چھوٹے ہونے پر نگاہ نہ کرو بلکہ اسے دیکھو جس کا گناہ کیا ہے۔ اور اگر مختصر رزق بھی مل جائے تو اس کی قلّت کو مت دیکھو بلکہ اس پر نگاہ کرو جس نے دیا ہے۔

فرزند آدمؑ! ہماری تدبیرِ عذاب سے مطمئن نہ ہو جانا کہ ہماری تدبیر اندھیری رات میں چکنے پتھر پر چیونٹی کی رفتار سے زیادہ مخفی ہے۔

فرزند آدمؑ! کیا تم نے ہمارے فرائض کو اس طرح ادا کر دیا ہے جیسے ہم نے حکم دیا تھا اور کیا اپنے جان و مال سے غریبوں سے ہمدردی کی ہے اور کیا بُرائی کرنے والوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کیا ہے اور کیا ظلم کرنے والوں کو معاف کیا ہے اور کیا قطع تعلق کرنے والوں سے تعلقات رکھے ہیں اور کیا خیانت کرنے والوں

مَنْ خَانَكُمْ وَهَلْ كَلَّمْتُمْ مَنْ هَاجَرَكُمْ وَهَلْ
اَدَّبْتُمْ اَوْلَادَكُمْ وَهَلْ سَئَلْتُمُ الْعُلَمَاءَ مِنْ اَمْرِ
دِيْنِكُمْ وَدُنْيَاكُمْ۔
فَاِنِّيْ لَا اَنْظُرُ اِلٰى صُوَرِكُمْ وَلَا اِلٰى مَحَاسِنِكُمْ وَلٰكِنْ اَنْظُرُ
اِلٰى قُلُوْبِكُمْ وَاَعْمَالِكُمْ وَاَرْضٰى مِنْكُمْ بِهٰذِهِ الْخِصَالِ۔

اَلسُّوْرَةُ الْحَادِيَةُ وَالْعِشْرُوْنَ (اکیسویں سورت)

يَا ابْنَ اٰدَمَ اُنْظُرْ اِلٰى نَفْسِكَ وَاِلٰى جَمِيْعِ خَلْقِيْ فَاِنْ وَجَدْتَ
اَحَدًا اَعَزَّ عَلَيْكَ مِنْ نَفْسِكَ فَاصْرِفْ كَرَامَتَكَ اِلَيْهِ وَاِلَّا فَاَكْرِمْ
نَفْسَكَ بِالتَّوْبَةِ وَالْعَمَلِ الصَّالِحِ اِنْ كَانَتْ عَلَيْكَ عَزِيْزَةً۔
يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اُذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَاتَّقُوا اللّٰهَ
قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَيَوْمِ الْوَاقِعَةِ وَيَوْمِ التَّغَابُنِ وَيَوْمِ الْحَآقَّةِ وَ
يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ وَيَوْمٍ لَا يَنْطِقُوْنَ وَلَا يُؤْذَنُ
لَهُمْ فَيَعْتَذِرُوْنَ وَيَوْمِ الطَّآمَّةِ وَيَوْمِ الصَّآخَّةِ وَيَوْمٍ عَبُوْسٍ
قَمْطَرِيْرٍ وَيَوْمٍ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِنَفْسٍ شَيْئًا وَيَوْمِ التَّدْمِيْرِ وَ
يَوْمِ الزَّلْزَلَةِ وَيَوْمِ الْقَارِعَةِ۔
فَاتَّقُوا اللّٰهَ لِيَوْمٍ مَوَاقِعِ الْجِبَالِ قَبْلَ الصَّيْحَةِ وَالزِّلْزَالِ

کے ساتھ انصاف کیا ہے اور کیا ترک کلام کرنے والوں کے ساتھ کلام جاری رکھا ہے اور کیا اپنی اولاد کو ادب سکھایا ہے اور کیا دین و دنیا کے بارے میں علماء سے سوال کیا ہے۔؟

یاد رکھو! میں تمہاری شکل اور خوبصورتی کو نہیں دیکھتا ہوں۔ میں تمہارے دلوں کو اور اعمال کو دیکھتا ہوں اور پھر انھیں خصلتوں کی بنا پر راضی ہوتا ہوں۔

اکیسویں ۲۱ سورت

فرزند آدمؑ! اپنے نفس اور میری دیگر مخلوقات پر نگاہ کر کے دیکھو۔ اگر کسی کو اپنے سے زیادہ صاحب عزت دیکھو تو اس کا احترام کرو، ورنہ خود اپنے نفس کا احترام کرو لیکن توبہ اور عمل صالح کے ساتھ۔!

ایمان والو! اللہ کی نعمت کو یاد کرو اور اس کا خوف پیدا کرو قیامت کے دن سے پہلے اور اس دن سے پہلے جو واقعہ کا دن ہے، خسارہ کا دن ہے، عذاب برحق کا دن ہے، جس کی مقدار پچاس ہزار سال کے برابر ہے، جس دن کسی کو بولنے کی تاب نہ ہوگی اور معذرت کی اجازت نہ ہوگی۔ وہ عظیم مصیبت کا دن ہوگا، چیخ پکار کا دن ہوگا، اس دن کوئی کسی کے کام نہ آئے گا۔ وہ ہلاکت کا دن ہوگا، زلزلہ کا دن ہوگا، کھڑکھڑانے والی مصیبت کا دن ہوگا۔

اللہ سے ڈرو اس دن کے بارے میں جب پہاڑ گر پڑیں گے، صور اسرافیل

إِذَا شَابَ مِنْ هَوْلِهِ الْأَطْفَالُ۔
وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ قَالُوْا سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا۔

اَلسُّوْرَةُ الثَّانِيَةُ وَالْعِشْرُوْنَ (بائیسویں سورت)

يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا۔

يَا مُوْسٰى بْنَ عِمْرَانَ يَا صَاحِبَ الْبَيَانِ اِسْمَعْ كَلَامِيْ اَلْوَانًا اَلْوَانًا اِنِّيْ اَنَا اللّٰهُ الْمَلِكُ الدَّيَّانُ لَيْسَ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ تَرْجُمَانٌ۔

بَشِّرْ اٰكِلَ الرِّبٰوا وَالْعَاقَ لِوَالِدَيْهِ بِغَضَبِ الرَّحْمٰنِ وَمُقَطَّعَاتِ النِّيْرَانِ۔

يَا ابْنَ اٰدَمَ اِذَا وَجَدْتَ قَسَاوَةً فِيْ قَلْبِكَ وَسُقْمًا فِيْ بَدَنِكَ اَوْ حِرْمَانًا فِيْ رِزْقِكَ فَاعْلَمْ اَنَّكَ تَكَلَّمْتَ فِيْمَا لَا يُغْنِيْكَ۔

يَا ابْنَ اٰدَمَ لَا يَسْتَقِيْمُ دِيْنُكَ حَتّٰى يَسْتَقِيْمَ قَلْبُكَ وَلَا يَسْتَقِيْمُ قَلْبُكَ حَتّٰى يَسْتَقِيْمَ لِسَانُكَ وَلَا يَسْتَقِيْمُ لِسَانُكَ حَتّٰى تَسْتَحِيَ مِنْ رَبِّكَ۔

وَاِذَا نَظَرْتَ اِلٰى عُيُوْبِ النَّاسِ وَنَسِيْتَ عُيُوْبَكَ فَقَدْ

اور زلزلہ سے پہلے۔ جس دن کے ہول سے بچے بوڑھے ہوجائیں گے۔

خبردار ان لوگوں جیسے مت ہوجانا جن کا کہنا ہے کہ ہم نے سن لیا تھا مگر نافرمانی کی تھی۔

بائیسویں ۲۲ سورت

ایمان والو! اللہ کو بہت یاد کیا کرو۔

اے موسیٰؑ ابن عمران! اے صاحب بیان، میرے مختلف قسم کے بیانات کو سنو! میں جزا دینے والا حاکم ہوں اور میرے اور تمہارے درمیان کوئی ترجمان نہیں ہے۔

دیکھو! سود کھانے والے اور ماں باپ کی نافرمان اولاد کو اللہ کے غضب اور جہنم کی آگ کی خبر سُنا دو۔

فرزند آدمؑ! جب اپنے دل میں سختی، بدن میں بیماری اور روزی میں محرومی دیکھو تو سمجھ لو کہ تم نے غیر ضروری باتوں میں حصّہ لیا ہے۔

اولاد آدمؑ! دین درست نہیں ہو سکتا ہے جب تک دل سیدھا نہ ہو اور دل سیدھا نہیں ہو سکتا ہے جب تک زبان درست نہ ہو اور زبان پر قابو نہیں ہو سکتا ہے جب تک اپنے پروردگار سے شرم نہ کرو۔

دیکھو جب تم لوگوں کے عیوب پر نگاہ کرو اور اپنے عیوب کو بھول جاؤ تو سمجھ لو

اَرْضَیْتَ الشَّیْطَانَ وَاَغْضَبْتَ الرَّحْمٰنَ۔
یَا بْنَ اٰدَمَ لِسَانُکَ اَسَدٌ اِنْ طَلَّقْتَہٗ اَھْلَکَکَ وَھَلَاکُکَ فِیْ طَرَفِ لِسَانِکَ۔

اَلسُّوْرَۃُ الثَّالِثَۃُ وَالْعِشْرُوْنَ (تیئسویں سورت)

یَا بْنَ اٰدَمَ اِنَّ الشَّیْطَانَ لَکُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ فَاتَّخِذُوْہُ عَدُوًّا فَاعْمَلُوْا لِلْیَوْمِ الَّذِیْ تُحْشَرُوْنَ فِیْہِ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی فَوْجًا فَوْجًا وَ تَقِفُوْنَ بَیْنَ یَدَیِ اللّٰہِ صَفًّا صَفًّا وَ تَقْرَءُوْنَ الْکِتٰبَ حَرْفًا حَرْفًا وَتُسْئَلُوْنَ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ سِرًّا وَجَھْرًا۔
ثُمَّ یُسَاقُ الْمُتَّقُوْنَ اِلَی الْجِنَانِ وَفْدًا وَفْدًا وَالْمُجْرِمُوْنَ اِلٰی جَھَنَّمَ وِرْدًا وِرْدًا کَفَا کُمْ مِّنَ اللّٰہِ وَعْدًا وَوَعِیْدًا۔
فَاَنَا اللّٰہُ فَاعْرِفُوْنِیْ وَاَنَا الْمُنْعِمُ فَاشْکُرُوْنِیْ وَاَنَا الْغَفَّارُ فَاسْتَغْفِرُوْنِیْ وَاَنَا الْمَقْصُوْدُ فَاقْصُدُوْنِیْ وَاَنَا الْعَالِمُ بِالسَّرَآئِرِ فَاحْذَرُوْنِیْ۔

کہ تم نے شیطان کو خوش کیا ہے اور رحمان کو ناراض کیا ہے۔

فرزند آدمؑ! تیری زبان ایک درندہ شیر کے مانند ہے کہ اگر اسے آزاد چھوڑ دیا تو تجھے ہلاک کر دے گی کہ انسان کی ہلاکت اس کی نوکِ زبان سے وابستہ ہے۔

تیئسویں سورت

اولادِ آدمؑ! شیطان تمہارا کھلا ہوا دشمن ہے۔ اسے اپنا دشمن قرار دو۔ اور اس دن کے لئے کام کرو جس دن گروہ در گروہ مالک کی بارگاہ میں پیش کئے جاؤ گے اور اس کے سامنے صف باندھ کر کھڑے ہو گے اور اپنے نامۂ اعمال کا ایک ایک حرف پڑھو گے، اور ظاہر و باطن جو بھی عمل کیا ہے اس کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔

اس کے بعد پرہیزگار افراد گروہ در گروہ مالک کی بارگاہ میں حاضر کئے جائیں گے اور مجرم افراد جہنم میں پھینک دئے جائیں گے۔ اللہ کی طرف سے وعدہ و وعید کے لئے یہی بات کافی ہے۔

میں اللہ ہوں مجھے پہچانو۔ میں محسن ہوں میرا شکریہ ادا کرو۔ میں غفّار ہوں مجھ سے بخشش طلب کرو۔ میں مقصود و مطلوب ہوں میرا ارادہ کرو، اور میں ظاہر و باطن کا جاننے والا ہوں لہٰذا مجھ سے ڈرو۔!

اَلسُّوْرَۃُ الرَّابِعَۃُ وَالْعِشْرُوْنَ (چوبیسویں سورت)

شَہِدَ اللّٰہُ اَنَّہٗ لَآ اِلٰہَ اِلَّاھُوَ وَالْمَلٰٓئِکَۃُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ۔

لَآ اِلٰـہَ اِلَّاھُوَالْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ۔

بَشِّرْ کُلَّ مُحْسِنٍ بِالْجَنَّۃِ وَکُلَّ مُسِیْءٍ ھَالِکٌ خَاسِرٌ۔

وَمَنْ عَرَفَ اللّٰہَ فَاطَاعَہٗ نَجٰی وَمَنْ عَرَفَ الشَّیْطٰنَ فَعَصَاہُ سَلِمَ۔

وَمَنْ عَرَفَ الْحَقَّ فَاتَّبَعَہٗ اٰمِنَ وَمَنْ عَرَفَ الْبَاطِلَ فَاتَّقٰہُ فَازَ وَمَنْ عَرَفَ الدُّنْیَا فَرَفَضَھَا خَلَصَ وَمَنْ عَرَفَ الْاٰخِرَۃَ فَطَلَبَھَا وَصَلَ۔

اِنَّ اللّٰہَ یَھْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ وَاِلَیْہِ تُقْلَبُوْنَ۔

یَابْنَ اٰدَمَ اِذَا کَانَ اللّٰہُ تَعَالٰی قَدْ تَکَفَّلَ لَکَ بِرِزْقِکَ

چوبیسویں سورت

اللہ خود گواہ ہے کہ اس کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے اور اس کے ملائکہ اور عدل کے ساتھ قیام کرنے والے اہل علم بھی اس کی توحید کے گواہ ہیں۔

بیشک اس خدائے عزیز و حکیم کے علاوہ کوئی خدا نہیں ہے اور دین اس کے نزدیک صرف اسلام ہے۔

نیک کرداروں کو جنّت کی بشارت دے دو، اور بدکرداروں کو ہلاکت اور خسارہ کی خبر سنا دو۔

جو اللہ کو پہچان کر اس کی اطاعت کرے گا وہ نجات پائے گا۔ اور جو شیطان کو پہچان کر اس کی نافرمانی کرے گا وہ سلامت رہ جائے گا۔

حق کو پہچان کر اس کا اتباع کرنے والا محفوظ ہے، اور باطل کو پہچان کر اس سے الگ رہنے والا کامیاب ہے۔ دنیا کو پہچان کر اسے ترک کر دینے والا چھٹکارا پا جائے گا، اور آخرت کو پہچان کر اس کا طلب کرنے والا مقصد تک پہونچ جائے گا۔

اللہ جسے چاہتا ہے منزل تک پہونچا دیتا ہے اور تم سب کو پلٹ کر اسی کی بارگاہ میں جانا ہے۔

فرزند آدمؑ! جب خدا نے تیرے رزق کی ضمانت لے لی ہے تو اسقدر

فَطُولُ اِهْتِمَامِكَ لِمَاذَا وَاِذَا كَانَ الْخَلْقُ مِنِّیْ حَقًّا فَالْبُخْلُ لِمَاذَا
وَاِذَا كَانَ اِبْلِيْسُ عَدُوًّا لِیْ فَالْغَفْلَةُ لِمَاذَا وَاِذَا كَانَ الْحِسَابُ وَالْمُرُوْرُ
عَلَى الصِّرَاطِ حَقًّا فَجَمْعُ الْمَالِ لِمَاذَا وَاِنْ كَانَ عِقَابُ اللّٰهِ حَقًّا فَالْمَعْصِيَةُ
لِمَاذَا وَاِنْ كَانَ ثَوَابُ اللّٰهِ تَعَالٰى فِی الْجَنَّةِ حَقًّا فَالْاِسْتِرَاحَةُ لِمَاذَا وَ
اِنْ كَانَ كُلُّ شَيْئٍ بِقَضَائِیْ وَقَدْرِیْ فَالْجَزْعُ لِمَاذَا ۔

لِكَيْلَا تَاسَوْا عَلٰى مَا فَاتَكُمْ وَ لَا تَفْرَحُوْا
بِمَا اٰتٰكُمْ ۔

اَلسُّوْرَةُ الْخَامِسَةُ وَالْعِشْرُوْنَ (پچیسویں سورت) ۲۵

يَا بْنَ اٰدَمَ اَكْثِرْ مِنَ الزَّادِ فَاِنَّ الطَّرِيْقَ بَعِيْدٌ بَعِيْدٌ وَجَدِّدِ
السَّفِيْنَةَ فَاِنَّ الْبَحْرَ عَمِيْقٌ عَمِيْقٌ وَخَفِّفِ الْحِمْلَ فَاِنَّ الصِّرَاطَ
دَقِيْقٌ دَقِيْقٌ وَاَخْلِصِ الْعَمَلَ فَاِنَّ النَّاقِدَ بَصِيْرٌ بَصِيْرٌ ۔

وَ اَخِّرْ نَوْمَكَ اِلَى الْقَبْرِ وَفَخْرَكَ اِلَى الْمِيْزَانِ
وَشَهْوَتَكَ اِلَى الْجَنَّةِ وَرَاحَتَكَ اِلَى الْاٰخِرَةِ وَلَذَّاتِكَ
اِلَى الْحُوْرِ الْعِيْنِ ۔

وَكُنْ لِیْ اَكُنْ لَكَ وَتَقَرَّبْ اِلَیَّ بِاسْتِهَانَةِ الدُّنْيَا
وَتَبَعَّدْ عَنِ النَّارِ بِبُغْضِ الْفُجَّارِ وَحُبِّ الْاَبْرَارِ فَاِنَّ اللّٰهَ

طویل اہتمام کیوں ہے؟ اور جب خرچ کی تلافی برحق ہے تو بخل کرنے کا سبب کیا ہے؟ جب ابلیس تیرا دشمن ہے تو پھر یہ غفلت کیوں ہے؟ اور جب حساب اور صراط سے گذرنا برحق ہے تو مال جمع کرنے کا سبب کیا ہے؟ جب عذاب الٰہی برحق ہے تو معصیت کا جواز کیا ہے؟ اور جب ثواب خدا طے شدہ ہے تو آرام کیوں کیا جارہا ہے؟ اور جب ہر شے کا تعلق میرے فیصلوں سے ہے تو یہ فریاد کیوں ہے؟۔

بات تو جب ہے کہ جو چیز ہاتھ سے نکل جائے اس پر افسوس نہ کرو، اور جو مل جائے اس پر اکڑ نہ جاؤ۔

پچیسویں سورت

فرزند آدمؑ! زادراہ زیادہ فراہم کرو کہ راستہ بہت دور کا ہے، اور کشتی کو درست رکھو کہ سمندر بہت گہرا ہے۔ بوجھ کو ہلکا رکھو کہ صراط بہت باریک ہے اور عمل کو خالص رکھو کہ پرکھنے والا بہت باریک نظر رکھنے والا ہے۔

اپنی نیند کو قبر کے لئے اور اپنے فخر کو میزانِ حساب کے لئے اٹھا رکھو۔ اپنی خواہشات کو جنّت کے لئے اور اپنی راحت کو آخرت کے لئے اور اپنی لذت کو حورالعین کے لئے اٹھا کے رکھو۔

تم میرے ہو جاؤ تاکہ میں تمھارا ہو جاؤں۔ دنیا کو حقیر سمجھ کر مجھ سے قریب ہو جاؤ اور فاسقوں سے نفرت اور نیک کرداروں سے محبّت کر کے جہنم سے دور

لَا يُضِيعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ۔

اَلسُّوْرَةُ السَّادِسَةُ وَالْعِشْرُوْنَ (چھبیسویں سورت)

يَا بَنِيْ اٰدَمَ كَيْفَ تَعْصُوْنِيْ وَاَنْتُمْ تَجْزَعُوْنَ مِنْ حَرِّ الشَّمْسِ وَالرَّمْضَآءِ ۔

وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَهَا سَبْعُ طَبَقَاتٍ فِيْهَا نِيْرَانٌ تَاكُلُ بَعْضُهَا بَعْضًا ۔

وَفِيْ كُلِّ مِنْهَا سَبْعُوْنَ اَلْفَ وَادٍ مِّنَ النَّارِ وَفِيْ كُلِّ وَادٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ شُعْبَةٍ مِّنَ النَّارِ وَفِيْ كُلِّ شُعْبَةٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَدِيْنَةٍ مِّنَ النَّارِ وَفِيْ كُلِّ مَدِيْنَةٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ قَصْرٍ مِّنَ النَّارِ وَفِيْ كُلِّ قَصْرٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ دَارٍ مِّنَ النَّارِ وَفِيْ كُلِّ دَارٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ بَيْتٍ مِّنَ النَّارِ وَفِيْ كُلِّ بَيْتٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ بِئْرٍ مِّنَ النَّارِ وَفِيْ كُلِّ بِئْرٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ تَابُوْتٍ مِّنَ النَّارِ وَفِيْ كُلِّ تَابُوْتٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ شَجَرَةٍ مِّنَ الزَّقُّوْمِ وَتَحْتَ كُلِّ شَجَرَةٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ وَتَدٍ مِّنَ النَّارِ وَمَعَ كُلِّ وَتَدٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ سِلْسِلَةٍ مِّنَ النَّارِ وَفِيْ كُلِّ سِلْسِلَةٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ ثُعْبَانٍ مِنَ النَّارِ وَطُوْلُ كُلِّ ثُعْبَانٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ ذِرَاعٍ وَفِيْ جَوْفِ كُلِّ ثُعْبَانٍ بَحْرٌ مِّنَ السَّمِّ الْاَسْوَدِ فِيْهَا سَبْعُوْنَ اَلْفَ عَقْرَبٍ مِّنَ النَّارِ وَلِكُلِّ عَقْرَبٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ

ہو جاؤ کہ اللہ نیک عمل کرنے والوں کے اجر کو ضائع نہیں کرتا ہے۔

چھبیسویں سورت

اے اولاد آدمؑ! تم میری نافرمانی کی جرأت کس طرح کرتے ہو جب کہ آفتاب کی گرمی اور ریت کی تپش سے بھی گھبرا جاتے ہو۔

یاد رکھو جہنم کے سات طبقات ہیں اور ان میں ایسی آگ ہے جو ایکدوسرے کو کھا جاتی ہے۔

جہنم کے ہر طبقہ میں ۷۰ ہزار وادیاں ہیں اور ہر وادی میں آگ کے ۷۰ ہزار شعبے ہیں۔ اور ہر شعبہ میں آگ کے ۷۰ ہزار شہر ہیں۔ اور ہر شہر میں آگ کے ۷۰ ہزار قصر ہیں، اور ہر قصر میں آگ کے ۷۰ ہزار مکانات ہیں اور ہر مکان میں آگ کے ۷۰ ہزار کمرے ہیں اور ہر کمرہ میں آگ کے ۷۰ ہزار کنویں ہیں، اور ہر کنویں میں آگ کے ۷۰ ہزار صندوق ہیں اور ہر صندوق میں آگ کے ۷۰ ہزار درخت ہیں اور ہر درخت کے نیچے آگ کی ۷۰ ہزار میخیں ہیں اور ہر میخ کے ساتھ آگ کی ۷۰ ہزار زنجیریں ہیں اور ہر زنجیر میں ۷۰ ہزار سانپ لپٹے ہوئے ہیں اور ہر سانپ کی لمبائی ۷۰ ہزار ہاتھ کی ہے اور ہر سانپ کے پیٹ میں سیاہ زہر کا ایک سمندر ہے جس میں ۷۰ ہزار بچھو ہیں اور ہر بچھو کی آگ کی ۷۰ ہزار دُم ہیں اور ہر دُم کی لمبائی ۷۰ ہزار فقارہ (ریڑھ کی ہڈی) کے برابر ہے، اور ہر فقارہ میں ۷۰ ہزار رطل سرخ زہر ہے۔

ذَنبٍ مِّنَ النَّارِ وَطُولُ كُلِّ ذَنبٍ سَبعُونَ اَلفَ فَقَارَةٍ وَفِي كُلِّ فَقَارَةٍ
سَبعُونَ اَلفَ رَطلٍ مِّنَ السَّمِّ الاَحمَرِ۔

فَبِنَفسِي اَحلِفُ وَالطُّورِ وَكِتٰبٍ مَّسطُورٍ فِي رَقٍّ مَّنشُورٍ وَّالبَيتِ
المَعمُورِ وَالسَّقفِ المَرفُوعِ وَالبَحرِ المَسجُورِ يَابنَ اٰدَمَ مَاخَلَقتُ هٰذِهٖ
النِّيرَانَ اِلَّا لِكُلِّ كَافِرٍ وَبَخِيلٍ وَنَمَّامٍ وَعَاقٍّ لِوَالِدَيهِ وَمَانِعِ الزَّكوٰةِ وَاٰكِلِ
الرِّبٰوا وَالزَّانِي وَجَامِعِ الحَرَامِ وَنَاسِي القُراٰنِ وَمُؤذِي الجِيرَانِ اِلَّا مَن
تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا۔

فَارحَمُوا اَنفُسَكُم يَا عَبِيدِي فَاِنَّ الاَبدَانَ ضَعِيفَةٌ وَالسَّفَرُ
بَعِيدٌ وَالحِملُ ثَقِيلٌ وَالصِّرَاطُ دَقِيقٌ وَالنَّارُ لَظٰى وَالمُنَادِي اِسرَافِيلُ
وَالقَاضِي رَبُّ العٰلَمِينَ۔

اَلسُّورَةُ السَّابِعَةُ وَالعِشرُونَ (ستائیسویں سورت)

يَا اَيُّهَا النَّاسُ كَيفَ رَغِبتُم وَرَضِيتُم فِي الدُّنيَا فَاِنَّهَا فَانِيَةٌ
وَنَعِيمُهَا زَائِلَةٌ وَحَيٰوتُهَا مُنقَطِعَةٌ۔

فَاِنَّ عِندِي لِلمُطِيعِينَ الجِنَانُ بِاَبوَابِهَا الثَّمَانِيَةِ فِي كُلِّ جَنَّةٍ
سَبعُونَ اَلفَ رَوضَةٍ مِنَ الزَّعفَرَانِ وَفِي كُلِّ رَوضَةٍ سَبعُونَ اَلفَ مَدِينَةٍ
مِنَ اللُّؤلُؤِ وَالمَرجَانِ وَفِي كُلِّ مَدِينَةٍ سَبعُونَ اَلفَ قَصرٍ مِنَ اليَاقُوتِ

میں اپنی ذات اقدس، کوہ طور اور اس کتاب مسطور کی قسم کھا کر کہتا ہوں جسے کشادہ کاغذ پر لکھا گیا ہے، اور بیت معمور، بلند ترین آسمان اور بھڑکتے ہوئے سمندر کی قسم کہ میں نے یہ ساری سزا کافر، کنجوس، چغل خور، والدین کے نافرمان، زکوٰۃ نہ دینے والے، سود کھانے والے، زناکار، حرام جمع کرنے والے، قرآن کو بھلا دینے والے، اور ہمسایہ کو اذیت دینے والے افراد کے لئے جمع کیا ہے۔ علاوہ ان لوگوں کے جو ایمان لے آئیں اور نیک عمل کریں۔

لہٰذا اپنے نفسوں پر رحم کرو، کہ تمہارے بدن بہت کمزور ہیں سفر بہت طولانی ہے، بوجھ بہت بھاری ہے، راستہ بہت باریک ہے، آگ بھڑکتی ہوئی ہے۔ آواز دینے والے اسرافیل ہیں اور فیصلہ کرنے والا رب العالمین ہے۔

ستائیسویں سورت

اے لوگو! تم دنیا کی طرف کس طرح راغب ہو گئے اور اس سے کس طرح خوش ہو گئے جب کہ وہ فنا ہونے والی، اس کی نعمتیں زائل ہونے والی اور اسکی زندگی ختم ہونے والی ہے۔

ہمارے پاس اطاعت گذاروں کے لئے آٹھ دروازوں والی جنّتیں ہیں۔

ہر جنّت میں زعفران کے ۷۰ ہزار باغات ہیں اور ہر باغ میں لولو و مرجان کے ۷۰ ہزار شہر ہیں، اور ہر شہر میں یاقوت کے ۷۰ ہزار قصر ہیں اور ہر قصر میں زمرّد کے

وَفِيْ كُلِّ قَصْرٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ دَارٍ مِّنَ الزَّبَرْجَدِ وَفِيْ كُلِّ دَارٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ بَيْتٍ مِّنَ الذَّهَبِ وَفِيْ كُلِّ بَيْتٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ دُكَّانٍ مِنَ الْفِضَّةِ وَ فِيْ كُلِّ دُكَّانٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَائِدَةٍ وَعَلٰى كُلِّ مَائِدَةٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ صَفْحَةٍ مِّنَ الْجَوَاهِرِ وَفِيْ كُلِّ صَفْحَةٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ لَوْنٍ مِنَ الطَّعَامِ وَعَلٰى حَوْلِ كُلِّ دُكَّانٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ سَرِيْرٍ مِّنَ الذَّهَبِ الْاَحْمَرِ وَعَلٰى كُلِّ سَرِيْرٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ فِرَاشٍ مِنَ الْحَرِيْرِ وَالدِّيْبَاجِ وَالْاِسْتَبْرَقِ وَعَلٰى حَوْلِ كُلِّ سَرِيْرٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ نَهْرٍ مِنْ مَّآءِ الْحَيْوَانِ وَاللَّبَنِ وَالْخَمْرِ وَالْعَسَلِ الْمُصَفّٰى وَ فِيْ كُلِّ نَهْرٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ لَوْنٍ مِّنَ الثِّمَارِ۔

وَكَذَالِكَ فِيْ كُلِّ بَيْتٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ خَيْمَةٍ مِنَ الْاَرْغُوَانِ وَفِيْ كُلِّ خَيْمَةٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ فِرَاشٍ وَعَلٰى كُلِّ فِرَاشٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ حَوْرَاءَ مِنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ بَيْنَ يَدَيْهَا سَبْعُوْنَ اَلْفَ وَصِيْفَةٍ كَاَنَّهُنَّ بَيْضٌ مَّكْنُوْنٌ۔

وَعَلٰى رَاسِ كُلِّ قَصْرٍ مِنْ تِلْكَ الْقُصُوْرِ سَبْعُوْنَ اَلْفَ قُبَّةٍ مِّنَ الْكَافُوْرِ وَفِيْ كُلِّ قُبَّةٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ هَدِيَّةٍ مِنَ الرَّحْمٰنِ الَّتِيْ لَاعَيْنٌ رَأَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَاخَطَرَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ۔

وَفَاكِهَةٍ مِّمَّا يَتَخَيَّرُوْنَ وَلَحْمِ طَيْرٍ مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ وَحُوْرٌ عِيْنٌ كَاَمْثَالِ اللُّؤْلُوءِ الْمَكْنُوْنِ جَزَاءً بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ وَلَا يَمُوْتُوْنَ وَلَا يَبْكُوْنَ وَلَا يَحْزَنُوْنَ وَلَا يَهْرَمُوْنَ وَلَا يَتَعَبَّدُوْنَ وَلَا يَصُوْمُوْنَ وَلَا يُصَلُّوْنَ وَلَا يَمْرَضُوْنَ وَلَا

۷۰ ہزار مکانات ہیں اور ہر مکان میں سونے کے ۷۰ ہزار کمرے ہیں، اور ہر کمرہ میں چاندی کے ۷۰ ہزار مرکز ہیں اور ہر مرکز میں ۷۰ ہزار دستر خوان ہیں۔ اور ہر دستر خوان پر جواہرات کی ۷۰ ہزار کشتیاں ہیں اور ہر کشتی میں ۷۰ ہزار قسم کے کھانے ہیں۔ اور ہر مرکز کے گرد ۷۰ ہزار سرخ سونے کے تخت ہیں اور ہر تخت پر ریشم و دیبا کے ۷۰ ہزار بستر ہیں اور ہر تخت کے گرد ۷۰ ہزار آب حیات، دودھ، شراب اور شہد کی نہریں جاری ہیں اور ہر نہر میں ۷۰ ہزار قسم کے پھل ہیں۔

اور اسی طرح ہر گھر میں ۷۰ ہزار کافوری رنگ کے خیمے ہیں اور ہر خیمہ میں ۷۰ ہزار بستر ہیں اور ہر بستر پر ۷۰ ہزار کشادہ چشم حوریں ہیں اور ہر حور کے سامنے ۷۰ ہزار کنیزیں ہیں جیسے سفید انڈے۔

اس کے بعد ہر محل کے اوپر ۷۰ ہزار کافور کے قبہ ہیں اور ہر قبہ میں پروردگار کے وہ ۷۰ ہزار ہدیہ ہیں جنھیں نہ کسی نے دیکھا ہے، نہ کسی کان نے سُنا ہے اور نہ کسی کے خیال میں آیا ہے۔

پھر وہ میوے ہیں جنھیں وہ پسند کرتے ہیں۔ اور پرندوں کا گوشت ہے جس کی وہ خواہش رکھتے ہیں اور کشادہ چشم حوریں ہیں جو سربستہ موتیوں کی طرح چمکدار ہیں اور یہ نیک عمل کرنے والوں کا بدلہ ہے، جو نہ مریں گے، نہ روئیں گے، نہ رنجیدہ ہوں گے، نہ بوڑھے ہوں گے، نہ وہاں عبادت کریں گے، نہ وہاں روزہ و نماز کریں گے، نہ بیمار ہوں گے، نہ پیشاب پاخانہ کریں گے، نہ سوئیں گے، نہ

يَسْئَلُوْنَ وَلَا يَتَغَوَّطُوْنَ وَلَا يَمُوْتُوْنَ وَلَا يَمَسُّهُمْ فِيْهَا نَصَبٌ وَمَا هُمْ مِنْهَا بِمُخْرَجِيْنَ۔

فَمَنْ طَلَبَ رِضَائِیْ وَدَارَ كَرَامَتِیْ وَجَوَارِیْ فَلْيَطْلُبْهَا بِالصَّدَقَةِ وَالْاِسْتِهَانَةِ بِالدُّنْيَا وَالْقَنَاعَةِ بِالْقَلِيْلِ۔

شَهِدَتْ نَفْسِیْ لِنَفْسِیْ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا وَعِيْسٰی وَعُزَيْرٌ عَبْدَانِ مِنْ عِبَادِیْ وَرَسُوْلَانِ مِنْ رُسُلِیْ۔

اَلسُّوْرَةُ الثَّامِنَةُ وَالْعِشْرُوْنَ (اٹھائیسویں سورت)[۲۸]

يَا بْنَ اٰدَمَ اَلْمَالُ مَالِیْ وَاَنْتَ عَبْدِیْ وَمَا لَكَ اِلَّا مَا اَكَلْتَ فَاَفْنَيْتَ وَمَا لَبِسْتَ فَاَبْلَيْتَ وَمَا تَصَدَّقْتَ فَاَبْقَيْتَ وَمَا دَخَرْتَ فَحَظُّكَ مِنْهُ الْمَقْتُ۔

وَاِنَّمَا اَنْتَ عَلٰی ثَلٰثَةِ اَقْسَامٍ فَوَاحِدٌ لِیْ وَوَاحِدٌ لَكَ وَوَاحِدٌ بَيْنِیْ وَبَيْنَكَ۔

فَاَمَّا الَّذِیْ لِیْ فَرُوْحُكَ وَاَمَّا الَّذِیْ لَكَ فَعَمَلُكَ وَاَمَّا الَّذِیْ بَيْنِیْ وَبَيْنَكَ فَمِنْكَ الدُّعَاءُ وَمِنِّی الْاِجَابَةُ۔

يَا بْنَ اٰدَمَ تَوَرَّعْ تَعْرِفْنِیْ وَتَجَوَّعْ تَرَنِیْ وَاعْبُدْنِیْ

انھیں رنج و غم ہوگا اور نہ وہاں سے نکالے جائیں گے۔

لہٰذا جو شخص میری رضا، میری کرامت کی منزل اور میرا ہمسایہ چاہتا ہے اسے چاہیئے کہ اس مرتبہ کو صدقہ کے ذریعہ، دنیا کو حقیر سمجھ کر اور تھوڑے سے مال پر قناعت کر کے حاصل کرلے۔

میں خود اپنی ذات کے لئے گواہ ہوں کہ میرے علاوہ کوئی خدا نہیں ہے۔

عیسٰی اور عزیرؑ دونوں میرے بندے اور میرے رسولوں میں سے رسول ہیں۔

اٹھائیسویں سورت ۲۸

فرزند آدمؑ! سارا مال میرا مال ہے اور تو میرا بندہ ہے۔ تیرا حصّہ صرف اتنا ہی ہے جتنا کھا کر فنا کر دیا ہے اور پہن کر پُرانا کر دیا ہے یا صدقہ دے کر محفوظ کرلیا ہے ورنہ جو ذخیرہ کرلیا ہے اس کا انجام صرف غیظ و غصّہ ہے۔

تمھاری زندگی کے تین حصّے ہیں۔ ایک میرے لئے ہے۔ ایک تمھارے لئے ہے اور ایک مشترک ہے۔

جو میرے لئے ہے وہ تمھاری روح ہے۔ اور جو تمھارے لئے ہے وہ تمھارا عمل ہے۔ اور جو مشترک ہے وہ تمھاری طرف سے دعا اور میری طرف سے قبولیت ہے۔

فرزند آدمؑ! تقویٰ اختیار کر تا کہ مجھے پہچان لے، اور بھوک برداشت کر

تَجِدُنِي وَتَفَرَّدُ تَصِلُنِيْ۔

يَا بْنَ اٰدَمَ اِذَا كَانَتِ الْمُلُوْكُ تَدْخُلُ النَّارَ بِالْجَوْرِ وَالْعَرَبُ بِالْعَصَبِيَّةِ وَالْعُلَمَاءُ بِالْحَسَدِ وَالْفُقَرَاءُ بِالْكِذْبِ وَالتُّجَّارُ بِالْخِيَانَةِ وَالْحُرَّاثُ بِالْجَهَالَةِ وَالْعُبَّادُ بِالرِّيَاءِ وَالْاَغْنِيَاءُ بِالْكِبْرِ وَالْقُرَّاءُ بِالْغَفْلَةِ وَالصُّبَّاغُ بِالْغِشِّ وَمَانِعُ الزَّكٰوةِ بِمَنْعِ الزَّكٰوةِ يَا بْنَ اٰدَمَ فَمَنْ يَطْلُبُ الْجَنَّةَ۔

اَلسُّوْرَةُ التَّاسِعَةُ وَالْعِشْرُوْنَ (انتیسویں۲۹ سورت)

يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُسْلِمُوْنَ۔

يَا بْنَ اٰدَمَ مَثَلُ الْعَمَلِ بِلَا عِلْمٍ كَمَثَلِ الرَّعْدِ بِلَا مَطَرٍ وَمَثَلُ الْعِلْمِ بِلَا عَمَلٍ كَمَثَلِ الشَّجَرِ بِلَا ثَمَرٍ وَمَثَلُ الْعِلْمِ بِلَا زُهْدٍ وَخَشْيَةٍ كَالْمَالِ بِلَا زَكٰوةٍ وَالطَّعَامِ بِلَا مِلْحٍ وَكَزَرْعٍ عَلَى الصَّفَا۔

وَمَثَلُ الْعِلْمِ عِنْدَ الْاَحْمَقِ كَمَثَلِ الدُّرِّ وَالْيَاقُوْتِ عِنْدَ الْبَهِيْمَةِ وَمَثَلُ الْقُلُوْبِ الْقَاسِيَةِ كَمَثَلِ الْحَجَرِ الثَّابِتِ فِي الْمَاءِ وَمَثَلُ الْمَوْعِظَةِ

تاکہ مجھے دیکھ لے اور میری عبادت کرتا کہ مجھے حاصل کر لے۔

فرزند آدمؑ! اگر بادشاہ اپنے ظلم کی بنا پر جہنم میں جائیں گے اور عرب اپنے تعصب کی بنا پر۔ اور علماء اپنے حسد کی بنا پر۔ اور فقراء اپنے جھوٹ کی بنا پر۔ اور تاجر اپنی بے ایمانی کی بنا پر۔ اور کسان اپنی جہالت کی بنا پر۔ اور عبادت گذار ریاکاری کی بنا پر۔ اور مالدار اپنے تکبّر کی بنا پر۔ اور قاریانِ قرآن غفلت کی بنا پر۔ اور زرگر ملاوٹ کی بنا پر اور زکوٰۃ نہ دینے والے زکوٰۃ ادا نہ کر کے جہنم میں چلے جائیں گے تو جنّت کا طلبگار کون ہو گا؟

انتیسویں سورت

(۲۹)

ایمان والو! اللہ سے اس طرح ڈرو جو ڈرنے کا حق ہے۔ اور خبردار اس وقت تک دنیا سے نہ جانا جب تک اس کے اطاعت گذار نہ بن جانا۔

فرزند آدمؑ! علم کے بغیر عمل وہ گرج ہے جس میں بارش نہ ہو، اور عمل کے بغیر علم وہ درخت ہے جس میں پھل نہ ہو۔ خوف خدا اور پرہیزگاری کے بغیر علم وہ مال ہے جس کی زکوٰۃ نہ ادا کی جائے، یا وہ کھانا ہے جس میں نمک نہ ہو، اور وہ زراعت ہے جو چکنے پتھر پر کی جائے۔

احمق کے پاس علم وہ یاقوت اور موتی ہے جو کسی جانور کے ہاتھ لگ جائے۔

سنگدل انسان کی مثال اس پتھر کی ہے جسے پانی میں ڈال دیا جائے۔ رغبت نہ رکھنے

عِنْدَ مَنْ لَا يَرْغَبُ فِيهَا كَمَثَلِ الْمِزْمَارِ عِنْدَ أَهْلِ الْقُبُورِ وَمَثَلُ الصَّدَقَةِ بِالْحَرَامِ كَمَثَلِ مَنْ يَغْسِلُ الْعَذِرَةَ بِالْبَوْلِ وَمَثَلُ الْمَالِ بِلَا زَكٰوةِ الْمَالِ كَمَثَلِ الْجَسَدِ بِلَا رُوحٍ وَمَثَلُ الْعَمَلِ بِلَا تَوْبَةٍ كَمَثَلِ الْبُنْيَانِ بِلَا أَسَاسٍ۔

أَفَأَمِنُوا مَكْرَ اللّٰهِ إِلَّا الْقَوْمُ الْخٰسِرُونَ۔

اَلسُّوْرَةُ الثَّلٰثُوْنَ (تیسویں سورت)

يَا ابْنَ اٰدَمَ بِقَدْرِ مَا يَمِيلُ قَلْبُكَ إِلَى الدُّنْيَا أُخْرِجُ مَحَبَّتِي عَنْ قَلْبِكَ فَإِنِّي لَا أَجْمَعُ حُبِّي وَحُبَّ الدُّنْيَا فِي قَلْبٍ وَاحِدٍ أَبَدًا تَجَرَّدْ لِعِبَادَتِي وَأَخْلِصْ مِنَ الرِّيَاءِ عَمَلَكَ حَتّٰى أُلْبِسَكَ لِبَاسَ مَحَبَّتِي۔

أَقْبِلْ إِلَيَّ وَتَفَرَّغْ لِذِكْرِي أَذْكُرْكَ عِنْدَ مَلَائِكَتِي۔

يَا ابْنَ اٰدَمَ أُذْكُرْنِي تَذَلُّلًا أَذْكُرْكَ تَفَضُّلًا أُذْكُرْنِي بِمُجَاهَدَةٍ أَذْكُرْكَ بِمُشَاهَدَةٍ۔

أُذْكُرْنِي فَوْقَ الْأَرْضِ أَذْكُرْكَ تَحْتَ الْأَرْضِ أُذْكُرْنِي فِي النِّعْمَةِ وَالصِّحَّةِ أَذْكُرْكَ فِي الشِّدَّةِ وَالْوَحْدَةِ۔

والے کو نصیحت کرنا قبرستان میں بانسری بجانے کے مانند ہے اور مال حرام کا صدقہ نکالنا پیخانہ کو پیشاب سے دھونے کے مرادف ہے ۔ مال بلا زکوۃ مثل جسم بلا روح ہے اور عمل بلا توبہ مثل عمارت بلا اساس ہے ۔

کیا یہ لوگ الٰہی تدبیر کی طرف سے مطمئن ہو گئے ہیں جب کہ یہ اطمینان صرف خسارہ والوں کو حاصل ہوتا ہے ۔

تیسویں سورت

فرزند آدمؑ! جس قدر تیرا دل دنیا کی طرف مائل ہو اسی قدر میری محبّت کو اپنے دل سے نکال دے کہ میں اپنی محبّت کو محبّتِ دنیا کے ساتھ کسی دل میں جمع نہ ہونے دوں گا۔ میری عبادت کے لئے دنیا سے الگ ہو جا، اور عمل کو ریا کاری سے خالص بنا لے تاکہ میں تجھے اپنی محبّت کا لباس پہنا دوں ۔

میری طرف متوجہ ہو جا اور میری یاد کے لئے فراغت پیدا کر لے، تا کہ میں ملائکہ کے درمیان تیرا ذکر کروں ۔

فرزند آدمؑ! مجھے تواضع و خاکساری کے ساتھ یاد کر تا کہ میں تیرا ذکر خوبیوں کیساتھ کروں۔ اور مجھے جہاد نفس کے ساتھ یاد کر تا کہ میں تجھے مشاہدہ کے ساتھ یاد کروں ۔

تو مجھے زمین کے اوپر یاد کر میں تجھے زمین کے نیچے یاد رکھوں گا۔ تو مجھے نعمت اور صحت میں یاد کر میں تجھے شدت اور تنہائی میں یاد رکھوں گا۔

اُذْكُرُنِيْ بِالطَّاعَةِ اَذْكُرُكَ بِالْمَغْفِرَةِ اُذْكُرُنِيْ فِي الصِّحَّةِ وَالْغِنَاءِ اَذْكُرُكَ فِي الْفَقْرِ وَالْعَنَاءِ۔

اُذْكُرْنِيْ بِالصِّدْقِ وَالصَّفَاءِ اَذْكُرُكَ بِالْمَلَاءِ الْاَعْلٰى اُذْكُرُنِيْ بِالْاِحْسَانِ اِلَى الْفُقَرَاءِ اَذْكُرُكَ بِالْجَنَّةِ الْمَاوٰى۔

اُذْكُرُنِيْ بِالْعُبُوْدِيَّةِ اَذْكُرُكَ بِالرُّبُوْبِيَّتِهٖ اُذْكُرُنِيْ بِالتَّضَرُّعِ اَذْكُرُكَ بِالتَّكَرُّمِ اُذْكُرُنِيْ بِالتَّلَفُّظِ اَذْكُرُكَ بِالتَّلَطُّفِ اُذْكُرُنِيْ بِتَرْكِ الدُّنْيَا اَذْكُرُكَ بِنَعِيْمِ الْبَقَاءِ اُذْكُرُنِيْ فِي الشِّدَّةِ الْهَالِكَةِ اَذْكُرُكَ بِالنَّجَاةِ الْكَامِلَةِ۔

اَلسُّوْرَةُ الْحَادِيَةُ وَالثَّلٰثُوْنَ (اکتیسویں سورت)[۳۱]

يَا ابْنَ اٰدَمَ اُذْكُرُنِيْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ اُدْعُوْنِيْ بِلَا غَفْلَةٍ اَسْتَجِبْ لَكُمْ بِلَا مُهْلَةٍ۔

اُدْعُوْنِيْ بِالْقُلُوْبِ الْخَالِيَةِ اَسْتَجِبْ لَكُمْ بِالدَّرَجَاتِ الْعَالِيَةِ۔ اُدْعُوْنِيْ بِالْاِخْلَاصِ وَالتَّقْوٰى اَسْتَجِبْ لَكُمْ بِالْجَنَّةِ الْمَاوٰى۔ اُدْعُوْنِيْ بِالْخَوْفِ وَالرَّجَاءِ اَجْعَلْ لَكُمْ مِنْ كُلِّ اَمْرٍ فَرَجًا

تو مجھے اطاعت کے ساتھ یاد کر میں تجھے مغفرت کے ساتھ یاد کروں گا۔

تو مجھے صحت اور مالداری میں یاد کر میں تجھے فقیری اور مصیبت میں یاد کروں گا۔

تو مجھے صدق وصفا کے ساتھ یاد کر میں تجھے آسمان کی فضاؤں میں یاد کرونگا

تو مجھے غریبوں کے ساتھ احسان کر کے یاد کر میں تجھے جنت الفردوس کے ساتھ یاد کروں گا۔

تو مجھے بندگی کے ساتھ یاد کر میں تجھے ربوبیت کے ساتھ یاد کروں گا۔ تو مجھے گڑگڑا کر یاد کر میں تجھے کرامت کے ساتھ یاد کروں گا۔ تو مجھے الفاظ سے یاد کر میں تجھے لطف وکرم سے یاد کروں گا۔ تو مجھے ترک دنیا کے ذریعہ یاد کر میں تجھے نعمت بقا کے ساتھ یاد کروں گا۔ تو مجھے ہلاک کرنے والی شدت میں یاد کر میں تجھے کامل نجات کے ساتھ یاد کروں گا۔!

اکتیسویں ۳۱ سورت

فرزند آدمؑ! مجھے یاد کر میں قبول کر لوں گا۔ اور مجھ سے غفلت کے بغیر دعا کر میں تیری دعا کو فوراً مستجاب کر لوں گا۔

تم مجھے خالی دلوں سے یاد کرو میں تمھیں بلند درجات کے ذریعہ یاد کروں گا۔ تم مجھے اخلاص اور تقویٰ کے ساتھ یاد کرو میں تمھیں جنت الفردوس کے ذریعہ یاد کروں گا۔ تم مجھے امید وخوف کے ذریعہ یاد کرو میں تمھارے لئے ہر مشکل سے

وَمَخْرَجًا۔

اُدْعُوْنِیْ بِالْاَسْمَاءِ الْعُلْیَا اَسْتَجِبْ لَکُمْ بِبُلُوْغِ الْمَطَالِبِ الْاَسْنٰی۔

اُدْعُوْنِیْ فِیْ دَارِ الْخَرَابِ وَالْفَنَاءِ اَسْتَجِبْ لَکُمْ فِیْ دَارِ الثَّوَابِ وَالْبَقَاءِ۔

یَا ابْنَ اٰدَمَ کَمْ تَقُوْلُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ وَفِیْ قَلْبِکَ غَیْرُ اللّٰہِ۔ وَلِسَانُکَ بِذِکْرِ اللّٰہِ وَتَخَافُ غَیْرَ اللّٰہِ وَتَرْجُوْا غَیْرَ اللّٰہِ۔

وَلَوْ عَرَفْتَ اللّٰہَ لَمَا اَھَمَّکَ غَیْرُ اللّٰہِ وَتُذْنِبُ وَلَا تَسْتَغْفِرُ فَاِنَّ الْاِسْتِغْفَارَ مَعَ الْاِصْرَارِ تَوْبَۃُ الْکَاذِبِیْنَ وَمَا رَبُّکَ بِظَلَّامٍ لِلْعَبِیْدِ۔

اَلسُّوْرَۃُ الثَّانِیَۃُ وَالثَّلٰثِیْنَ (بتیسویں سورت)

یَا ابْنَ اٰدَمَ اَجَلُکَ یَضْحَکُ بِاَمَلِکَ وَقَضَآئِیْ یَضْحَکُ مِنْ حَذْرِکَ وَتَقْدِیْرِیْ یَضْحَکُ مِنْ تَدْبِیْرِکَ وَاٰخِرَتِیْ یَضْحَکُ مِنْ دُنْیَاکَ۔ وَقِسْمَتِیْ یَضْحَکُ مِنْ حِرْصِکَ۔

فَاِنَّ رِزْقَکَ مَوْزُوْنٌ مَعْرُوْفٌ مَکْتُوْبٌ مَخْزُوْنٌ

نکلنے کے راستے بنا دوں گا۔

تم مجھے بلند ترین ناموں سے یاد کرو میں بلند ترین مقاصد تک پہونچانے کے ذریعہ تمھیں یاد کروں گا۔

تم مجھے تباہی اور فنا کے گھر میں یاد کرو میں تمھیں ثواب اور بقا کی منزل پر یاد رکھوں گا۔

فرزند آدمؑ! کب تک تو اللہ اللہ کہتا رہے گا اور تیرے دل میں غیر خدا کی بستی رہے گی اور کب تک تیری زبان نام خدا لیتی رہے گی اور تیرے دل میں غیر خدا کا خوف رہے گا اور تو غیر خدا سے امید رکھے گا۔

اگر تو نے خدا کو پہچان لیا ہوتا تو غیر خدا کی کوئی اہمیت نہ ہوتی۔ مگر مشکل یہ ہے کہ تو گناہ کرتا ہے اور استغفار نہیں کرتا ہے۔ جب کہ استغفار اصرار گناہ کیساتھ جھوٹوں کی توبہ کے مرادف ہے۔ اور تیرا خدا اپنے بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں ہے۔

بتیسویں سورت ۳۲

فرزند آدمؑ! تیری موت تیری امیدوں پر ہنس رہی ہے اور میرا فیصلہ تیری احتیاط پر ہنس رہا ہے۔ میری تقدیر تیری تدبیر پر خندہ زن ہے اور میری تقسیم تیری لالچ پر ہنس رہی ہے۔

تیرا رزق نپا تُلا، مشہور و معروف، مضمون اور خزانہ میں محفوظ ہے لہٰذا اپنے

فَبَادِرْ لِلْمَوْتِ بِعَمَلِكَ الْخَيْرِ قَبْلَ الْمَوْتِ فَإِنَّ رِزْقَكَ لَا يَأْكُلُهُ غَيْرُكَ نَحْنُ قَسَمْنَا بَيْنَهُمْ مَعِيْشَتَهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا۔

يَا ابْنَ اٰدَمَ الدُّنْيَا مُرٌّ عَلٰى أَوْلِيَاءِيْ لٰكِنْ يُحِبُّوْنَ لِقَاءِيْ وَحُلْوٌ لِأَعْدَآءِيْ وَلٰكِنْ يَكْرَهُوْنَ لِقَآءِيْ۔

يَا ابْنَ اٰدَمَ الْمَوْتُ نَازِلٌ بِكَ وَإِنْ كَرِهْتَ وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ فَإِنَّكَ مَبْعُوْثٌ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ حِيْنَ تَقُوْمُ وَمِنَ الَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَإِدْبَارَ النُّجُوْمِ۔

اَلسُّوْرَةُ الثَّالِثَةُ وَالثَّلٰثُوْنَ (تینتیسویں ٣٣ سورت)

يَا ابْنَ اٰدَمَ تُرِيْدُ وَأُرِيْدُ وَلَا يَكُوْنُ إِلَّا مَا أُرِيْدُ۔ فَمَنْ قَصَدَنِيْ عَرَفَنِيْ وَمَنْ عَرَفَنِيْ أَرَادَنِيْ وَمَنْ أَرَادَنِيْ طَلَبَنِيْ وَمَنْ طَلَبَنِيْ وَجَدَنِيْ وَمَنْ وَجَدَنِيْ خَدَمَنِيْ وَمَنْ خَدَمَنِيْ ذَكَرَنِيْ وَمَنْ ذَكَرَنِيْ ذَكَرْتُهُ

عمل خیر کے ذریعہ موت کا استقبال کرو قبل اس کے کہ وقت نکل جائے۔ تمہارا رزق کوئی دوسرا نہیں کھا سکتا ہے۔ میں نے زندگانی دنیا میں سب کی معیشت کو تقسیم کردیا ہے۔

فرزند آدمؑ! دنیا میرے دوستوں کے لئے تلخ ہے لیکن وہ میری ملاقات کے مشتاق ہیں اور میرے دشمنوں کے لئے شیریں ہے لیکن وہ میری ملاقات کو ناپسند کرتے ہیں۔

فرزند آدمؑ! موت بہرحال نازل ہونے والی ہے چاہے تمہیں ناپسند ہو۔ حکم خدا پر صبر کرو کہ ایک دن قبر سے بہرحال نکالا جائے گا۔ جب بستر سے اٹھو تو اپنے رب کی حمد کی تسبیح کرو اور رات کے وقت اور ستاروں کے غروب ہوتے وقت بھی تسبیح کرتے رہو۔

تینتیسویں (۳۳) سورت

فرزند آدمؑ! ایک تیرا ارادہ ہے، ایک میرا ارادہ ہے۔ مگر ہوتا وہی ہے جو میرا ارادہ ہوتا ہے۔ لہٰذا جس نے میری طرف رُخ کیا اس نے مجھے پہچان لیا۔ اور جس نے پہچان لیا اس نے میرا ارادہ کیا۔ اور جس نے میرا ارادہ کیا اس نے مجھے طلب کیا۔ اور جس نے مجھے طلب کیا اس نے مجھے پا لیا۔ اور جس نے مجھے پا لیا اس نے میری خدمت کی۔ اور جس نے میری خدمت کی اس نے مجھے یاد رکھا۔

بِرَحْمَتِیْ۔

یَاابْنَ اٰدَمَ لَا یَخْلُصُ عَمَلُكَ حَتّٰی تَذُوْقَ اَرْبَعَ مَوْتَاتٍ اَلْمَوْتُ الْاَحْمَرُ وَالْمَوْتُ الْاَصْفَرُ وَالْمَوْتُ الْاَسْوَدُ وَالْمَوْتُ الْاَبْیَضُ۔

اَلْمَوْتُ الْاَحْمَرُ اِحْتِمَالُ الْجَفَاءِ وَكَفُّ الْاَذٰی وَالْمَوْتُ الْاَصْفَرُ اَلْجُوْعُ وَالْاِعْسَارُ وَالْمَوْتُ الْاَسْوَدُ مُخَالَفَةُ النَّفْسِ وَالْهَوٰی فَلَا تَتَّبِعِ الْهَوٰی فَیُضِلَّكَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَالْمَوْتُ الْاَبْیَضُ اَلْعُزْلَةُ۔

اَلسُّوْرَةُ الرَّابِعَةُ وَالثَّلٰثُوْنَ (چونتیسویں ۳۴ سورت)

یَاابْنَ اٰدَمَ مَلٰٓئِكَتِیْ یَتَعَاقَبُوْنَ بِاللَّیْلِ وَالنَّهَارِ لِتَكْتُبُوْا عَلَیْكَ مَا تَقُوْلُ وَتَفْعَلُ مِنْ قَلِیْلِكَ وَكَثِیْرِكَ فَالسَّمَآءُ تَشْهَدُ بِمَا رَاَتْ مِنْكَ وَالْاَرْضُ تَشْهَدُ عَلَیْكَ بِمَا عَمِلْتَ عَلٰی ظَهْرِهَا۔

وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُوْمُ یَشْهَدْنَ عَلَیْكَ بِمَا تَقُوْلُ وَتَفْعَلُ وَاَنَا مُطَّلِعٌ عَلٰی مُخْفِیَّاتِ خَطَرَاتِ قَلْبِكَ۔

وَلَا تَغْفَلْ عَنْ نَفْسِكَ فَاِنَّ لَكَ فِی الْمَوْتِ شُغْلٌ شَاغِلٌ وَعَنْ قَلِیْلٍ اَنْتَ رَاحِلٌ وَكُلُّ مَا قَدَّمْتَهٗ مِنَ الْخَیْرِ وَالشَّرِّ حَاصِلٌ بِلَا زِیَادَةٍ وَنُقْصَانٍ وَتَسْتَوْفِیْ غَدًا

اور جس نے مجھے یاد رکھا میں نے اپنی رحمت سے اسے یاد رکھا۔

فرزند آدمؑ! تیرا عمل خالص نہیں ہو سکتا ہے جب تک چار موت کا مزہ نہ چکھ لے۔ سرخ موت، زرد موت، سیاہ موت اور سفید موت۔

سرخ موت کا مطلب ظلم کو برداشت کرنا اور لوگوں کو اذیت نہ دینا ہے۔ اور زرد موت کا مفہوم بھوک اور تنگدستی ہے۔ سیاہ موت نفس اور خواہشات کی مخالفت ہے کہ نفس کا اتباع راہ خدا سے بھٹکا دیتا ہے۔ اور سفید موت لوگوں سے کنارہ کشی ہے۔

چونتیسویں (۳۴) سورت

فرزند آدمؑ! میرے فرشتے صبح و شام تیرے پاس آتے رہتے ہیں تاکہ تھوڑا بہت جو عمل بھی کرے اسے لکھ لیں۔ آسمان تیرے جن اعمال کو دیکھ رہا ہے ان کا وہ گواہ ہے اور زمین تیری جن حرکات کو دیکھ رہی ہے ان کی وہ گواہ ہے۔

آفتاب و ماہتاب بھی تیرے اقوال و افعال کے گواہ ہیں، اور میں تو تیرے دل کے اندر چھپے ہوئے اسرار کو بھی جانتا ہوں۔

خبردار اپنے نفس کی طرف سے غافل نہ ہو جانا کہ موت ہی مشغول کر لینے کیلئے بہت کافی ہے اور عنقریب تو اس دنیا سے جانے والا ہے۔ اور جو خیر و شر پہلے بھیج دیا ہے وہ سامنے آنے والا ہے، اس میں نہ کوئی کمی ہونے والی ہے اور نہ

مَاكُنْتَ فَاعِلاً ۔

يَابْنَ اٰدَمَ اِنَّ الْحَلَالَ لَيْسَ يَأْتِيْكَ اِلَّا قَطْرَةً قَطْرَةً وَالْحَرَامُ يَأْتِيْكَ كَالسَّيْلِ فَمَنْ صَفٰى عَيْشُهٗ صَفٰى دِيْنُهٗ ۔

اَلسُّوْرَةُ الْخَامِسَةُ وَالثَّلٰثُوْنَ (پینتیسویں ۳۵ سورت)

يَابْنَ اٰدَمَ لَا تَفْرَحْ بِالْغَنَاءِ فَلَيْسَ بِمُخَلَّدٍ وَلَا تَجْزَعْ مِنَ الْفَقْرِ فَلَيْسَ عَلَيْكَ حَتْمًا وَوَاجِبًا وَلَا تَقْنَطْ بِالْبَلَاءِ فَاِنَّ الذَّهَبَ تُجَرَّبُ بِالنَّارِ وَالْمُؤْمِنُ يُجَرَّبُ بِالْبَلَاءِ ۔

فَاِنَّ الْغَنِيَّ عَزِيْزٌ فِي الدُّنْيَا وَذَلِيْلٌ فِي الْاٰخِرَةِ وَالْفَقِيْرُ ذَلِيْلٌ فِي الدُّنْيَا وَعَزِيْزٌ فِي الْاٰخِرَةِ اِنَّ الْاٰخِرَةَ اَبْقٰى وَاَبْهٰى ۔

يَابْنَ اٰدَمَ اِذَا رَأَيْتَ الضَّيْفَ عِنْدَكَ مَحْبُوْسًا اَكْثَرَ مِنْ تِسْعَةِ اَيَّامٍ فَقُلْ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ غَضَبِ اللّٰهِ ۔

يَابْنَ اٰدَمَ اَلْمَالُ مَالِيْ وَاَنْتَ عَبْدِيْ وَالضَّيْفُ رَسُوْلِيْ فَاِنْ مَنَعْتَ مَالِيْ مِنْ رَسُوْلِيْ فَلَا تَطْمَعْ فِيْ جَنَّتِيْ وَنِعْمَتِيْ ۔

يَابْنَ اٰدَمَ اَلْمَالُ مَالِيْ وَالْاَغْنِيَاءُ وُكَلَائِيْ

زیادتی۔ اور جس قدر کام کر رہا ہے سب مکمل طور سے ملنے والا ہے۔

فرزند آدمؑ! یاد رکھ کہ خیر تیرے پاس قطرہ قطرہ بن کر آتا ہے اور شر سیلاب کی طرح امنڈ پڑتا ہے لہٰذا جس کی زندگی صاف ہوگی اس کا دین بھی پاک اور صاف ہوگا۔

پینتیسویں سورت

فرزند آدمؑ! مالداری کا غرور نہ کر کہ یہ ہمیشہ رہنے والی نہیں ہے۔ اور فقیری سے پریشان نہ ہو کہ یہ بھی حتمی اور لازمی نہیں ہے۔ آزمائش میں مایوس نہ ہو کہ سونا آگ ہی پر تپایا جاتا ہے اور مومن بلاؤں ہی سے آزمایا جاتا ہے۔

مالدار انسان دنیا میں صاحبِ عزّت اور آخرت میں ذلیل ہوتا ہے، اور فقیر دنیا میں ذلیل اور آخرت میں صاحبِ عزّت ہوتا ہے۔ آخرت ہمیشہ رہنے والی بھی ہے اور خوبصورت بھی ہے۔

فرزند آدمؑ! جب نو دس دن تک مہمانوں کا سلسلہ رُک جائے تو غضب پروردگار سے پناہ مانگ۔

فرزند آدمؑ! مال میرا مال ہے اور تو میرا بندہ ہے اور مہمان میرا نمائندہ ہے۔ لہٰذا اگر تو نے میرے مال کو میرے نمائندہ سے روک لیا تو میری جنت و نعمت کی امید نہ رکھنا۔

فرزند آدمؑ! مال میرا مال ہے، اغنیار میرے وکیل ہیں اور فقرار میرے عیال

وَالْفُقَرَاءُ عِيَالِىْ فَمَنْ بَخِلَ عَلٰى عِيَالِىْ اُدْخِلُهُ النَّارَ وَلَا اُبَالِىْ۔

يَا ابْنَ اٰدَمَ ثَلٰثَةٌ وَاجِبَاتٌ عَلَيْكَ زَكٰوةُ مَالِكَ وَصِلَةُ رَحِمِكَ وَقِرَاءُ ضَيْفِكَ۔

فَاِذَا لَمْ تَفْعَلْ مَا اَوْجَبْتُهُ عَلَيْكَ فَاِنِّیْ اَجْزِعُكَ اِجْزَاعًا وَاَجْعَلُكَ نَكَالًا لِلْعَالَمِيْنَ۔

يَا ابْنَ اٰدَمَ اِذَا لَمْ تَرْحَقَّ جَارِكَ كَمَا تَرٰى حَقَّ عِيَالِكَ لَمْ اَنْظُرْ اِلَيْكَ وَلَمْ اَقْبَلْ عَمَلَكَ وَلَمْ اَسْتَجِبْ دُعَائَكَ۔

يَا ابْنَ اٰدَمَ لَا تَتَكَبَّرْ عَلٰى مِثْلِكَ فَاِنَّ اَوَّلَكَ نُطْفَةٌ قَذِرَةٌ مِنْ مَنِيٍّ مُنْهَمِرَةٍ مِنْ اَيِّ وَجْهٍ خَرَجْتَ مِنْ مَخْرَجِ الْبَوْلِ مِنْ بَيْنِ الصُّلْبِ وَالتَّرَائِبِ۔

يَا ابْنَ اٰدَمَ اُذْكُرْ ذٰلِكَ مَوْقِفَكَ غَدًا بَيْنَ يَدَیَّ فَاِنِّیْ لَمْ اَغْفُلْ مِنْ سَرَائِرِكَ طَرْفَةَ عَيْنٍ وَاِنِّیْ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ۔

اَلسُّوْرَةُ السَّادِسَةُ وَالثَّلٰثُوْنَ (چھتیسویں سورت) ۳۶

يَا ابْنَ اٰدَمَ كُنْ سَخِيًّا فَاِنَّ السَّخَاءَ مِنْ حُسْنِ الْيَقِيْنِ وَالْيَقِيْنُ

ہیں، لہٰذا جو میرے عیال سے بخل کرے گا میں اسے جہنم میں ڈھکیل دوں گا اور کوئی پرواہ نہیں کروں گا۔

فرزند آدمؑ! تجھ پر تین چیزیں واجب ہیں۔ اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرنا، اپنے قرابتداروں سے اچھا سلوک کرنا، اور مہمانوں کی خاطر کرنا۔

لہٰذا اگر تو نے ان واجبات کو ادا نہیں کیا تو میں تجھے سخت ترین رنج میں مبتلا کر دوں گا اور عالمین کے لئے عبرت بنا دوں گا۔

فرزند آدمؑ! اگر تو نے اپنی اولاد کی طرح اپنے ہمسایہ کا خیال نہ کیا تو میں تیری طرف رُخ بھی نہ کروں گا اور تیرے عمل کو قبول نہیں کروں گا۔ اور تیری دعا کو مستجاب نہیں کروں گا۔

فرزند آدمؑ! اپنے جیسے انسان پر غرور نہ کرنا کہ تیری ابتدا نجس نطفہ ہے اور یہ منی صلب اور سینے کی ہڈیوں کے درمیان سے پیشاب کے مقام سے خارج ہوتی ہے۔

فرزند آدمؑ! اپنی اس ذلت کو یاد کر جب کل روزِ قیامت میرے سامنے کھڑا ہو گا کہ میں تیرے باطن سے ایک لمحہ کے لئے غافل نہیں رہا ہوں اور میں سینہ کے رازوں سے بھی باخبر ہوں۔

چھتیسویں سورت

فرزند آدمؑ! سخاوت کر، کہ سخاوت حُسنِ یقین سے پیدا ہوتی ہے، اور یقین

مِنَ الْاِيْمَانِ وَالْاِيْمَانُ مِنَ الْجَنَّةِ۔
يَابْنَ اٰدَمَ اِيَّاكَ وَالْبُخْلَ فَاِنَّ الْبُخْلَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْكُفْرُ مِنَ النَّارِ۔
يَابْنَ اٰدَمَ اِتَّقُوْا مِنْ دَعْوَةِ الْمَظْلُوْمِيْنَ فَاِنَّهَا لَا يَحْجُبُهَا عَنِّىْ شَيْءٌ۔
وَلَوْلَا اَنِّىْ اُحِبُّ الصَّفْحَ وَالْمَغْفِرَةَ لَمَا ابْتَلَيْتُ اٰدَمَ بِالذَّنْبِ ثُمَّ رَدَدْتُهُ اِلَى الْجَنَّةِ۔
يَابْنَ اٰدَمَ لَوْلَا اَنَّ الْعَفْوَ اَحَبُّ شَيْءٍ عِنْدِىْ لَمَا ابْتَلَيْتُ اَحَدًا بِالذَّنْبِ۔
يَابْنَ اٰدَمَ اَعْطَيْتُكَ الْاِيْمَانَ وَالْمَعْرِفَةَ مِنْ غَيْرِ سُؤَالٍ وَتَضَرُّعٍ فَكَيْفَ اَبْخَلُ عَلَيْكَ بِالْجَنَّةِ وَالْمَغْفِرَةِ مَعَ سُؤَالِكَ وَتَضَرُّعِكَ۔
يَابْنَ اٰدَمَ اِذَا اعْتَصَمَ لِىْ عَبْدٌ هَدَيْتُهُ وَاِذَا تَوَكَّلَ عَلَىَّ كَفَيْتُهُ وَاِذَا تَوَكَّلَ عَلٰى غَيْرِىْ قَطَعْتُهُ اَسْبَابَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ۔
يَابْنَ اٰدَمَ لَا تَدَعْ صَلٰوةَ الضُّحٰى فَاِنَّ لِمُصَلِّيْهَا يَدْعُوْا لَهُ مَا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ۔
يَابْنَ اٰدَمَ ضَيَّعْتَ اَمْرِىْ وَرَكِبْتَ مَعْصِيَتِىْ

ایمان سے پیدا ہوتا ہے اور ایمان جنّت سے آتا ہے۔

فرزندِ آدمؑ! بخل سے پرہیز کر کہ بخل کفر سے آتا ہے اور کفر کی جگہ جہنم ہے۔

فرزندِ آدمؑ! مظلوم کی بد دعا سے ڈر۔ کہ اسے میری بارگاہ تک آنے سے کوئی شے نہیں روک سکتی ہے۔

اگر میں معاف کرنے اور درگذر کرنے کو پسند نہ کرتا تو آدم کو ترکِ اولیٰ میں مبتلا نہ ہونے دیتا اور اپنے جنت تک ہرگز واپس نہ کرتا۔

فرزندِ آدمؑ! اگر میری نگاہ میں معافی محبوب ترین شے نہ ہوتی تو میں کسی کو گناہ کے ذریعہ نہ آزماتا۔

فرزندِ آدمؑ! جب میں نے تجھے بغیر مانگے اور فریاد کئے ایمان اور معرفت کی دولت دے دی ہے تو سوال اور فریاد کے بعد جنت اور مغفرت سے کس طرح بخل کر سکتا ہوں۔

فرزندِ آدمؑ! جب کوئی بندہ میری حفاظت چاہتا ہے تو میں اسے ہدایت دے دیتا ہوں، اور جب مجھ پر بھروسہ کرتا ہے تو میں کافی ہو جاتا ہوں۔ اور جب میرے غیر پر بھروسہ کرتا ہے تو زمین و آسمان کے تمام اسباب کو کاٹ دیتا ہوں۔

فرزندِ آدمؑ! نمازِ ضحیٰ کو ترک نہ کرنا کہ اس کے پڑھنے والے کے لئے وہ تمام چیزیں دعا کرتی ہیں جن پر سورج کی روشنی پڑتی ہے۔

فَمَنِ الَّذِیْ یَمْنَعُكَ مِنْ عَذَابِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ۔

اَلسُّوْرَةُ السَّابِعَةُ وَالثَّلٰثُوْنَ (سینتیسویں سورت)

یَا بْنَ اٰدَمَ اَحْسِنْ خُلُقَكَ مَعَ النَّاسِ حَتّٰی اُحِبَّكَ وَحَبَّبْتُكَ فِیْ قُلُوْبِ الصَّالِحِیْنَ وَغَفَرْتُ ذُنُوْبَكَ۔

یَا بْنَ اٰدَمَ ضَعْ یَدَكَ عَلٰی رَاْسِكَ فَمَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ فَاَحِبَّ لِلْمُسْلِمِیْنَ۔

یَا بْنَ اٰدَمَ لَا تَحْزَنْ عَلٰی مَا فَاتَكَ مِنَ الدُّنْیَا وَلَا تَفْرَحْ بِمَا اُوْتِیْتَ مِنْهَا فَاِنَّ الدُّنْیَا اَلْیَوْمَ لَكَ وَغَدًا لِغَیْرِكَ۔

یَا بْنَ اٰدَمَ اُطْلُبِ الْاٰخِرَةَ وَدَعِ الدُّنْیَا فَاِنَّ ذَرَّةً مِنَ الْاٰخِرَةِ خَیْرٌ لَكَ مِنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْهَا۔

یَا بْنَ اٰدَمَ اَنْتَ فِیْ طَلَبِ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةُ فِیْ طَلَبِكَ یَا بْنَ اٰدَمَ تَهَیَّأْ لِلْمَوْتِ قَبْلَ وُرُوْدِكَ وَلَوْ تَرَكْتُ الدُّنْیَا لِاَحَدٍ مِنْ عِبَادِیْ لَتَرَكْتُهَا لِلْاَنْبِیَاءِ حَتّٰی یَدْعُوْا عِبَادِیْ اِلٰی طَاعَتِیْ۔

یَا بْنَ اٰدَمَ كَمْ مِنْ غَنِیٍّ قَدْ جَعَلَهُ الْمَوْتُ فَقِیْرًا وَكَمْ مِنْ

فرزند آدمؑ! تونے میرے حکم کو برباد کر دیا اور میری نافرمانی کا مرتکب ہو گیا تو اب روز قیامت تجھے میرے عذاب سے کون بچا سکتا ہے۔

سینتیسویں سورت

فرزند آدمؑ! لوگوں کے ساتھ اپنے اخلاق کو درست کر تاکہ میں بھی تجھ سے محبّت کروں اور اپنے نیک بندوں کا بھی محبوب بنا دوں اور تیرے گناہ بھی معاف کر دوں۔

فرزند آدمؑ! اپنے ہاتھ کو اپنے سر پر رکھ کے انصاف کر اور جو اپنے لئے چاہتا ہے اسے دیگر مسلمانوں کے لئے بھی پسند کر۔

فرزند آدمؑ! جو دنیا ہاتھ سے نکل جائے اس پر افسوس نہ کرنا اور جو ہاتھ آجائے اس پر اکڑ نہ جانا کہ یہ دنیا آج تیرے لئے ہے کل تیرے غیر کے لئے ہو گی۔

فرزند آدمؑ! آخرت کو طلب کر اور دنیا کو ترک کر دے کہ آخرت کا ایک ذرّہ بھی دنیا اور اس کی تمام نعمتوں سے بہتر ہے۔

فرزند آدمؑ! تو دنیا کو ڈھونڈھ رہا ہے اور آخرت تجھے تلاش کر رہی ہے موت کے لئے وقت آنے سے پہلے تیاری کر لے۔ اگر میں دنیا کو کسی کے لئے بھی چھوڑ سکتا تو انبیاء کے لئے چھوڑ دیتا تاکہ میرے بندوں کو میری اطاعت کی دعوت دیں۔

فرزند آدمؑ! کتنے مالدار ہیں جنھیں موت نے فقیر بنا دیا ہے، اور کتنے ہنسنے والے

ضَاحِكٍ قَدْ صَارَ بَاكِيًا بِالْمَوْتِ وَكَمْ مِنْ عَبْدٍ بَسَطْتُ لَهُ الدُّنْيَا فَطَغٰى وَتَرَكَ طَاعَتِيْ حَتّٰى مَاتَ عَلَيْهِ وَدَخَلَ النَّارَ وَكَمْ مِنْ عَبْدٍ قَتَّرْتُ عَلَيْهِ الدُّنْيَا فَصَبَرَ وَمَاتَ وَدَخَلَ الْجَنَّةَ۔

اَلسُّوْرَةُ الثَّامِنَةُ وَالثَّلٰثُوْنَ (اڑتیسویں سورت) ٣٨

يَا ابْنَ اٰدَمَ اِذَا اَصْبَحْتَ بَيْنَ نِعْمَتَيْنِ عَظِيْمَتَيْنِ لَاتَدْرِيْ اَيَّتُهُمَا اَعْظَمُ عِنْدَكَ۔ ذُنُوْبُكَ الْمَسْتُوْرَةُ عَنِ النَّاسِ اَوِ الثَّنَاۤءُ الْحَسَنُ مِنَ النَّاسِ۔ وَلَوْ عَلِمَ النَّاسُ مَا اَعْلَمُ مِنْكَ مَا سَلَّمَ عَلَيْكَ اَحَدٌ مِنْ خَلْقِيْ۔

وَاَخْلِصْ عَمَلَكَ مِنَ الرِّيَاۤءِ وَالسُّمْعَةِ فَاِنَّكَ عَبْدٌ ذَلِيْلٌ لِرَبٍّ جَلِيْلٍ مَامُوْرٌ لِاَمْرِهٖ۔ وَتَزَوَّدْ فَاِنَّكَ مُسَافِرٌ وَلَابُدَّ مِنَ الزَّادِ لِكُلِّ مُسَافِرٍ۔

يَا ابْنَ اٰدَمَ خَزَائِنِيْ لَاتَنْفَدُ اَبَدًا وَيَمِيْنِيْ مَبْسُوْطَةٌ بِالْعَطَايَا اَبَدًا وَبِقَدْرِ مَا تُنْفِقُ اُنْفِقُ عَلَيْكَ وَبِقَدْرِ مَا تُمْسِكُ اُمْسِكُ عَلَيْكَ۔

يَا ابْنَ اٰدَمَ خَوْفُ الْفَقْرِ سُوْءُ الظَّنِّ بِاللّٰهِ تَعَالٰى وَمَنْ

ہیں جنھیں موت نے رُلا دیا ہے اور کتنے بندے ہیں جن کے لئے میں نے دنیا کا دامن پھیلا دیا تو سرکش ہو گئے، اور میری اطاعت کو ترک کر دیا اور اسی حال میں مرکر جہنم واصل ہو گئے۔ اور کتنے بندے ہیں جن کے لئے دنیا کو ترک کر دیا تو انھوں نے صبر کیا اور جنت میں داخل ہو گئے۔

۳۸
اڑتیسویں سورت

فرزند آدمؑ! تیری صبح دو عظیم نعمتوں کے درمیان ہوتی ہے اور تجھے خبر نہیں ہوتی کہ دونوں میں کون سی نعمت عظیم تر ہے۔ وہ گناہ جو لوگوں کی نگاہ سے مخفی ہیں، یا وہ تعریف جو لوگوں کی زبان پر ہے۔ یاد رکھ تیرے جن گناہوں کا مجھے علم ہے اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے تو کوئی تجھے سلام بھی نہ کرے۔

اپنے عمل کو دکھانے اور سُنانے کے جذبہ سے پاک بنالے کہ تو رب جلیل کے سامنے ایک بندۂ ذلیل ہے اور اس کے احکام پر مامور ہے۔ زادِ راہ فراہم کرلے کہ تو مسافر ہے اور مسافر کے لئے زادِ راہ ضروری ہے۔

فرزند آدمؑ! میرے خزانے کبھی ختم ہونے والے نہیں ہیں اور میرے ہاتھ کرم کے لئے ہمیشہ کھلے ہوئے ہیں۔ تو جس قدر خرچ کرتا ہے میں بھی تجھ پر خرچ کرتا ہوں اور جس قدر روک لیتا ہے میں بھی اپنی عطا کو روک لیتا ہوں۔

فرزند آدمؑ! فقیری کا خوف اللہ کے ساتھ بدگمانی ہے اور تو اپنے یقین کی

قِلَّةِ الْيَقِيْنِ تَبْخَلُ عَلَى الْمَسَاكِيْنِ۔

يَا بْنَ اٰدَمَ مَنْ اَهَمَّ لِلرِّزْقِ فَقَدْ شَكَّ فِيْ كِتَابِيْ وَمَنْ لَّمْ يُصَدِّقْ اَنْبِيَائِيْ فَقَدْ جَحَدَ رُبُوْبِيَّتِيْ كَبَّتُهُ فِي النَّارِ عَلٰى وَجْهِهٖ۔

اَلسُّوْرَةُ التَّاسِعَةُ وَالثَّلٰثُوْنَ (انتالیسویں سورت)

يَا بْنَ اٰدَمَ اِجْعَلْ قَلْبَكَ مُوَافِقًا لِلِسَانِكَ وَلِسَانَكَ مُوَافِقًا لِعَمَلِكَ وَعَمَلَكَ خَالِصًا مِنْ غَيْرِيْ فَاِنِّيْ غَيُوْرٌ لَا اَقْبَلُ اِلَّا الْاَخَالِصًا۔

فَاِنَّ قَلْبَ الْمُنَافِقِ مُخَالِفٌ لِلِسَانِهٖ وَلِسَانُهٗ لِعَمَلِهٖ وَعَمَلُهٗ لِغَيْرِ اللّٰهِ۔

يَا بْنَ اٰدَمَ مَا تَكَلَّمْتَ بِكَلِمَةٍ وَلَا نَظَرْتَ بِنَظْرَةٍ وَلَا خَطَوْتَ بِخُطْوَةٍ اِلَّا وَمَعَكَ مَلَكَانِ يَكْتُبَانِ لَكَ اَوْ عَلَيْكَ۔

يَا بْنَ اٰدَمَ مَا خَلَقْتُكُمْ لِتَجْمَعُوا الدُّنْيَا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ بَلْ خَلَقْتُكُمْ لِتَعْبُدُوْنِيْ عِبَادَةَ الْاَذِلَّاءِ طَوِيْلًا وَّتَشْكُرُوْلِيْ جَزِيْلًا وَّتُسَبِّحُوْنِيْ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا۔

کمی کی بنا پر مسکینوں پر بخل کرتا ہے۔

فرزند آدمؑ! جو روزی کے پیچھے پڑ گیا اس نے میری کتاب میں شک کیا اور جس نے میرے انبیاء کی تصدیق نہیں کی اس نے میری خدائی کا انکار کر دیا۔ اور جس نے میری خدائی کا انکار کر دیا میں اسے منہ کے بھل جہنم میں ڈال دوں گا۔

۳۹ انتالیسویں سورت

فرزند آدمؑ! اپنے دل کو زبان سے ہم آہنگ بنا لے اور اپنی زبان کو اپنے عمل کے مطابق کر لے۔ اپنے عمل کو میرے لئے خالص کر لے کہ میں غیرت دار ہوں اور غیر خالص کو پسند نہیں کرتا ہوں۔

یاد رکھ، منافق کا دل اس کی زبان سے الگ ہوتا ہے اور اس کی زبان اس کے عمل سے الگ ہوتی ہے اور اس کا عمل غیر خدا کے لئے ہوتا ہے۔

فرزند آدمؑ! جب بھی تیری زبان سے کوئی لفظ نکلتا ہے یا تو نظر اٹھا کر کسی چیز کو دیکھتا ہے یا ایک قدم چلتا ہے تو تیرے ساتھ دو فرشتے ہوتے ہیں جو تیرے عمل کو تیرے حق میں یا تیرے خلاف لکھتے رہتے ہیں۔

اولاد آدمؑ! ہم نے تمھیں اس لئے نہیں پیدا کیا ہے کہ ایک دوسرے کے لئے دنیا جمع کرو بلکہ اس لئے پیدا کیا ہے کہ بندۂ ذلیل کی طرح طویل عبادت کرو اور میری نعمتوں کا کثیر شکریہ ادا کرو اور صبح و شام میری تسبیح کرتے رہو۔

فَإِنَّ الرِّزْقَ مَقْسُوْمٌ وَالْحَرِيْصَ مَحْرُوْمٌ وَالْبَخِيْلَ مَذْمُوْمٌ وَالْحَاسِدَ مَغْمُوْمٌ وَالنَّاقِدَ حَيٌّ قَيُّوْمٌ۔

يَا ابْنَ اٰدَمَ اِخْدِمْنِيْ فَإِنِّيْ أُحِبُّ مَنْ يَخْدِمُنِيْ فَإِنَّكَ عَبْدٌ ذَلِيْلٌ عَاجِزٌ وَ اَنَا رَبٌّ قَادِرٌ جَلِيْلٌ قَوِيٌّ۔ لَوْ اَنَّ اِخْوَتَكَ وَجَدُوْا رِيْحَ ذُنُوْبِكَ لَمَّا جَالَسُوْكَ فَذُنُوْبُكَ كُلَّ يَوْمٍ فِي الزِّيَادَةِ وَعُمْرُكَ فِي النُّقْصَانِ وَلَاتَهْدِمْ عُمْرَكَ فِي الْبَاطِلِ وَالْغَفْلَةِ فَإِنْ اَرَدْتَ الْمَزِيْدَ فَاصْحَبْ اَرْبَابَ الْقُلُوْبِ وَاحْذَرْ مِنْ اَبْنَاءِ الدُّنْيَا وَخَالِطِ الْمَسَاكِيْنَ۔

يَا ابْنَ اٰدَمَ مَنْ اِنْكَسَرَ مَرْكَبُهٗ وَعَاذَ عَلٰى لَوْحٍ مِنَ الْخَشَبِ فِيْ وَسَطِ الْبَحْرِ مَا يَكُوْنُ بِاَعْظَمَ مُصِيْبَةً مِنْكَ لِاَنَّكَ مِنْ ذُنُوْبِكَ عَلٰى يَقِيْنٍ۔

يَا ابْنَ اٰدَمَ اِنِّيْ اَتَقَرَّبُ اِلَيْكَ بِالْعَافِيَةِ وَبِسَتْرٍ عَلٰى ذُنُوْبِكَ وَاَنْتَ تَبَغَّضُ اِلَيَّ بِالْمَعَاصِيْ وَعِمَارَتُكَ الدُّنْيَا وَخَرَابُكَ الْاٰخِرَةَ۔

يَا ابْنَ اٰدَمَ اِذَا لَمْ تُجَالِسِ الْمُفْلِحِيْنَ وَالصَّالِحِيْنَ فَمَتٰى

یاد رکھو رزق مقدر ہو چکا ہے۔ حریص محروم رہنے والا ہے اور بخیل قابلِ مذمت ہے اور حاسد کے مقدر میں صرف رنج و غم ہے اور پرکھنے والا پروردگار، زندہ اور قیّوم ہے۔

فرزند آدمؑ! میری خدمت کر کہ میں خدمت گذار کو دوست رکھتا ہوں۔ تو میرا بندۂ ذلیل و عاجز ہے اور میں تیرا خدائے جلیل و قادر ہوں۔ اگر تیرے بھائیوں کو تیرے گناہوں کی ہوا بھی لگ جائے تو تیرے ساتھ بیٹھنا چھوڑ دیں گے تیرے گناہ روزانہ بڑھ رہے ہیں اور تیری عمر روزانہ گھٹ رہی ہے۔ خبردار! اپنی عمر کو باطل اور غفلت میں برباد نہ کر دے بلکہ اگر زیادہ زندگی چاہتا ہے تو ارباب دل کی صحبت اختیار کر اور فرزندانِ دنیا سے پرہیز کر کے مساکین کا ساتھ دے۔

فرزند آدمؑ! جس دریائی مسافر کی کشتی ٹوٹ جائے اور وہ ایک تخت کے سہارے پر باقی رہ جائے اس کی مصیبت بھی تجھ سے زیادہ عظیم نہیں ہے کہ تیرے گناہ یقینی ہیں۔

فرزند آدمؑ! میں تجھے عافیت دے کر اور تیرے گناہوں کی پردہ پوشی کر کے تجھ سے قریب ہوتا ہوں اور تو گناہ کر کے اور آخرت کو برباد کر کے اور دنیا کو آباد کر کے مجھ سے دور ہو رہا ہے۔

فرزند آدمؑ! جب تو کامیاب اور نیک بندوں کے ساتھ نہ رہے گا تو

تَفْلَحُ۔

يَا مُوسىٰ بِنْ عِمْرَانَ اِسْمَعْ مَا اَقُوْلُ اِنَّهُ مَا اٰمَنَ بِاللّٰهِ عَبْدٌ حَتّٰى يَاْمَنَ النَّاسُ مِنْ شَرِّهٖ يَعْنِيْ مِنْ ظُلْمِهٖ وَكَيْدِهٖ وَمَكْرِهٖ وَنَمِيْمَتِهٖ وَغِيْبَتِهٖ وَبَغْيِهٖ وَحَسَدِهٖ وَمَضَرَّتِهٖ وَسِرِّهٖ وَعَلَانِيَّتِهٖ۔

وَقُلْ يَا مُوسىٰ لِلظَّلَمَةِ لَا تَذْكُرُوْنِيْ فَاِنِّيْ لَا اَذْكُرُهُمْ فَاِنَّ ذِكْرِيْ لَهُمْ اَنْ اَلْعَنَهُمْ فَمَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ وَمَنْ شَآءَ فَلْيَكْفُرْ۔

اَلسُّوْرَةُ الْاَرْبَعُوْنَ (چالیسویں سورت)

يَا ابْنَ اٰدَمَ لَا تَعْصِنِيْ وَلَا تَسْئَلِ الْمَغْفِرَةَ۔

يَا ابْنَ اٰدَمَ تَضَرَّعْ لِعِبَادَتِيْ وَاِلَّآ أَمْلَأُ قَلْبَكَ فَقْرًا وَيَدَيْكَ سَعْيًا وَبَدَنَكَ تَعَبًا وَصَدْرَكَ هَمًّا وَلَا اُجِيْبُ دُعَآئَكَ وَاجْعَلُ دُنْيَاكَ عُسْرَةً وَرِزْقَكَ قَلِيْلًا۔

يَا ابْنَ اٰدَمَ اَنَا رَاضٍ بِصَلٰوتِكَ يَوْمًا فَيَوْمًا فَارْضَ عَنِّيْ بِقُوْتِكَ يَوْمًا فَيَوْمًا۔

کامیاب کس طرح ہو سکتا ہے۔

اے موسیٰؑ بن عمران! میری بات سنو کہ کوئی بندہ صاحبِ ایمان نہیں ہو سکتا ہے، جب تک لوگ اس کے شر سے محفوظ نہ ہو جائیں۔ یعنی اس کے ظلم، کید و مکر، چغل خوری، غیبت، بغاوت، حسد، نقصان اور ظاہر و باطن سے محفوظ نہ ہو جائیں۔

موسیٰؑ! ظالموں سے کہہ دو کہ میرا ذکر نہ کریں کہ میں ان کا ذکر نہیں کرتا ہوں اور میرا ذکر ان کے حق میں صرف یہ ہے کہ ان پر لعنت کرتا رہوں، اس کے بعد جس کا جی چاہے ایمان اختیار کرے اور جس کا جی چاہے کافر ہو جائے۔

چالیسویں سورت

فرزند آدمؑ! نہ میری نافرمانی کر اور نہ مجھ سے بخشش کا سوال کر۔

فرزند آدمؑ۔ خضوع و خشوع کے ساتھ میری عبادت کر ورنہ میں تیرے دل کو فقیری سے، تیرے ہاتھوں کو سعی پیہم سے، تیرے بدن کو رنج و تعب سے اور تیرے سینہ کو ہم و غم سے بھر دوں گا اور پھر تیری دعا کو بھی قبول نہیں کروں گا اور تیری دنیا کو تنگ کر دوں گا اور تیرے رزق کو کم کر دوں گا۔

فرزند آدمؑ! میں تیری روزانہ کی نماز سے راضی ہوں تو تو میرے روزانہ کے رزق سے راضی ہو جا۔

يَابْنَ اٰدَمَ مَهْلاً فَاِنَّ الرِّزْقَ مَقْسُوْمٌ وَالْحَرِيْصَ مَحْرُوْمٌ وَالْحَاسِدَ مَذْمُوْمٌ وَالنِّعْمَةَ لَاتَدُوْمُ۔

يَابْنَ اٰدَمَ اِسْتَحْكِمْ سَفِيْنَتَكَ فَاِنَّ الْبَحْرَ عَمِيْقٌ عَمِيْقٌ وَاَكْثِرْ مِنَ الزَّادِ فَاِنَّ الْعَقَبَةَ كَئُوْدٌ كَئُوْدٌ۔

يَا مُوْسٰى اِنَّ الْعَبْدَ يَعْمَلُ فِي الدُّنْيَا حَتّٰى يُدْرِكَهُ الْمَوْتُ فَيَنْدَمُ عَلٰى مَا سَلَفَ مِنَ الذُّنُوْبِ وَالْخَطَايَا وَيَسْئَلُ الرَّجْعَةَ اِلَى الدُّنْيَا لِيَعْمَلَ عَمَلاً صَالِحًا رَبَّنَا اَبْصَرْنَا فَارْجِعْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا اِنَّا مُوْقِنُوْنَ۔

فَوَعِزَّتِيْ وَجَلَالِيْ لَا اَرُدُّ اَحَدًا اَبَدًا۔

يَا مُوْسٰى مَنْ سَرَّنِيْ وَ اتَّقٰى مِنِّيْ اَعْطَيْتُهُ الْجَنَّةَ۔

يَا مُوْسٰى اَلدُّنْيَا لَعِبٌ وَلَهْوٌ وَزِيْنَةٌ وَتَفَاخُرٌ وَلَيْسَ لِلْمُؤْمِنِ فِيْهَا اِلَّا الْعِبَادَةُ وَالْهَمُّ وَالْغَمُّ وَفِي الْاٰخِرَةِ الْجَنَّةُ۔

يَا مُوْسٰى اَلْقِيٰمَةُ يَوْمٌ شَدِيْدٌ لَا يُغْنِيْ وَالِدٌ عَنْ وَلَدِهٖ شَيْئًا وَلَا مَوْلُوْدٌ عَنْ وَالِدِهٖ شَيْئًا۔

فرزند آدمؑ ! ذرا ٹھہر جا کہ تیرا رزق طے شدہ ہے اور حریص ہمیشہ محروم رہتا ہے اور حاسد قابل مذمت ہوتا ہے اور کوئی نعمت ہمیشہ رہنے والی نہیں ہے۔

فرزند آدمؑ ! اپنی کشتی کو مستحکم بنالے کہ سمندر بہت گہرا ہے اور اپنے زاد راہ کو زیادہ کرلے کہ گھاٹیاں بڑی دشوار گذار ہیں۔

موسیٰؑ ! بندہ دنیا میں عمل کرتا ہے، اور جب موت کا وقت آجاتا ہے تو اپنے گناہوں اور غلطیوں پر شرمندہ ہوکر واپسی کا تقاضا کرتا ہے۔ اور کہتا ہے خدایا ! ہمیں بصیرت عطا فرما اور دوبارہ واپس کردے تاکہ ہم نیک عمل کریں اور ہم آخرت کا یقین رکھنے والے ہیں۔

میری عزت و جلال کی قسم کہ میں کسی کو خالی ہاتھ واپس نہیں کرتا۔

موسیٰؑ ! جو تجھے خوش کرے گا اور تقویٰ اختیار کرے گا، میں اسے جنّت دے دوں گا۔

موسیٰؑ ! یہ دنیا کھیل تماشہ، لہو ولعب، زینت اور باہمی مفاخرت کا ذریعہ ہے۔ مومن کے لئے اس دنیا میں عبادت اور رہم وغم کے علاوہ کچھ نہیں ہے اور آخرت میں جنّت کے علاوہ کچھ نہیں ہے۔

موسیٰؑ ! قیامت کا دن بہت سخت ہے، جس دن نہ باپ بیٹے کے کام آنے والا ہے اور نہ بیٹا باپ کو کوئی فائدہ پہونچا سکتا ہے۔

كَمْ مِنْ فَقِيْرٍ قَدْ تَرَكَ فَقْرَهُ فِى الدُّنْيَا وَخَرَجَ مِنْهَا اِلَى الْاٰخِرَةِ مَسْرُوْرًا وَمَشْكُوْرًا وَكَمْ مِنْ غَنِيٍّ قَدْ تَرَكَ مَالَهُ فِى الدُّنْيَا وَخَرَجَ مِنْهَا اِلَى الْاٰخِرَةِ وَهُوَ فَقِيْرٌ وَحِيْدٌ مِنْ مَالِهِ وَنَادِمٌ عَلٰى عَمَلِهِ وَجَمْعِ مَالِهِ لِوَارِثِهِ وَكَانَ اَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ زِدْنَاهُمْ عَذَابًا فَوْقَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۔

کتنے ہی ایسے فقیر ہیں جو دنیا میں اپنی محتاجی کو چھوڑ گئے اور آخرت کی طرف مشکور و مسرور ہو کر چلے گئے۔ اور کتنے ہی ایسے مالدار ہیں جنھوں نے اپنے مال دنیا میں چھوڑ دیا اور آخرت کی طرف فقیر اور تنہا ہو کر چلے گئے جہاں اپنے مال اور اعمال پر شرمندگی کے علاوہ کچھ ہاتھ نہ آیا۔ مال کو ورثہ کے لئے چھوڑ گئے اور روز قیامت سخت ترین عذاب میں مبتلا ہو گئے جہاں ہم نے ان کے اعمال کی سزا پر ان کے عذاب میں مسلسل اضافہ کر دیا۔!

والسّلام علیٰ من اتبع الھدیٰ